

بِھم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ  
أَوْ رَأْسُ قَتْلٍ نَهْنَاهُ بِكُمْ أَسْكُوا أَطْهَالِا اللَّهُ نَزَّ بِنِي طَرَفِ  
(القرآن)

# فہرست عالمی علی السیلا

تالیف:

سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد حنیوی

مولانا سہیل باوا (لندن)

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

باہتمام

Published By:

KHATME NUBUWWAT ACADEMY

387 KATHERINE ROAD, FOREST GATE, LONDON E7 8LT  
UNITED KINGDOM

PH: 020 8471 4434 MOBILE: 0798 486 4668, 0795 803 3404

Email: khatmenubwwat@hotmail.com

# فہرست فتاویٰ

❖	تفصیل	صفحہ
○	عرض مترجم	۵
○	تقریظات	۸
○	پیش لفظ	۱۳

## علمائے سعودی عرب کے فتاویٰ

○	جناب فضیلت ماب الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز	۲۵
○	حرمین کے جید عالم دین علوی ابن عباس المالکی	۳۹
○	مفتی اعظم جمہوریہ شام الشیخ ابو الیسیر عابدین	۴۴
○	امام کعبہ فضیلہ الشیخ محمد بن عبداللہ السیل	۴۵
○	الشیخ جناب محمد بدر الدین فلاطینی۔ دمشق	۴۹
○	فضیلہ الشیخ عبدالرحمن بن ابی شعیب البرکاتی۔ مراکش	۵۱

۵۲	○	فقیدہ الشیخ مصطفیٰ کمال التارزی - تیونس
۵۳	○	فقیدہ الشیخ یوسف السید ہاشم الرفاعی - کویت
۵۳	○	فقیدہ الشیخ حسنین محمد مخلوف مفتی اعظم - مصر
۷۳	○	علماء بنگلہ دیش کے فتاویٰ

### علماء پاکستان کے فتاویٰ

۸۵	○	علماء بلوچستان کے فتاویٰ
۸۶	○	علماء پنجاب کے فتاویٰ
۱۴۴	○	علماء سرحد کے فتاویٰ
۱۵۷	○	علماء سندھ کے فتاویٰ





## انتساب

- بیت المقدس میں حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں پرورش پانے والی مریم صدیقہ کے بیٹے۔
- فلسطین کے ایک ربوۃ (ٹیلے) پر کھجور کے خشک مگر پھلدار درخت کے نیچے خلاق علیم کے حکم سے پیدا ہونے والے۔
- انی عبد اللہ کہہ کر تثلیث کا انکار کرنے والے۔
- کم عمری میں منصب نبوت سے سرفراز ہونے والے۔
- حق سے شکست خوردہ یہودنا مسعود کے اوتھے ہتھکنڈے صلیب سے نجات پانے والے۔
- قدرت الہیہ کے ساتھ دوسرے آسمان پر زندہ سلامت پہنچ جانے والے۔
- قرب قیامت میں دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر نازل ہونے والے۔
- پھر دنیا میں چالیس سال تک زندہ رہ کر پوری انسانیت کو پابند اسلام بنانے والے۔
- حضور ﷺ کی قبر میں دفن ہو کر انہیں کے ساتھ قیامت کے روز اٹھنے والے۔
- حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ و علیٰ نبینا افضل الصلوٰۃ والسلام۔
- کے نام جن کی عصمت و عفت کی حفاظت اور ان کے متعلق صحیح اسلامی عقیدہ قائم کرنے کے لئے یہ کاوش کی گئی۔

Cable: FIVE STAR  
☆☆☆☆☆

PHONE: 0466-2462  
2522

MB

# MUNIR BROTHERS

## COTTON WASTE CONTRACTORS

7-H, BLOCK No. 11, EID. GHAN ROAD CHINOT

Ref No. \_\_\_\_\_

Dated. \_\_\_\_\_

۱۰/۱۱

بیت

۱۰/۱۱

گرامی قزوین سیر فتح بیت حضرت مولانا سید ابو بکر بنیادی صاحب زید ہرم

اسلام بیگم درختہ لکھنؤ ۱۱

مجھے یہ معلوم کر کے انتہائی مسرت ہوئی ہے کہ حضرت بیٹی ملیہ اسلام کے روحِ جسدی اور قیامت سے نکلنے کے نیکو کے حلق  
آپ نے سعودی عرب اور دیگر ملک کے بیٹے ملکہ کرام سے جو لکھنؤ حاصل کیے تھے۔ آپ نے انہیں شائع کر کے کاروم فرمایا ہے۔  
میرے نزدیک آپ کی یہ بہت بڑی علمی اور دینی کوشش کا نتیجہ ہے۔ جو آپ نے دور دور کے مسطور کتابت برداشت کر کے حاصل کیا  
ہے۔ جن حضرات نے اس لکھنؤ کو ہماری کیا کیا اب جن لوگوں نے اسے کتب خانہ رکھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جملہ مسلمانین اسلام کی بہت  
بڑی خدمت ہیں اور اس میں حصہ لینا بہت اہمیت ہے۔ لکھنؤ شہر میں تمام حضرات کو اطلاع داریں۔ سے داخلہ علاقہ فرماتے۔  
میری دل خواہش ہے کہ اس کتاب کی کتب و مطبعت کے جملہ افراتاجات جو سے قبول کیا جائیں۔ امید ہے کہ میری یہ تحریر  
خدمت میں شامل ہو کر لکھنؤ میرے لئے صدقہ جاریہ اور دارِ بہت اہمیت بنے گی۔

والسلام

آپ کا خاص

محمد رشید بنیادی

فون: ۲۲۲۲-۲۲۲۲



## عرض مترجم

چودہ ملکوں کے ۲۹۱ سرکردہ علماء کرام اور مفتیان عظام کے فتاویٰ اور تصدیقات کا مجموعہ ”فتویٰ حیات مسیح“ مولف غلام مولانا منظور احمد چنیوٹی زید مجدد ہم کے عقیدہ ختم نبوت اور حیات و نزول مسیح علیہ السلام پر غیر متزلزل یقین کے جذبہ صادقہ کا نتیجہ ہے جو آپ کے سات سال تک (۱۹۶۳ء تا ۱۹۷۰ء) شہر شہر، ملک ملک، کشاکشاں لئے پھرتا رہا۔ مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام کتنا اہم ہے اس کا اندازہ آپ کو آئندہ صفحات کے مطالعہ سے ہو سکے گا۔ فتویٰ حاصل کرنے میں جو دشواریاں پیش آئیں۔ ان کا احساس مولف موصوف کے پیش لفظ میں آپ کے صبر تلے دے الفاظ سے بخوبی ہو جائے گا۔

مسئلہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کے گمراہ کن نظریات کا سیلاب جس تیزی سے سادہ لوح مسلمانوں کے کمزور ایمانوں کو بہا کر لے جا رہا تھا، اس کے آگے سد سکھدری باندھنے کے لئے جہاں مولانا چنیوٹی نے دیگر کامیاب کوششیں کیں، وہاں اس فتویٰ کا حصول بھی آپ کے شہری کارناموں میں شمار کیا جائے گا۔ مگر چونکہ اس کا بیشتر حصہ عربی میں تھا۔ اردو خواں حضرات اس سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتے تھے۔ اسلئے ضرورت محسوس کی گئی کہ عربی عبارت کے ساتھ افادہ عام کے لئے اس کا اردو ترجمہ بھی شامل کر دیا جائے۔ قبل ازیں اس میں سے شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ الریاض کا جاری کردہ فتویٰ بمع چند تصدیقات کے رسالہ المنبر کے شمارہ ۲۱ / اگست ۱۹۶۳ء میں اور شیخ علوی ابن عباس مالکی مکی زیدت برکاتہم سے حاصل کردہ فتویٰ اسی المنبر کے شمارہ ۱۷ / نومبر ۱۹۶۷ء حضرت مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف زیدت حسنا تم کے کمال تعاون سے شائع ہو چکا ہے۔

اب ان تمام عربی فتاویٰ کا ترجمہ کر کے انہیں ایک ترتیب دی گئی ہے۔ ان فتاویٰ میں پیش کی جانے والی آیات اور احادیث کی تخریج کر کے حوالہ جات تلاش کرنے کے لئے کتب کے نام اور صفحات کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔

میرا یہ دعویٰ کہ میں نے عربی کا ترجمہ اردو میں کر دینے کا حق ادا کر دیا ہے۔ شاید حقیقت سے دور ہو گا اور مجھے اگرچہ اس کوشش پر چنداں فخر نہیں مگر میں تو اپنی سعادت مندی اسی کو جان رہا ہوں کہ اس کے ذریعے مجھے اس مجموعہ میں ایک سو پچاس مرتبہ وارد درود شریف کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلوات اللہ و سلامہ علیہما کے حق میں دو مرتبہ لکھنے اور تین مرتبہ پڑھنے کی توفیق دی ہے۔

ان تمام محسنوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کی توجہات سے اس خدمت کو شروع کرنے کی ہمت ہوئی۔

ماسٹر محمد روز صاحب دفتری ریکارڈ کے انچارج نے حضرت قبلہ والد ماجد دامت برکاتہم کی پوری زندگی کے علمی اور عملی کارناموں کے منتشر مطبوعہ و قلمی دستاویزی مواد کو ترتیب دے کر مستقبل کے مورخین و محققین کے لئے ایسی آسانی پیدا کر دی کہ وہ حضرت والا کے متعلق اگر مختصر رپورٹ یا مفصل مضمون لکھنا چاہیں تو ہمہ وقت ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ کے شعبہ تصنیف و تالیف کے دفتر دستاویزات سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ”فتویٰ حیات مسیح“ کا اصل مسودہ اور اس سے متعلق مطبوعہ مواد اسی ذخیرہ کا حصہ ہے جو مجھے فراہم کیا گیا اور اب بفضل خدا ترتیب و تہذیب کے بعد کتابی شکل میں جسے مؤلف موصوف ایک عرصہ سے اس صورت میں دیکھنے کے متمنی تھے۔ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ساتھ ہی برادر مکرم مولوی محمد رحمت اللہ معلم عربی گورنمنٹ ہائی سکول گٹی کمو کہ کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ان بکھرے ہوئے اجزاء کو یکجا کر دیا۔ ہمارے شعبہ تصنیف و تالیف کے انچارج اور فن رد قادیانیت کے ماہر حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب دام اقبالہم، قاضی اللہ یار صاحب مدرس اور عزیز طلبہ محمد الیاس، محمود احمد، محمد عثمان سلمہم اللہ کا بھی ممنون ہوں کہ حوالہ جات کی تلاش میں انہوں نے بھرپور تعاون کیا۔ مسودہ

کی پروف ریڈنگ میں مولوی محمد امین اور ضروری اصلاحات کرنے پر اپنے عم بزرگوار مولانا محمد ایوب صاحب، صدر مدرس جامعہ عربیہ دمام مجدہم کا تو بہت ہی احسان مند ہوں کہ ہر قدم پر انہوں نے میری رہنمائی فرمائی۔

اس موقع پر حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا ذکر خیر بھی ضروری ہے کہ حوالہ جات کی تلاش کے لئے آپ کے مایہ ناز کتب خانہ سے مورخہ ۱۱ / محرم الحرام ۱۴۱۵ھ کو استفادہ کرنے کی سعادت حاصل کی، یہاں اگر حضرت موصوف کے کتب خانہ کے انچارج بھائی عبدالجبار کا شکریہ ادا نہ کروں تو حق تلفی ہوگی جنہوں نے بڑے ہی پر خلوص انداز میں کتب خانہ میں حاضر ہونے کی اجازت دی، اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائیں۔ اور مولانا محمد نافع صاحب زیدت مکارم کا بھی شکر گزار ہوں کہ راقم جب مورخہ ۲۷ / جون ۱۹۹۳م کو آپ کی خدمت میں مراجع کی جستجو کے لئے جامعہ محمدی حاضر ہوا تو انتہائی شفقت فرماتے ہوئے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود کافی دیر تک مطلوبہ کتب خود نکال کر دیتے رہے۔ کتب کی کمپوزنگ اور طباعت کے تمام مراحل عزیز مکرم مولوی مرغوب احمد صاحب کی نگرانی میں انجام پذیر ہوئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس سبب لوٹ خدمت پر جزائے خیر سے نوازیں۔

حاجی محمد یار شاہد صاحب کیلئے دعا گو ہوں کہ انہوں نے ختم نبوت کے خدام میں شریک ہوتے ہوئے رضا الہی کی خاطر بطیب خاطر اس کتاب کے جملہ مصارف طباعت ادا فرمائے۔ اس طرح وہ کام جس کی ذمہ داری ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲م کو مجھے سونپی گئی تھی آج مورخہ ۱۱ / اگست ۱۹۹۳م کو انجام پذیر ہوا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس محنت کو قبول فرمائیں اور یہ کتاب مسیح موعود علیہ السلام کے زندہ مجدد موجودہ ہونے کے صحیح عقیدہ کو اپنانے کے لئے رہنما بنے اور ہمارے لئے صدقہ جاریہ بن جائے۔ آمین۔

محمد الیاس

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چیمبوٹ۔



## تقریظ

از امام الملوک والاسلاطین مولانا عبدالقادر آزاد  
خطیب بادشاہی مسجد - لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حیات مسیح کا مسئلہ امت مسلمہ کے عقائد میں اساسی اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زندہ ہونا قدرت خداوندی کا معجزہ ہے جسے عقل کے پیمانے میں پایا اور تولا نہیں جاسکتا، دنیا میں وہ اسلام دشمن قوتیں جو کبھی خدا کا انکار کرتی ہیں اور کبھی قدرت خداوندی کا عالمی کفر کے مالی تعاون سے ہمیشہ حیات مسیح کے مقدس عقیدے کے خلاف لکھنے والوں کا اصل میں مقصود اس عقیدے ہی کے خلاف لکھنا نہ تھا بلکہ ان مضامین کی اشاعت سے انکا مقصد قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتا تھا (العیاذ باللہ) لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ جزائے خیر دے۔ ان اکابرین امت کو جنہوں نے اپنے اپنے دور میں ان مخالفین قرآن و حدیث کا تعاقب کیا، ہمارے دور میں مولانا محمد بدر عالم میرٹھیؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور مولانا لال حسین اختر کی جاندار تقریریں اور تحریریں مخالفین عقیدہ حیات مسیح کے ڈھول کا پول کھولتی رہیں اور یہ حضرات یہی جہاد کرتے کرتے اپنے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مولانا منظور احمد چنیوٹی کو جنہوں نے ان اکابر کے علمی جانشین ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے عقیدہ حیات مسیح پر یہ مستند کتب تحریر کی، مجھے اللہ رب العالمین کی ذات سے یقین کامل ہے کہ یہ کتاب مسلمانوں کیلئے استقامت علی الدین اور غیر مسلمانوں کے لئے اسلام میں داخل ہونے کا سبب بنے گی۔

نَسْتَعِیْنُ اللّٰهَ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی التَّوْفِیْقُ لِلْجَمِیْعِ وَ عَلَیْہِ التَّکْلَانِ وَ

هو المستعان وما توفيقى الا بالله و عليه توكلت و اليه انيب۔

انقرالى اللہ القادر

سید محمد عبد القادر آزاد

رئيس مجلس علماء پاکستان

و

خطيب مسجد الملکى بلاهور

۷ ربيع الاول ۱۴۱۵ھ

www.khatmenubuwat.org

## تقریظ

### حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب اشرفی مدظلہ نائب مستم جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کا عقیدہ قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔ سورت آل عمران اور سورۃ النائدہ میں بڑی وضاحت سے مسئلہ حیات مسیحؑ بیان کیا گیا ہے۔ قادیانی لوگ ان آیات کی جو تاویلیں کرتے ہیں وہ سراسر غلط ہیں کیونکہ کوئی بھی مفسر، محدث، مجدد ان آیات کی وہ تفسیر نہیں کرتا جو قادیانی کرتے ہیں۔ اسی طرح تفسیر بحر المحیط جلد نمبر ۲ ص: ۴۷۳، تفسیر ابن کثیر، فتح الباری وغیرہ کتب میں اس مسئلہ پر اجماع نقل کیا گیا ہے۔ جو مسئلہ قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہو اس کے ماننے سے انکار کرنا یا تاویلات کرنا الحاد و زندقہ ہے۔

زیر نظر کتاب اسی مسئلہ پر سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کی ایک اہم ترین کاوش ہے، ان فتاویٰ کا اکثر حصہ عربی میں تھا جس سے کما حقہ استفادہ کرنا مشکل تھا، چنانچہ مولانا موصوف کے فرزند ارجمند مولانا محمد الیاس فاضل ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ نے اس کا ترجمہ اردو زبان میں کر دیا ہے جس سے اس کتاب کی افادیت یقیناً دوگنا ہو گئی ہے۔

اللہ رب العزت ان حضرات کی مخلصانہ محنتوں کو قبول فرما کر حیات مسیح کے مکرمین کے لئے ذریعہ ہدایت بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

احقر

عبدالرحمن اشرفی

جامعہ اشرفیہ لاہور

باسمہ سبحانہ

## تقریظ

حضرت مولانا عبدالرؤف ملک صاحب جنرل سیکرٹری متحدہ علماء

کونسل و خطیب آسٹریلیا مسجد لاہور۔ پاکستان

حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ایک اہم اسلامی عقیدہ ہے جس کا انکار قرآن و حدیث اور اجماع امت کا انکار ہے۔ یہی عقیدہ ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا مسلسل چلا آ رہا ہے اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے خاص مقاصد کی تکمیل کے لئے بارہ برس تک اس عقیدہ پر قائم رہنے کے بعد اچانک انکار کر دیا اور اسے شرک عظیم قرار دے دیا۔

معلوم نہیں کہ بارہ برس تک شرک کا ارتکاب کرنے والے کو قادیانی "نبی" کیسے مانتے ہیں؟ الیس منکم رجل رشید

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مفصل اور مختصر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر بحث کر کے کذب مرزا آشکارہ کیا گیا ہے۔

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مدظلہ نے عرب و عجم کے تمام جید علماء کرام و مشائخ عظام کے فتاویٰ اکٹھے کر کے حیات مسیح پر ایک شاہکار کتاب تیار کر دی ہے۔ پھر مولانا چنیوٹی کے صاحبزادہ مولوی محمد الیاس سلمہ اللہ نے عربی فتاویٰ کا ترجمہ اردو میں کر کے ساتھ شامل کر دیا ہے اس طرح کتاب کی افادیت میں چنداں اضافہ ہو گیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔



میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی اس خدمت کو قبول فرمائیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشیں اور ان کی مساعی جلیلہ کو راہ حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے ذریعہ ہدایت بنائیں۔

ع ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

عبدالرؤف ملک  
سیکرٹری جنرل متحدہ علماء کونسل

www.khatmenubuwat.org



**۲۶۳** کی بات ہے کہ میرے مربی اور شفیق استاد حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ، قائد جمعیت مفتی محمودؒ اور شیر سرحد حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے ہمراہ قاہرہ میں مجلس بحث علمیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اجلاس میں تشریف لے جا رہے تھے۔ راقم نے حضرت بنوریؒ سے عرض کیا کہ جامعہ ازہر کے ریکٹر شیخ ثلثوت کا حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایک فتویٰ ہے جس میں قادیانیوں کے نظریہ وفات مسیح کی تائید ہوتی ہے۔ قادیانیوں نے اس فتویٰ کی مختلف زبانوں میں بڑے وسیع پیمانہ پر اشاعت کر کے گمراہی پھیلانے کی کوشش کی ہے کیونکہ جامعہ ازہر کا عوام الناس پر بہت بڑا علمی رعب اور دبدبہ ہے۔ اس لیے لوگ اس فتویٰ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ آپ حضرات چونکہ مصر تشریف لے جا رہے ہیں وہاں سے اس فتویٰ کی تردید حاصل کرنے کی کوشش فرمادیں۔ میں نے بطور ثبوت شیخ محمود ثلثوت کے فتویٰ کی چند کاپیاں جو ربوہ سے شائع ہوئی تھیں وہ بھی حضرت کو پیش کیں اور بڑا اصرار کیا کہ آپ اس کی تردید میں وہاں کے مشائخ سے فتویٰ حاصل کریں۔ تاکہ عوام کو اس گمراہی سے بچایا جاسکے۔ مجھے ان ایام میں مصر کے مفتی اعظم شیخ حسین مخلوف صاحب کا ان کی تفسیر ”صفوة البیان لعالی القرآن“ میں سے ایک مختصر فتویٰ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عقیدہ وفات کی تردید اور ان کے متعلق رفع و نزول کے عقیدہ کی صراحت تھی۔ نیز اس میں مفتی صاحب کا قادیانیوں کے متعلق تکفیر کا واضح فتویٰ موجود تھا مل گیا۔ میں نے ”مفتی اعظم مصر کا فتویٰ“ کے نام سے ایک مختصر پمفلٹ شائع کر دیا تھا۔ لیکن میں چاہتا تھا کہ شیخ ثلثوت کی تردید میں علماء مصر کا کوئی واضح فتویٰ مل جائے۔ ویسے تو شیخ ثلثوت مصر کا ایک تجدید پسند ملحد انسان تھا اور انہوں

حضرت بنوریؒ وہ مصر کا ”پرویز“ تھا۔ اس کے مطبوعہ فتاویٰ میں پچاس سے زائد ایسے مسائل ہیں جن میں اس نے اجماع امت سے اختلاف کیا ہے مثلاً وہ بینک کے سود کو جائز سمجھتا تھا۔ اس کی اپنی داڑھی بھی نہ تھی اور داڑھی کو حضور ﷺ کی سنت نہیں سمجھتا تھا۔ بلکہ وہ داڑھی کو لباس کی مانند سمجھتا تھا۔ جس ملک میں داڑھی رکھنے کا رواج ہو وہاں رکھی جائے جہاں منڈوانے کا رواج ہو وہاں منڈوانی چاہیے اس کے بقول حضور علیہ السلام نے بھی داڑھی اس لیے رکھی ہوئی تھی کہ اس زمانہ میں وہاں داڑھی رکھنے کا رواج تھا۔ (العیاذ باللہ) اگر آج داڑھی منڈوانے کے دور میں ہوتے تو وہ بھی داڑھی منڈواتے۔ اسی طرح راگ رنگ اور گانے کو جائز سمجھتا تھا۔ اس کے رد میں ایک مصری عالم نے ایک کتاب لکھی ہے جو بعد میں مجھے دستیاب ہوئی اس کا نام ہے ”الاعلام فیما خالف الثلثت بانتم الاعلام“ کراچی میں مجلس علمی کی لائبریری میں موجود ہے اور میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ اس میں مصنف نے ان تمام مسائل کا رد کیا ہے۔ جن میں شیخ ثلثت نے اجماع امت کے خلاف کیا ہے اور بقول حضرت بنوریؒ ان کے استاد علامہ زاہد الکوثری حنفیؒ جو کثیر التصانیف مصر کے بڑے مشہور عالم ہیں۔ انہوں نے شیخ ثلثت کے وفات مسیح کے نظریہ کے رد میں ایک مستقل کتاب ”العبرة اناظرۃ فی نزول عیسیٰ علیہ السلام قبل الاخرۃ“ تحریر کی ہے، جو بڑی علمی کتاب ہے حضرت بنوریؒ بھی اس کتاب کی بڑی تعریف فرمایا کرتے تھے جو ہمارے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اہل علم نے شیخ ثلثت کی مجددانہ آراء سے صرف یہ کہ اتفاق نہیں کیا بلکہ کھلی کھلی تردید کی ہے جو مجھے بعد میں دستیاب ہوئی۔

۶۴م ہی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی پہلی بار حج کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا مکہ مکرمہ حرم شریف میں حضرت بنوریؒ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے حضرت سے دریافت کیا کہ ثلثت کے رد میں وہاں سے کوئی چیز حاصل ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ فرمایا کہ وہاں کے اکثر علماء اگرچہ شیخ ثلثت کے نظریات سے متفق نہیں ہیں، لیکن چونکہ وہ اب اکثر علماء کا استاد ہے اس لئے وہ اس کے رد میں لکھنے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ حضرت نے مجھے مشورہ دیا کہ آپ اس سلسلہ میں حرمین شریفین سے فتویٰ حاصل کریں۔ کیونکہ ہمارے لوگوں کی

جس قدر عقیدت و محبت حرمین شریفین اور ان کے علماء سے ہے وہ مصر اور اس کے علماء سے نہیں ہے حضرت کی صائب رائے تھی مجھے پسند آئی۔ چنانچہ راقم نے حضرت کے مشورہ سے ایک سوال مرتب کیا اور وہ حرمین شریفین کے علماء کی خدمت میں پیش کر دیا۔ تمام علماء نے کہا کہ آپ پہلے شیخ عبدالعزیز بن باز سے فتویٰ حاصل کریں وہ اس وقت مملکت سعودی عرب کے مفتی بھی تھے اور مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی تھے۔

حج کے ایام میں وہ مکہ مکرمہ تشریف لائے ہوئے تھے میں نے وہ سوال شیخ بن باز کی خدمت میں بھی پیش کر دیا شیخ نے اپنی مصروفیات کا عذر کیا اور فرمایا کہ مدینہ منورہ جا کر جواب لکھوں گا بندہ بھی حج کے بعد مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاء و کرامہ بغرض زیارت روانہ ہو گیا۔ وہاں حاضر ہو کر وہ سوال مدینہ منورہ اور مسجد نبوی کے علماء کی خدمت میں پیش کیا۔ حتیٰ کہ مسجد نبوی کے بڑے امام شیخ عبدالعزیز بن صالح جو کہ وہاں کے چیف جسٹس بھی تھے۔ انہیں بھی پیش کیا انہوں نے بھی فرمایا کہ شیخ بن باز جو لکھے گا ہم اس کی تائید و تصدیق کر دیں گے۔ آپ فتویٰ ان سے حاصل کریں۔ چنانچہ راقم پورا ڈیڑھ ماہ اس فتویٰ کے حصول کی خاطر مدینہ منورہ میں مقیم رہا۔ ہمارے حضرات علماء کرام مایوس تھے کہ میں یہ فتویٰ حاصل کر سکوں گا؟ میرے مشفق اور عربی استاد حضرت مولانا محمد بدر عالمؒ مساجد مدنی بھی ناامید تھے لیکن راقم پورے عزم و استقلال کے ساتھ اپنے مقصد پر ڈٹا رہا۔ شیخ کو کبھی جا کر یونیورسٹی میں ملتا اور کبھی صبح ان کے گھر جا کر ان کے ساتھ ناشتہ کرتا۔

شیخ ”بکرہ“ یعنی کل کا فرما دیتے میں وعدہ کے مطابق پھر حاضر ہو جاتا۔ آخر شیخ کو میں نے مجبور کر دیا۔ تنگ ہو کر کہنے لگے کہ آپ اپنے ملک واپس چلے جائیں۔ میں جواب وہاں بھیج دوں گا راقم نے عرض کیا کہ میں نے تو اپنا جہاز ہی چھوڑ دیا ہے فتویٰ حاصل کئے بغیر میں ملک میں واپس نہیں جاسکتا۔ آخر ڈیرہ ماہ کی مسلسل تپ و دو کے بعد شیخ نے مفصل فتویٰ تحریر کر دیا۔

فجزاه اللہ احسن الجزاء راقم جب اپنے مقصد (فتویٰ لینے) میں کامیاب ہو گیا تو میری خوشی کی انتہاء نہ رہی اور اس خوشی کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جو کسی مقصد میں



سرگرواں رہا ہو اور پھر مالوسی کے بعد اسے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائے۔ سب سے پہلے میں نے وہ فتویٰ اپنے استاذ شیخ الحدیث مولانا محمد بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا آپ بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں پھر فرمایا کہ لاؤ میں بھی اس پر دستخط کر دوں اگرچہ میں مفتی نہیں ہوں لیکن قادیانی دجال کے کفر کا جو فتویٰ ہو اس فہرست میں میں چاہتا ہوں کہ میرا نام بھی شامل ہو جائے۔ چنانچہ حضرتؒ نے وہ فتویٰ لے کر اس پر دستخط ثبت فرما دیئے پھر مسجد نبوی کے دیگر بعض مدرسین اور علماء کرام کے بھی دستخط کرائے مغرب کی نماز کے بعد مسجد نبوی کے بڑے امام شیخ عبدالعزیز بن صالح کے مکان پر حاضر ہوا۔ انہیں خوشخبری دی۔ کہ فتویٰ حاصل ہو گیا انہوں نے بڑے تعجب کا اظہار کیا پھر فرمایا کہ سناؤ میں نے پورا فتویٰ پڑھ کر سنایا فرمایا کہ فتویٰ تو درست ہے لیکن میں دستخط نہیں کر سکتا میں نے عرض کیا کہ آپ نے تو وعدہ فرمایا تھا کہ اگر شیخ بن باز صاحب فتویٰ تحریر کر دیں تو میں دستخط کر دوں گا اب آپ حسب وعدہ دستخط فرمادیں، کہنے لگے کہ مجھے بڑا تعجب ہے کہ انہوں نے کیسے فتویٰ تحریر کر دیا؟ میں نے کہا کہ جیسے بھی ہے انہوں نے تحریر کر دیا ہے اب آپ دستخط فرمادیں جب میں نے بہت مجبور کیا تو فرمایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ ہمارا ایک فتویٰ آپ کے ملک میں گیا تھا (اور وہ فتویٰ تھا جو حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے غلام احمد پر ویز کے خلاف کفر کا حاصل کیا تھا) اس پر آپ کی حکومت نے ہماری حکومت سے احتجاج کیا تھا کہ آپ غیر رسمی کسی فتویٰ کا جواب نہ دیا کریں سرکاری ذریعے سے جو استفتاء آئے آپ صرف اسی کا جواب دیا کریں۔ آپ جا کر سرکاری ذریعے سے بھجوائیں تو میں تب تحریر کروں گا۔ مجھے تعجب ہے شیخ بن باز نے ان صریح ہدایات کے باوجود آپ کو فتویٰ کیسے تحریر کر دیا ہے آپ نے بہت کوشش کی لیکن بہت ہی احتیاط پسند اور تابع فرمان تھے دستخط نہ کئے۔ فرمایا اس خطبہ جمعہ پر یہ مسئلہ بیان کر دوں گا۔ مکہ مکرمہ میں آکر اس فتویٰ پر مکی علماء و مدرسین کے بھی دستخط کرائے حرم مکی کے امام شیخ محمد بن عبداللہ السبیل نے بھی چند سطور تائیدی طور پر تحریر فرمادیں جو آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے شیخ علوی ابن عباس مالکی جو کہ مکہ مکرمہ بلکہ مملکت سعودیہ میں مالکی مذہب کے بہت بڑے عالم اور شیخ الحدیث تھے۔

انہوں نے اپنا علیحدہ فتویٰ تحریر کر دیا جسے ہی راقم نے ”المنبہر“ وغیرہ مختلف رسائل میں شائع کر دیا۔ سید حسن مشاطہ کی وہ بھی مائکی مسلک کے بڑے عالم تھے انہوں نے بھی اس پر تائیدی دستخط فرما دیئے تھے راقم یہ فتاویٰ حاصل کر کے واپس پاکستان آگیا اور فوری طور پر شیخ بن باز کا یہ فتویٰ چند تائیدی دستخطوں کے ساتھ اہم ترین فتویٰ ”حیات مسیح کا منکر کافر ہے“ کے نام سے شائع کر دیا۔ رسالہ کی بصورت میں مستقل اشاعت کے علاوہ پاکستان ہندوستان کے تقریباً تمام ہفت روزہ اور ماہانہ رسائل میں وسیع پیمانہ پر اس فتویٰ کی اشاعت کر کے مصر کے پرویز شیخ شلتوت کے فتویٰ کے اثرات کو الحمد للہ زائل کرنے کی کوشش کی۔ اس کی تشہیر و اشاعت کے بعد میرے حضرت شیخ اور استاذ محترم حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن صائد۔ کسبل پوری نے مجھے حکم فرمایا کہ اس فتویٰ پر دیگر علماء اور مشائخ عظام کی بھی تائیدات و تصدیقات حاصل کریں تو حضرت کے حکم کی تعمیل میں راقم نے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے اس دور کے تمام علماء و مشائخ سے جہاں تک میرے بس میں تھا ایک ایک کے پاس جا کر تصدیق و تائید حاصل کی۔ ایک ایک دستخط حاصل کرنے پر مجھے کس قدر محنت کرنی پڑی اور کتنے کتنے سفر کرنے پڑے اس کا کچھ صحیح اندازہ وہی لگا سکتا ہے جسے ایسے مرحلہ سے گزرنے کا اتفاق ہوا ہو۔ ان تمام تر تفصیلات کا احاطہ کرنا نہ تو اب میرے بس میں ہے اور نہ اس کا چنداں فائدہ ہے بس اللہ تعالیٰ اس محنت کو اگر قبول فرمائے تو ساری محنت ٹھکانے لگ جائے گی۔

حضرت مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان سے جب ایک جلسہ میں حاضری کے موقع پر یہ استفتاء پیش کیا تو فرمایا کہ بھائی میں تو کراچی اور پشاور کے درمیان میں ہوں جب کراچی اور پشاور کے علماء کے دستخط ہو جائیں گے تو پھر میں بھی دستخط کر دوں گا۔ آخر کراچی اور پشاور کے علماء سے تصدیقات حاصل کرنے کے بعد موصوف سے تائید حاصل کی۔ شیخ الكل جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا رسول خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایبٹ آباد کے ایک جلسہ کے موقع پر یہ فتویٰ پیش کیا حضرت نے اپنے ضعف کی وجہ سے معذرت کی کہ میں تو اب دستخط بھی نہیں کر سکتا۔

جب بہت مجبور کیا تو فرمایا کہ اچھا میں علیحدگی میں دستخط کر دیتا ہوں حضرت کے ہاتھوں میں اس وقت روضہ تھا فرمایا کہ آدمیوں کے سامنے میں دستخط نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ نے ایک گوشہ میں بیٹھ کر دستخط کئے جو آج بھی حضرت کے ہاتھوں کے روضہ پر دلالت کر رہے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے دستخط حاصل کرنے کے لئے آپ کے خلفاء سے گزارش کی۔ قاضی عبدالقادر مرحوم (جھادریاں) مفتی زین العابدین اور حضرت کے دیگر خدام سے عرض کیا کسی کو حضرت سے کہنے کی جرات نہ ہوئی آخر خود ہی ہمت کر کے مدرسۃ العلوم الشرعیہ مدینہ منورہ میں حضرت سے گزارش کی۔ حضرت نے معذرت کر دی کہ میں مفتی نہیں ہوں۔ آج تک فتویٰ نہیں دیا۔ جب راقم نے بہت اصرار کیا اور حضرت مولانا بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے تو خود مانگ کر دستخط کئے تھے کہ قادیانی دجال کے کفر کے فتویٰ پر جو علماء نے دستخط کئے ہیں اس فہرست میں میرا نام بھی ہونا چاہئے یہ سن کر آپ نے خادم خاص حبیب اللہ صاحب کو فرمایا کہ بھائی میری طرف سے تائید و تصدیق لکھ دیں۔ راقم جس ہستی کے پاس بھی گیا تائید حاصل کئے بغیر واپس نہیں آیا۔ ہاں مسجد نبویؐ کے بڑے امام صاحب جنکا ذکر گزر چکا انہوں نے دستخط کرنے سے بوجہ معذوری ظاہر کی۔ یا پھر مولانا مودودی دستخط کرنے سے کئی کترا گئے اس کی تفصیل کسی دوسری جگہ تحریر کر چکا ہوں مولانا کے پاس یہ فتویٰ مولانا عبدالملک صاحب ہزاروی جو ان دنوں ہمارے پاس مدرس تھے اور آج کل منصورہ میں شیخ الحدیث ہیں کو دیکر بھیجا تھا اس وقت مولانا نے الیکشن کا عذر کیا کہ ایوب خان اور فاطمہ جناح کے درمیان الیکشن ہو رہا ہے ہم ایوب خان کے خلاف ہیں اگر فتویٰ پر دستخط کر دیئے تو حکومت شاید ہمارے خلاف اسے ہمانہ نہ بنالے۔ جب الیکشن گزر گئے تو راقم پھر مولانا عبدالملک کو ہمراہ لیکر خود اچھرہ انکی کوٹھی پر حاضر ہوا۔ مولانا نے زبانی تائید کی لیکن دستخط کرنے سے معذرت کر دی کہ اس میں آپ کو بھی تکلیف ہوگی اور مجھے بھی۔ میں نے بہت اصرار کیا کہ نہ مجھے کوئی تکلیف ہوگی اور نہ آپ کو۔ فتویٰ شیخ بن باز کا ہے اور چند علماء کی تائید سے چھپا ہوا ہے اور جب آپ تمام حضرات کے دستخط ہو گئے تو پھر چھپ جائے گا اگر گورنمنٹ

کو زیادہ پریشانی ہوئی تو وہ اسے ضبط کر لے گی۔ اور کیا کرے گی؟ پھر فتویٰ آپ کا نہیں ہے سعودی عرب کے شیخ بن باز کا ہے دستخط پورے پاکستان کے علماء کے ہو چکے ہیں آپ کو اس میں کیا تکلیف ہوگی۔ فرمایا کہ اگر میرے دستخط ہو گئے تو حکومت ضرور نوٹس لے گی۔ میں نے کہا پھر تو آپ کے دستخط بہت ہی ضروری ہیں کیونکہ دوسرے حضرات کی تو حکومت کی نظروں میں کوئی ایسی اہمیت نہیں ہے۔ آپ دین کی خاطر پہلے بھی بڑی تکلیفیں اٹھا رہے ہیں میرے اپنے خیال میں تو آپ کو اس پر کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور اگر آپ کے خیال کے مطابق کوئی تکلیف ابھی گئی تو دین ہی کی وجہ سے ہوگی۔

بہر چند کہ ہم نے کوشش کی مولانا عبدالملک نے بھی بہت اصرار کیا حتیٰ کہ انہوں نے تجویز دی کہ آپ علیحدہ فتویٰ لکھ کر دے دیں انہوں نے فرمایا کہ بات تو ایک ہی ہوئی تو مولانا مودودی صاحب نے باوجود شدید اصرار کے بھی معذرت اور انکار ہی سے کام لیا اور دستخط نہ کئے حالانکہ مولانا کی جماعت سے تعلق رکھنے والے اور اسکے تمام مویدین علماء نے بھی اس فتویٰ پر تصدیق و تائید کر دی ہے۔ جیسے کہ مولانا محمد چرالغ صاحب گو جرنالہ، مفتی محمد یوسف صاحب اکوڑہ خٹک، حضرت مفتی سیاح الدین کاکا خیل، مولانا گلزار احمد مظاہری مرحومین تمام کے دستخط موجود ہیں پنجاب کے مشہور شیخ حضرت غلام محی الدین گولڑہ کے ہاں حاضر ہوا۔ آپ چارپائی پر تشریف فرما ہوئے راقم سامنے بیٹھ کر فتویٰ کے متعلق کچھ عرض کرنے لگا۔ تو بڑے رعب سے ڈانٹ کر حکم دیا کہ کھڑے ہو کر بیان کرو۔ راقم قلیل حکم میں کھڑا ہو گیا فتویٰ اور اس کا پس منظر عرض کیا فرمایا کہ میں مفتی نہیں ہوں میں نے کبھی فتویٰ نہیں دیا میں نے ان کے وائد حضرت شیخ مہر علی شاہ مرحوم کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے تو قادیانیوں کے چیلنج قبول کئے اور ڈٹ کر مقابلہ کیا آپ کو بھی اپنے والد مرحوم کی درخشاں روایات کو زندہ رکھنا چاہئے جب بہت اصرار کیا تو فرمایا کہ جائیں مسجد میں ہمارے مفتی صاحب بیٹھے ہیں ان سے جا کر دستخط کروالیں اور مہر لگوالیں۔ چنانچہ راقم قلیل حکم کرتے ہوئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دستخط کروائے اور مہر لگوائی اسی طرح موضع سیان خواجہ قمر الدین مرحوم کی خدمت میں حاضری دی انہیں فتویٰ سنایا فرمایا کہ چل کر مجلس



میں آرام سے لکھیں گے چنانچہ مسجد سے فارغ ہو کر شیخ صاحب اپنی مجلس میں تشریف لے گئے وہاں پاکستان کے دیوان صاحب خواجہ صاحب کی انتظار میں بیٹھے تھے خواجہ صاحب پہلے تو جاتے ہی ان کے قدموں میں گر گئے۔ اور دیر تک پاؤں میں بحالت سجدہ پڑے معذرت کرتے رہے کہ حضور غریب نواز مجھے تو معلوم ہی نہیں ہوا میری گستاخی معاف فرمادیں۔ چنانچہ ان کے حال و احوال لینے کے بعد جب فارغ ہوئے تو میری فائل لے کر پہلے اور حضرات کی تحریریں پڑھیں پھر تین چار سطور میں شیخ بن باز کے فتویٰ کی تائید فرمائی۔ جب لکھ کر فائل میرے سپرد کر دی۔ تو دوبارہ یہ کہتے ہوئے واپس لے لی کہ تم دیوبندی علماء غلطیاں بہت نکالتے ہو۔ میں ایک دفعہ پھر دیکھ لوں میں نے عرض کیا کہ غلطی ہو تو نکلتی ہے اگر غلطی ہو ہی نہیں تو کوئی کیسے نکالے چنانچہ فائل واپس لے کر ایک آدھ غلطی کی اصلاح فرمائی۔ لیکن علماء دیوبند کی کرامت دیکھئے کہ اب بھی اس تحریر میں ایک دو غلطیاں باقی ہیں ہاں تحریر دینے سے پہلے میرا امتحان بھی لیا اور آیت فلما تو فیتنی جو اس باب میں مشکل ترین آیت ہے پر اشکال کیا۔ میں نے جوابات عرض کئے تو خوش ہوئے راقم نے قادیانیوں کے مزید شبہات بیان کر کے ان کا بھی ازالہ کر دیا تو اور خوش ہوئے اور اسی خوشی میں وہ تحریر کر دی۔ راقم شیخ دیول اور بعض دیگر شیوخ عظام کی خدمت میں بھی حاضر ہوا اور ہر ایک سے تائید حاصل کی۔

مشرقی پاکستان کا سفر کر کے وہاں کے مختلف صوبوں کے علماء کی تصدیقات حاصل کیں ایسے ہی جب کہیں کوئی بین الاقوامی کانفرنس ہوتی یا مجھے سعودی عرب جانے کا اتفاق ہوتا تو راقم وہ فائل ہمراہ لے جاتا اور جو کوئی کسی ملک کا بڑا عالم وہاں آیا ہوا مل جاتا اس سے تصدیق حاصل کر لیتا۔

یہ میری کئی سال کی محنت ہے بڑی تمنا اور خواہش تھی کہ میری زندگی میں یہ فتویٰ مرتب ہو کر چھپ جائے تاکہ مسلمان اس سے استفادہ کر سکیں ادارہ کے شعبہ نشر و اشاعت کے کئی ایک ذمہ دار حضرات کو یہ کام سونپا گیا لیکن پایہ تکمیل کو نہ پہنچا۔ آپ پورے تیس سال بعد میرے پہلوئے بیٹے برخوردار عزیزم حافظ مولوی محمد الیاس نے اس کام کو اپنے

ذمہ لیا ہے اور بڑی محنت سے تمام فتاویٰ کی ترتیب و تدوین کی ہے عربی فتاویٰ کا اردو میں ترجمہ بھی کر دیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے صدقات جاریہ میں اسے شامل فرمادیں اور اللہ کرے کہ یہ میری زندگی ہی میں چھپ جائے تاکہ میں بھی اسے دیکھ سکوں یہ چند حروف لے بطور پیش لفظ یا احوال واقعی تحریر کر دیئے ہیں۔ نزول مسیح کا یہ مسئلہ اس فتویٰ قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے اور ہر صدی میں اس پر امت کا تواتر چلا آ رہا ہے اس کے لئے میرا ایک علیحدہ رسالہ نزول مسیح اور تواتر امت چھپا ہوا ہے اس کا مطالعہ بھی مفید ہے اسی طرح قادیانی شہادت کا جواب المحققین الاملیہ فی جواب لنحو فکریہ یعنی حیات مسیح اور بزرگان دین بھی علیحدہ شائع شدہ ہے اس کا مطالعہ بھی مفید ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو گم گشتہ راہ نوگوں کے لئے باعث ہدایت بنائے آمین یا رب العالمین۔

کتبہ

منقولہ احمد پبلیشنگز عفا اللہ عنہ

بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۹۹۴ء اتوار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حیات حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور ان کے قیامت کے قریب دوبارہ

دنیا میں تشریف لانے کے بارہ میں

زعمائے ملت کے اہم ترین فتوے

---

اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کے وائس چانسلر حال رئیس ژماتہ المحوث العلیہ  
والافتاء والدعوة والارشاد الرياض، ممبر مجلس شوریٰ سعودی عرب

جناب فضیلت ماب الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کا

## ۱۔ فتویٰ

حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منکر کافر ہے

الحمد لله رب العالمین والعاقبتہ  
للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی  
عبدہ ورسولہ وخیرتہ من خلقہ  
محمد بن عبد اللہ وعلی آلہ وصحبہ  
و من سار سیرتہ واهتدی بہداه الی  
یوم الدین۔

ہمارے مخلص بھائی مولانا منظور احمد چٹوٹی  
پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ  
دعوت و ارشاد چٹوٹی مغربی پاکستان کی  
طرف سے ہمیں ایک سوال پہنچا ہے جس کا  
اصل متن یہ ہے۔ سوال

اما بعد :- فقد وردنا سوال من  
باكستان بافضاء الاخ في الله  
الشيخ منظور احمد رئيس الجامعہ  
العربیة والناظم الاعلى للادارة  
المركزية للدعوة والارشاد  
جنیوت باكستان العربیة و هذا  
نص السؤال۔



## السؤال!

سوال:

علماء کرام کا کیا فتویٰ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے اپنے جسم مبارک کیساتھ آسمان پر تشریف لے جانے اور قیامت کے دن کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے متعلق، نیز کیا آپ کا آسمان سے دنیا میں تشریف لانا واقعی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے؟ اور جو انکے قیامت کے قریب نزول کا مکر ہو اسکا کیا حکم ہے، نیز جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولہ پر لٹکایا گیا تھا لیکن اس سے تو آپ کی موت واقع نہ ہوئی البتہ آپ وادی کشمیر کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور وہاں پر کافی زندگی گزاری اور وہیں اپنی طبعی موت سے وفات پائے اور یہ کہ اب وہ قیامت کے قریب آسمان سے نہیں اتریں گے، ہمیں اس بارے میں فتویٰ عنایت فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرماویں۔

سوال کا متن ختم ہوا۔

جواب:

اس اہم سوال کا جواب اللہ کے بھروسہ اور اسکے توکل پر شروع کیا جاتا ہے اسلئے کہ

ماقول السادة العلماء الكرام في حياة سيدنا عيسى عليه السلام و رفعه الى السماء بجسده العنصري الشريف ثم نزوله من السماء الى الارض قرب يوم القيامة وان ذلك النزول مناشرا لاطالساعة وماحكم من افكر نزوله يوم القيامة وادعى انه صلب ولكن لم يمت بذلك بل هاجر الى كشمير وعاش فيها طويلا ومات فيها بموت طبعي وان لا ينزل قبل الساعة

افتونا ماجورين (انتہی)

الجواب:

و بالله الاستعان وعليه التكلان ولا حول ولا قوة الا بالله

اسکی توفیق کے بغیر نہ تو کسی معصیت سے بچا جاسکتا ہے اور نہ ہی کوئی کام کیا جاسکتا ہے۔

قرآن و حدیث سے اس چیز پر دلائل واضح ہو چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ کہ آپ اپنے جسم غصری اور روح دونوں کیساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں، نیز یہ کہ آپ نے نہ وفات پائی ہے نہ ہی قتل کئے گئے ہیں، نہ ہی آپکو سولی پر چڑھایا گیا ہے، بلکہ آپ آخری زمانہ میں اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے اور سور کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام کو ہی قبول کریں گے اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپکا آسمان سے نازل ہونا علامات قیامت میں سے ہے

اور جن علماء کے اقوال کا اعتبار کیا جاتا ہے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے انہوں نے اس پر اجماع کیا ہے۔ البتہ لفظ ”توفی“ کے معنی ہیں اختلاف کیا گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مذکور ہے۔ ترجمہ ”جس وقت کما اللہ نے اے عیسیٰ میں سے لوٹا

قد تظاهرت الادلتہ من الكتاب والسنة علی ان سیدنا عیسیٰ بن مریم عبده و رسوله قد رفع الی السماء بجسده الشریف و روحه و انه لم یمت ولم یقتل لم یصلب و انه ینزل فی آخر الزمان فیقتل الدجال و یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یصنع الجزیه و لا یقبل الا الاسلام

و ثبت ان ذلک النزول من اشراط الساعۃ و قد اجمع علماء الاسلام الذین یعتقد باقوالہم علی ما ذکرنا و انما اختلفوا فی التوفی المذکور فی قول اللہ عز و جل اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی

تجھ کو" اس کے متعلق چند اقوال۔

پہلا قول :-

علی اقوال :-

اس سے مراد "قوت" ہے اس لئے کہ آیت کا ظاہری معنی یہی معلوم ہوتا ہے یہ اس کے نزدیک ہے جس نے ابقیہ والا کل میں غور نہ کیا ہو، اس لئے کہ قرآن کریم میں یہ لفظ اسی معنی میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

احدہا ان المراد بذنک وفاء الموت لانه الاظاہر من الایتم بالنسبۃ الی من لم یتامل بقیۃ الاولتہ ولان ذلک قد تکرر فی القرآن الکریم بهذا المعنی مثل قوله تعالیٰ قل ینوفکم منک الموت الذی وکل بکم ۱۲۱ و قوله سبحانہ و تعالیٰ

"تو کہ قبض کر لیتا ہے تمکو فرشتہ موت کا جو تم پر مقرر ہے۔" ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "اُر تو دیکھے جس وقت جان قبض کرتے ہیں کافروں کی فرشتے" ایسے ہی دیگر آیات ہیں ان میں توفی بمعنی موت ہی لیا گیا ہے، تو اس صورت میں آیات میں تقدیم و تاخیر مانی ہوگی۔

ولوتیری اذیتو فی الذین کفروا الممنشکتہ ۴ و آیات اخری قد ذکر فیہا التوفی بمعنی الموت و علی هذا المعنی یکون فی الایات تقدیم و تاخیر۔

القول الثانی:-

دوسرا قول:-

معناه القبض 'نقل ذلك ابن جرير  
في تفسيره عن جماعة من السلف  
' واختاره و روجه على ما سواه  
وعنه فيكون معنى الآية اني  
فابضك من عالم الارض الى عالم  
السماء وانت حي و رافعك الى  
ومن هذا المعنى قول العرب  
'توفيت مالي من فلان اي قبضته كله  
' و افيا

"توفی" کا معنی "قبض" کرنا ہے 'ابن جریر  
رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں سلف صالحین کی  
ایک جماعت سے یہی معنی نقل کیا ہے اور  
اسی قول کو پسند کرتے ہوئے اس کو تمام  
اقوال پر ترجیح دی ہے ' اس صورت میں  
آیت کا معنی یہ بنا "ضرور ضرور میں آپ کو  
قبض کر (کھینچ) لوں گا اپنی طرف ' اور اسی  
قبیل سے عرب کا مقولہ ہے "توفیت مالی  
من فلان" کہ میں نے اس سے اپنا مال پورا  
پورا لے لیا کہ اس کے ذمہ اس مال میں  
سے کچھ بھی باقی نہ رہا۔

القول الثالث:-

تیسرا قول:-

ان المراد بذنك وفاة النوم لان  
النوم يسمى وفاة (م)  
وقد دلت الادلة على عدم مودة سليم  
السلام فوجب حمل الآية على وفاة  
النوم جمعا بين الاولين كقولهم  
سبحانه:-

یہ ہے کہ اس سے مراد نیند والی وفات ہے  
اسلئے کہ نیند کا نام بھی وفات رکھا جاتا ہے۔  
اور چونکہ ابھی تک آپ کی وفات نہ ہونے  
پر دلائل بالکل واضح ہو چکے ہیں اس لئے  
آیت کو نیند والی وفات کے معنی پر محمول  
کرنا ضروری ہو گیا ' تاکہ دلائل کے درمیان  
اتحاد و یگانگت پیدا ہو سکے ' جیسا کہ ارشاد  
باری تعالیٰ ہے:-

وهو الذي يتوفكم بالليل (ه) وقوله  
عز وجل:-

اور "وہی ہے کہ قبضہ میں لے لیتا ہے تمکو  
رات میں" ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا  
والتی لم تمت فی منامھا فیمسک  
التي قضی علیھا الموت ید سل  
الآخری الی اجل مسمی (۶)

"اللہ بھیج لیتا ہے جانیں جب وقت ہو ان  
کے مرنے کا جو نہیں مرس ان کو بھیج لیتا  
ہے ان کی نیند میں پھر رکھ چھوڑتا ہے جن  
پر مرنا ٹھہرا دیا ہے اور بھیج دیتا ہے اوروں  
کو ایک وعدہ مقرر تک" (۲)

والقولان الاخیدان ارجع من القول  
الاول وبکل حال فائق الذی دلت  
علیہ الاولہ البینہ وتظاہرت علیہ  
البراہین انه علیہ الصلوٰۃ والسلام  
رفع الی السماء حیاً وانہ لم یمت بل  
لم یزل علیہ السلام حیاً فی السماء  
الی ان ینزل فی آخر الزمان وبقوم  
بإدائہ المہتمہ الی اسندت الیہ  
المہینتہ فی الاحادیث الصحیحہ  
الثابتہ عن محمد رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم ثم یموت بعد ذلک  
الموتہ الی کتبہا اللہ علیہ و من  
ہنا بعلم ان تفسیر التوفی بالموت  
قول ضعیف مرجوح۔

اور آخری دونوں قول پہلے قول کی  
بہ نسبت زیادہ رائج ہیں، ہر صورت  
درست چیز جس پر واضح دلائل آشکارہ اور  
قائم ہو چکے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ  
علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ اٹھائے  
گئے ہیں اور وہ مرے نہیں ہیں بلکہ آپ  
علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ موجود  
ہیں، یہاں تک کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
آخر زمانہ میں اتریں گے، اور حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ احادیث صحیحہ  
ہیں جو فریضہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
ذمہ سونپا گیا ہے اس کو نبھائیں گے، اس  
کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی طبعی  
موت سے وفات پائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے  
آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے نکلی  
ہوئی ہے۔ یہاں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ  
"توفی" کا معنی موت سے کرنا مر دوع اور  
ضعیف قول ہے۔

اور جس نے یہ گمان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا گیا ہے اور انیس سولی پر چڑھا کر مار دیا گیا ہے تو قرآن مجید کی واضح آیات اس کے قول کی تردید کرتی ہیں، اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آپ کو آسمانوں پر نہیں اٹھایا گیا بلکہ وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے تھے اور وہیں کافی مدت گزارنے کے بعد اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور یہ کہ آپ قیامت کے قریب نازل نہیں ہونگے بلکہ آپ کا کوئی مثیل آئیگا تو اسکے قول کا بطلان بھی بالکل ظاہر ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا گیا ہے اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جھوٹ کسا گیا ہے۔ اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آنے والا میں ہی ہوں اور یہ فریضہ میں سرانجام دوں گا جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے تو اسکا قول بھی بالکل واضح طور پر باطل ہے اسلئے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی نازل نہیں ہوئے اور آپ زمانہ مستقبل میں ضرور نازل ہونگے۔ جیسا کہ اس حقیقت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور ہماری اس کثرت و نہایت

و اما من زعم انه قد قتل او صلب  
فصریح القرآن یرد قوله و یبطله و  
هكذا قول من قال انه لم یدقع انی  
السماء و انما هاجر الی کشمیر و  
عاش بها طویلا و مات فیہا بموت  
طبعی و انه لا ینزل قبل الساعة و انما  
یاتی مثله فقولہ ظاهر البطلان بل  
هو من اعظم الغدیم علی اللہ  
والکذب علیہ و علی رسولہ ﷺ و  
هكذا قول من قال انی آت و اودی  
هذه المهمہ کالقادیانی فقولہ من  
اوضح الکذب فان المسیح علیہ  
الصلوٰۃ والسلام لم ینزل الی وقتنا  
هذا و سوف ینزل فی مستقبل الزمان  
کما اخبر بذلک رسولہ اللہ ﷺ و  
مما تقدم یعلم السائل و غیرہ ان من  
قال ان المسیح قد قتل او صلب او  
قال انه هاجر الی کشمیر و مات بها  
موتا طبعیا و لم یدقع الی السماء او  
قال انه آت و یاتی مثله و انه لیس  
هناک مسیح ینزل من السماء فقد  
اعظم علی اللہ الغدیم۔



سے سائل اور دوسرے احباب کچھ یہ بات  
بالکل کھل کر معلوم ہو چکی ہوگی کہ جس  
نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام  
قتل کر دیئے گئے ہیں، یا آپ سولی پر چڑھا  
دیئے گئے ہیں یا یہ کہ آپ ہجرت کر کے  
کشمیر چلے گئے ہیں اور وہیں آپ اپنی طبعی  
موت سے وفات پا گئے ہیں اور آپ  
آسمانوں پر نہیں اٹھائے گئے، یا جس نے کہا  
کہ، مسیح تو آپکے ہیں یا انکا مثیل آئیگا اور یہ  
کہ ایسا کوئی مسیح نہیں ہے جو آسمان سے  
نازل ہو، تو اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان  
باندھا ہے۔

بلکہ وہ تو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ  
وسلم کی تکذیب کرنے والا ہے اور جو اللہ  
اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی  
تکذیب کرے تو تحقیق وہ کافر ہو گیا۔

اور ضروری ہے کہ اس قسم کے دعویٰ  
کرنے والے سے توبہ کرائی جائے اور اس  
پر کتاب و سنت سے دلائل واضح کئے  
جائیں۔ پس اگر وہ توبہ کر لے اور اپنے  
قول سے رجوع کر کے حق کی طرف آجائے  
تو بہتر ہے ورنہ اسے کافر گردانتے ہوئے  
قتل کر دیا جائے گا۔

بل هو مكذب للهِ ورسوله صلى الله  
عليه وسلم ومن كذب الله ورسوله  
فقد كفر

والواجب ان يستتاب من قال مثل  
هذه الاقوال وان توضح له الاول  
سن الكتاب والسنة فان تاب ورجع  
الى الحق والقتل كافرا

والادله على ذلك كثيرة معلومة منها قوله سبحانه في نشان عيسى عليه الصلوة والسلام في سورة النساء:

باقى حيات عيسى عليه الصلوة والسلام پر دلائل بکثرت موجود ہیں، ان میں سے چند ایک تحریر کئے جاتے ہیں۔ سورۃ نساء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری ہے:-

وما قتلوا وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفي شك منه ما لهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزا حكيما۔ (۷)

ترجمہ ”اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا و لیکن وہی سورت بن گئی انکے آگے، اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، کچھ نہیں انکو اسکی جبر صرف انکل پر چل رہے ہیں اور اسکو قتل نہیں کیا۔ بیشک، بلکہ اسکو اٹھایا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ زبردست حکمت والا ہے“ (۱)

و منها ما تواترت به الاحاديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم منها:-

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جو تواتر کے ساتھ آپ سے ثابت ہیں، ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:-

”انه عليه الصلوة والسلام ينزل في اخر الزمان حكما مقسطا فيقتل مسيح الضلالة و يكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية و لا يقبل الا الاسلام“ (۸)

”کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام آخر زمانہ میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔ پس آپ مسیح دجلہ کو قتل کر دیں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو مار دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور صرف مذہب

اسلام ہی قبول کریں گے۔“

یہ متواتر احادیث ہیں اور انکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح کلام ہونے پر پختہ یقین کیا گیا ہے اور علمائے امت نے ان احادیث کے مفہومات کے قابل یقین ہونے اور انکے اوپر ایمان لانے پر اجماع کیا ہے۔

پس جس نے یہ بہانہ بتاتے ہوئے ان احادیث کا انکار کیا ہے کہ یہ احادیث خبر واحد کا درجہ رکھتی ہیں۔ (۹) جو یقین کا فائدہ نہیں دے دیتیں یا انکی تادل یہ کرے کہ ان سے مراد یہ ہے کہ لوگ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شفقت اور نرم دلی والے اخلاق کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے، اور ان پر عمل پیرا ہونگے، اور لوگ شریعت کی روح اور اسکے اصل مقصود کو پالیں گے اور یہ کہے کہ انکے ظاہری معنی پر اڑے رہنا درست نہیں، تو اسکا یہ قول بالکل باطل اور ائمہ دین کے مذہب کے کلیتہ خلاف ہے بلکہ یہ تو نصوص قطعیہ متواترہ جو اس ضمن میں وارد ہوئی ہیں انکی کھلی تردید کی جسارت ہے اور صاف بے داغ شریعت کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

وہی احادیث متواترہ مقطوعہ بصحتها عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اجمع علماء اسلام علی تلقیہا بالقبول والایمان بمادلت

علیہ و ذکرُوا ذلک فی کتب العقائد فمن انکسرھا متعلقا بانھا اخبار احاد لا تفید القطع او تاوّلھا علی ان المراد بذلک تمسک الناس فی آخر الزمان باخلاق المسیح علیہ السلام من الرحمة و العطف واخذ الناس بروح الشریعہ و مقاصدھا و لبابھا۔ لا بظواہرھا فقولہ ظاہر البطلان مخالف لما علیہ ائمہ الاسلام بل ہو صریح فی رد النصوص الثابتہ المتواترہ و جنایہ عی الشریعہ الغراء

اور اسلام اور نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے خلاف ایک گھناؤنی قسم کی سازش ہے۔ یہ تو اپنے وہم اور خواہش نفس کے مطابق اپنی مرضی کا فیصلہ کرنا اور حق و ہدایت کے راستے سے ٹکنا ہے اور جس شخص کو علم شریعت میں دسترس حاصل ہو۔ اور اس کے لانے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان ہو اور شریعت کی نصوص اور اس کے احکام کی تعظیم کرتا ہو تو وہ اس قسم کے دعوے کرنے کی جرات نہیں کر سکتا اور یہ کہنا کہ وہ احادیث جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی ہیں وہ اخبار احاد کا درجہ رکھتی ہیں، یقین کا فائدہ نہیں دیتیں تو اس قول کا فساد بالکل ظاہر ہے، اس لئے کہ یہ متعدد احادیث ہیں جو صحاح سنہ، سنن اور مسانید میں موجود ہیں جو مختلف سندوں اور واسطوں سے آئی ہیں اور ان کے طرق بھی متعدد ہیں اور تواتر کی تمام شرطیں بھی ان میں موجود ہیں، تو جس آدمی کو شریعت کی تھوڑی سی بھی سمجھ بوجھ ہو وہ کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان احادیث کو چھوڑ دیا جائے اور ان پر اعتماد نہ کیا جائے اور اگر نہ

وجہاً شنیعہ علی الاسلام و اخبار المعصوم علیہ الصلوٰۃ والسلام و تحکیم للظن والہوی و خروج عن جادۃ الحق والہدی لا یقدم علیہ من لم قدم راسخ فی علم الشریعہ و ایمان صادق بمن جاء بها و تعظیم لا حکامها و نصوصها، والقول بان احادیث المسیح اخبار احاد لا تفید القطع قول ظاہر الفساد لانها احادیث کثیرۃ مخرجہ فی الصحاح (۱) والسنن (۲) والمسانید (۳) متنوعۃ الاسانید والطرق متعددۃ المخارج وقد توفرت فیہا مشروط التواتر (۴) فکیف یجوز لمن لم ادنی بصیرۃ فی الشریعہ ان یقول باطراحها و عدم الاعتماد علیہا ولو سلما انها اخبار احاد فلیس کل الاخبار الاحاد لا تفید القطع بل الصحیح الذی علیہ اهل التحقيق من اهل العلم

مان بھی لیں کہ یہ اخبار احاد ہیں تو سب  
اخبار احاد ایسی نہیں ہوتیں کہ جو یقین کا  
فائدہ نہ دیتی ہوں بلکہ صحیح قول جس پر  
محققین اہل علم کا اتفاق ہے۔

وہ یہ ہے کہ اخبار احاد کے نقل کرنے کے  
راستے اگر متعدد ہوں اور انکی سندیں بھی  
درست ہوں اور انکی معارض احادیث بھی  
موجود نہ ہوں تو یہ خبریں یقین کا فائدہ دیتی  
ہیں اور اس باب میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ  
اسی معیار کے مطابق ہیں، اسلئے کہ یہ ایسی  
حدیثیں ہیں کہ انکی صحت یقینی ہے اور  
انکے خارج اور راستے بھی ایک سے زائد  
ہیں اس باب میں ایسی کوئی حدیث نہیں  
ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو  
ثابت کرنوالی احادیث سے متصادم ہو تو یہ  
تمام احادیث یقین کا فائدہ دیتی ہیں۔ چاہے  
یہ متواتر ہوں یا خبر واحد، اس تحقیق سے  
سوال کرنوالے صاحب اور دوسرے لوگوں  
کیلئے بھی واضح ہو گیا کہ ان احادیث پر خبر  
واحد ہونے کی وجہ سے جو شبہ کیا جا رہا تھا وہ  
بالکل باطل ہے اور اس طرح کا دعویٰ کرنے  
والا حق اور صحیح راستے سے بھٹکا ہوا ہے۔

ان الاخبار الاحاد اذا تعددت طرقها  
و استقامت اسانیدها و سلمت من  
المعارض المقاوم تفيد القطع  
والاحادیث فی هذا الباب بهذا  
المعنى فانها احادیث مقطوعه  
بصحتها متعددة الطرق والخارج  
وليس فی الباب ما يعارضها فهي  
مفيدة للقطع سواء قلنا انها متواترة  
او اخبار احاد وبذلك يعلم السائل  
وغيره بطلان هذه الشبهة وانحراف  
قائلها عن جادة الحق والصواب  
واشنع من ذلك واعظم فی البطلان  
والجراة على الله سبحانه وتعالى و  
على رسوله صلى الله عليه وسلم  
قول من تاولها على غير ما دلت عليه  
الاوله فانہ قد جمع بين تكذيب  
النصوص وابطالها وعدم الايمان بما  
دلت عليه السنن من نزول عيسى  
عليه السلام

و حکمہ بین الناس بالقسط وقتلہ الدجال و غیر ذلک مما جاء فی الاحادیث و بین نسب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم الذی ہو انصح الناس واعلمہم بشریعہ اللہ الی التمویہ والتلبیس و ارادۃ غیر ما یظهر من کلامہ و تدل علیہ الفاظہ یجب ان ینزہ عنہ مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و هذا القول یشبه قول الملاحدة الذین نسبوا الرسل علیہم الصلاة والسلام الی التخیل والتلبیس لمصلحتہم الجمہود وانہم ما ارادوا مما قالوا الحقیقتہ و فدرد علیہم اهل العلم والایمان و ابطالوا مقالتہم بواضح الحجۃ و ساطع البرہان فتعوذ باللہ من زیغ القلوب والتباس الامور و معضلات القتن و نزعات الشیطان

اور اس سے زیادہ گھناؤنی اور بڑی حرکت اس آدمی کی ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا اور قرآن و حدیث کی غلط تائیلیں کیں، اس لئے کہ اس نے ایک طرف تو ان دلائل کو جھٹلایا اور تردید کی اور دوسری طرف اس نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وارد حدیثوں کو ماننے سے ہی انکار کر دیا جن میں آپ کے دوبارہ نازل ہونی اور لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے مطابق فیصلے کرنے اور دجال کو قتل کرنے اور دیر امور کی خبر دی گئی ہے اور ساتھ ہی اس نے حضور ﷺ کو جو سب سے بڑھ کر نصیحت کرنے والے اور شریعت کو زیادہ جاننے والے ہیں ملع سازی کرنے اور واقعات کو غلط طور پر کرنے کیساتھ منسوب کیا ہے اور آپ کے الفاظ سے جو واضح معانی معلوم ہوتے ہیں اور جن پر یہ الفاظ دلالت کرتے تھے انکے علاوہ اور معانی مراد لئے ہیں اور یہ انتہائی قسم کا جھوٹ اور بہتان ہے اور ایسی دھوکہ بازی ہے کہ جس سے حضور ﷺ کے بلند مقام کو بچانا ضروری ہے اور یہ قول تو ان لحدوں کے قول کے باطل



مشابہ ہے جنہوں نے صرف عوام کی  
مصلحتوں کی خاطر انبیاء علیہم السلام کو پاگل  
پن اور حقیقت چھپانے والوں کیساتھ  
منسوب کیا، انکا کلام حقیقت کی بالکل عکاس  
نہیں کرتا، اہل علم اور ایمان والوں نے انکی  
خوب تردید کی ہے انکے اس مقولہ کو بڑے  
واضح اور روشن دلائل سے باطل کیا ہے۔  
ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں دلوں کے حق  
سے پونے سے اور مسائل پر شک میں  
پڑنے سے اور شیطان کے وسوسوں سے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں  
اور تمام مسلمانوں کو خواہشات اور شیطان  
کی پیروی کرنے سے محفوظ فرمائے، بیشک  
وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ  
جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے مسائل  
کی تشفی ہوگئی ہوگی اور حقیقت کی  
وضاحت بھی، تمام تعریفیں اللہ رب  
العالمین کیلئے ہیں اللہ تعالیٰ رحمت نازل  
فرمائے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ  
اور آپکی آل اور تمام صحابہ پر۔

و نسأله عزو جل ان يعصمنا  
والمسلمين من طاعه الهوس  
والشيطان انه على كل شئ قدير۔  
ولا حول ولا قوة الا بالله العلي  
العظيم و نرجو ان يكون فيما  
ذكرناه مقنع للسائل وایضاح الحق  
والحمد لله رب العالمين و صلى  
الله وسلم على عبده ورسوله محمد  
وآله واصحابه اجمعين

عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز  
وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

۲۔ حیات مسیح علیہ السلام کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا  
 حرمین کے جید عالم دین علوی ابن عباس الممالکی الحسنی کا

## فتویٰ

سوال۔

بسم الله الرحمن الرحيم ○

اس بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ انہیں آسمان پر جسد عنصری سمیت اٹھایا گیا ہے اور وہ قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر نازل ہونگے، انکا یہ نزول قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو قیامت کے قریب ان کے نزول کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ سولہ پر چڑھائے گئے تھے مگر اس سے وہ فوت تو نہیں ہوئے، بلکہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے جہاں وہ طویل عرصہ زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے، اب وہ قیامت کے قریب نازل نہیں ہونگے بلکہ انکا مشیل آئے گا، ان سوالات کا جواب مرحمت فرما کر عند اللہ مہجور ہوں۔

المستفتی

منظور احمد پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ مغربی پاکستان

(۱۴)  
جواب:

بسم الله الرحمن الرحيم O

الحمد لله اعلم بالصواب والصلوة والسلام على سيدنا محمد و على  
الاول والاصحاب والتابعين باحسان الى يوم الحساب۔

اما بعد!

جمہور اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ یہ اعتقام رکھنا شرعاً ضروری اور  
واجب ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اب تک زندہ ہیں۔ وہ آخری زمانے  
میں نازل ہو کر شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا نفاذ کریں گے اور راہ حق میں جہاد  
کریں گے جیسا کہ یہ بات صادق و مصدوق حضرت محمد ﷺ سے بالتواتر ثابت ہے۔  
یہ عقیدہ رکھنا اس لئے واجب ہے کہ کتاب و سنت کے دلائل اس بات کی وضاحت  
کیلئے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں جو ہر قسم کے شک و شبہات سے بالا ہے  
فرمایا ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ قتل کیا ہے اور نہ سولی دی  
ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھالیا ہے (وما قتلوه یقیناً بل  
رفعه اللہ الیہ) (۱۵) ”اور اس کو قتل نہیں کیا بیشک بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی  
طرف۔“

اور یہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری زمانہ میں  
نازل ہو کر عدل و انصاف پر مبنی نظام عدالت قائم فرمائیں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے،  
خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ کا خاتمہ کر دیں گے اس وقت دولت اس کثرت سے ہوگی  
کہ اسے لینے والا کوئی نہ ملے گا۔ (۱۶)

اس قسم کی دوسری تصریحات بھی احادیث سے ثابت ہیں، جن میں انکی زندگی، نزول  
اور نزول کے بعد زمین میں قیام وغیرہ کی تفصیلات مذکور ہیں یہ احادیث درجہ تواتر تک پہنچ  
چکی ہیں، دوسری طرف کوئی ایسی صحیح حدیث موجود نہیں جس میں آپ کی موت کا ذکر ہو،  
اور جس میں آخری زمانہ میں نازل ہونے کے خلاف کوئی تصریح موجود ہو، جب قرآن مجید

نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ صلوٰۃ و السلام کو اٹھایا گیا ہے، وہ قتل نہیں ہوئے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت سے فرمادیا کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہونگے اور غیر مبہم الفاظ میں نزول کے بعد کے مفصل حالات بیان کر دیئے، اب ہر مسلمان پر لازم اور واجب ہے کہ وہ اس بات کو اپنا عقیدہ بنائے اس میں شک کرنے والا اجتماع امت کی رو سے کافر قرار پائے گا، کیونکہ یہ عقیدہ اب بجا اختلاف ضروریات دین میں شمار ہوتا ہے۔ اس بارے میں گمراہ اور جاہل لوگوں کے سارے اعتراضات بے بنیاد ہیں اہل علم کو ان بے بنیاد بے ہودہ باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صحیح مذہب پر قائم رہنا چاہیے۔

یہ کہنا سراسر باطل ہے کہ آیت:

انی متوفیک و رافعک الی (۱۷)

میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف۔

کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے وہ فوت ہوئے پھر موت کی حالت میں اٹھائے گئے۔ یہ مطلب و مفہوم علماء اہل سنت و الجماعت کے خلاف ہے، اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ رفع اور آخری زمانہ میں زمین پر نزول کے بعد تجھے وفات دوں گا یا تیری عمر پوری ہونے پر وفات دوں گا اس صورت میں یہ ایک اطلاع ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بتایا ہے کہ یہودی آپ کو قتل نہیں کریں گے، جیسا کہ آیت:

و مطہر کے من الذین کفروا (۱۸)

”اور پاک کر دوں گا تجھ کو کافروں سے۔“

کے مفہوم سے ثابت ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ خدا کی نازل فرمودہ کام کے شارح و ترجمان تھے، اللہ کا ارشاد ہے:

لتبین للناس ما نزل الیہم (۱۹)

”کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتاری انکے واسطے۔“

آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کے بارے میں جو تشریح فرمائی ہے۔ اسی میں آپ نے فرمایا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہونگے، راہ حق میں جماد کریں گے، اہل



کو قتل کریں گے اور شادی کریں ان کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوگی وغیرہ۔

اس تفصیل سے ہر ایسے شک و شبہ کا ازالہ ہو جاتا ہے جو ان کی موت کے بارے میں کیا جاتا ہے۔ اس آیت کے اس مفہوم کی صحت کی اس سے بھی تقویت ہوتی ہے کہ آیت میں واؤ کا حرف استعمال ہوا ہے، جو درحقیقت مطلق جمع کیلئے ہوتا ہے نہ کہ ترتیب کیلئے جیسا کہ یہ آیت (و اسجدی وار کعی) (۱) ”سجدہ کر اور رکوع کر“ میں ہے۔ کیونکہ رکوع سجدہ سے پہلے ہوتا ہے رہی یہ آیت:

”واذ قال اللہ یعیسیٰ ابن مریم انت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ۔ الی قولہ ذلک الفوز العظیم“ (۲۰)  
 ”اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہرا لو مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوا اللہ کے۔“

اس حصہ کو اللہ کے قول ذلک الفوز العظیم تک پڑھو۔

جس میں عیسیٰ علیہ السلام کا جواب ”اللہ کے اس قول میں مذکور ہے:

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئی شہید (۲۱)

پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

تو اس میں توفی کا حقیقی معنی میں استعمال ہونے سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نزول کے بعد وفات آئے گی، اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا ہر چیز فنا ہو جائے گی، ہر نفس کو موت کا پیالہ پینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”کل نفس ذائقہ الموت“ (۲۲)

”ہر جی کو چکھنی ہے موت“

درحقیقت یہ آیت قیامت کے اسی منظر کا بیان ہے جس میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام اس بات کا اعتراف کریں گے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، میں اسی کا بندہ ہوں۔ نہ کہ شریک و ”ہیم“ جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے گمراہ پجاریوں کا خیال تھا، اس لئے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

بحث سے پہلے وفات پا چکے ہیں، اور آیت ”واذ قال اللہ بعیسیٰ ابن مریم“ مستقبل کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول:

قال اللہ هذا یوم ینفع الصادقین صدقہم (۲۳)

”فرمایا اللہ نے یہ دن ہے کہ کام آوے گا چوں کے ان کا سچ“

یہ بھی مستقبل کیلئے ہے نہ کہ ماضی کیلئے اور قرآن مجید کی آیت:

اتی امر اللہ (۲۴)

”آپہنچا حکم اللہ کا“

ماضی کے صیغے میں مستقبل کے مفہوم کی بہترین دلیل ہے، جیسا کہ تفسیر کے ائمہ ابن عباس اور امام سیوطی وغیرہا نے اس کی تصریح کی ہے، علاوہ ازیں قرآن مجید اور عربی زبان میں اس کی مثالیں بہ کثرت موجود ہیں، اس میں جیسا کہ فن نحو کے علماء کی تحقیق ہے کسی واقعہ یا بات کی تاکید مقصود ہوتی ہے، الجوہر المکنون کے مولف اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وصیغہ الماضی لات اور دوا

وقلبوا النکتہ وافددوا

یہ بھی بڑا عجیب دعویٰ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سولی دی گئی لیکن انہیں موت نہیں آئی، سب وہ بقید حیات رہے تو پھر سولی پر معنی راز؟

اس پر عربی زبان میں صلب کا لفظ نہیں بولا جاتا بلکہ بے فائدہ تعلق کہا جاسکتا ہے، قرآن کی نص قطعی کی بناء پر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سولی دیئے جانے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما قتلوه وما صلبوه (۲۵)

”اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا“

آپ کے ہجرت کر کے کشمیر جانے اور طبعی موت سے وفات پانے کا دعویٰ سر تاپا بے اصل و باطل ہے اس کی تاریخ کے کسی واقعہ سے کوئی تائید نہیں ہوتی، ایسے فاسد بیانات

ایک گمراہ کن گروہ قادیانی کے عقائد باطلہ میں پائے جاتے ہیں، درحقیقت قادیانیت اسلام کے خلاف ایک بغاوت ہے، جس کی تائید و حمایت میں استعماری طاقت کا ہاتھ ہے۔  
ان شاء اللہ یہ فتنہ جلد ہی اپنی ہلاکت و بربادی کو دیکھ لے گا اور اپنی موت آپ مر جائے گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

حررہ  
ملوی ابن عباس نانکی

۳۔ الشیخ ابوالیسیر عبدالین مفتی اعظم جمہوریہ شام کا

فتویٰ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبی بعد  
چونکہ فرقہ قادیانیہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں تسلیم کرتا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد خاتم النبیین کی مخالفت لازم آتی ہے۔ نیز دین اسلام کے بیشتر عقائد کا منکر ہے۔

لہذا جو شخص بھی ان کے عقائد اختیار کرے گا میں اس کے کفر کا فتویٰ دیتا ہوں۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم  
مفتی اعظم جمہوریہ شام۔ دمشق



## ۴۔ امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبد اللہ السبیل کامل

### فتویٰ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على خير خلقه محمد صلى الله عليه وسلم

و بعد افقد اطلعت على ما كتبه العلماء الافاضل في الدد و تكفير من انكر نزول عيسى بن مريم ولا شك انه من انكر نزول عيسى بن مريم عليهما الصلوة والسلام بعد ما علم ما ورد فيه من الاحاديث فانه كافر لانه مكذب لله ورسوله ومن كذب الله ورسوله فقد كفر۔

حمد و ثناء کے بعد! تحقیق بید علماء کرام نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے انکار کرنے والے کی تردید اور اس کے کفر کے متعلق جو کچھ لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق جتنی احادیث وارد ہوئی ہیں ان کے ہوتے ہوئے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوة والسلام کے نزول کا انکار کرے وہ بالکل پکا کافر ہے اس لئے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی ہے اور جو خدا اور اس کے رسول کی تکذیب کا مرتکب ہو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

وقد اشتهرت هذه العقيدة التي هي انكار نزول عيسى عليه السلام عند القاديانيين الفرق الضالة التي كفرت بما انزل على محمد حيث انه من عقيدتهم انكار نزول عيسى وزعمهم انه مات اى موت حقيقى (طبعى) ولا شك ان هذا كفر وضلال

اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کا عقیدہ قادیانی گمراہ فرقہ کے ہاں بہت مشہور ہے چاہے

اس فرقہ نے حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا ہے، کیونکہ منجملہ انکے عقائد ہندو کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے انکار کا عقیدہ بھی ہے اور ان کا یہ بھی گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تو بالکل کھلا کفر اور گمراہی ہے۔

و تکذیب لکتاب اللہ فاللہ عز وجل یقول:-

اور اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کو جھٹانا ہے اس لئے کہ اللہ عز وجل کا پاک ارشاد ہے:-

وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم (۲۶)

"اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا، لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے" ومن مذهب هذه الطائفة الذائغة ايضا: انكارهم ان محمداً خاتم النبیین وهذا ايضا: كفر لانہ تکذیب لقولہ عز وجل:-

اور اس گمراہ فرقے کے مذہب میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار بھی شامل ہے یہ بھی کفر ہے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گمراہی کی تکذیب ہے۔

ما كان محمد اباً احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبیین (۲۷)

محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر

و حیث انہ فضیلہ الشیخ منظور احمد جنیوتی الباکستانی طلب منی المشار کہ فی الكتابہ فی هذا الموضوع فقد اجبتہ بما اعتقدہ علی سبیل الارشاد

چونکہ پاکستان کے مشہور عالم حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں بھی اس فتویٰ کی تحریر میں شرکت کروں لہذا میں نے اپنے عقیدہ کے مطابق خیر خواہی کے لئے جواب دے دیا ہے۔

نسأله سبحانه ان يعز الاسلام والمسلمين وان لا يضيغ قلوبنا بعد اذ هداانا-

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمائے اور ہدایت دینے کے

بعد ہمارے دلوں کو پھر گمراہ نہ کر دے۔ (آمین)  
 وصلى الله وسلم على محمد وآله وصحبه اجمعين والحمد لله رب  
 العالمين۔

تحریر کنندہ  
 محمد بن عبد اللہ السیل  
 امام الحرم المکی الشریف و رئیس المدر سین  
 والمراکین بالمسجد الحرام  
 ۲۲ / ۱۰ / ۱۴۳۹ھ

مذکورہ بالا فتویٰ کی تصدیق سعودی عرب کے مندرجہ ذیل حضرات نے بھی فرمائی۔

- (۴) محمد ناصر الدین الالبانی
- (۵) محفل عمر محمد خلائی  
 مدیر دار الحدیث، مدینہ منورہ
- (۶) محمد الدین احمد  
 شیخ التفسیر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
- (۷) عبد القادر بن شیبہ الحمد  
 فاضل ازہر یونیورسٹی مصر  
 استاذ اسلامی یونیورسٹی، مدینہ منورہ
- (۸) محمد ناظم الندوی  
 استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

۱۶۔ قضاء کالج دمشق و مجلس علماء و دمشق کے رکن فضیلتہ

الشیخ جناب محمد بدر الدین فلا تینی کا

فتویٰ

الحمد لله والصلوة والسلام عنی  
سیدنا محمد رسول الله صلی الله  
علیه و آله واصحابہ  
اجمعین ومن تبعهم باحسان الی یوم  
الدین

و بعد فانی قد اطلعت علی فتویٰ  
الشیخ عبدالعزیز بن باز فوجدتها  
قد قدرت الحق الصراح والذی  
ندین به ونقرره فعلى المسلمین ان  
لا یفتروا بما یفتربه اتباع الدجال  
القادیانی الذی حذر النبی صلی الله  
علیه وسلم منه ومن امثاله الذین  
یخرجون فی آخر الزمان ویدعون  
النبوة وهم کذابون دجالون۔

حم و ثنا کے بعد! میں نے فضیلتہ الشیخ  
عبدالعزیز بن باز کے مفصل فتویٰ کا مطالعہ  
کیا، تو میں نے یہ ایسا فتویٰ پایا جس نے  
خالص حق کو ثابت کر دیا ہے اور یہ وہی  
عقیدہ ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور  
اسی کا اقرار بھی کرتے ہیں، اور مسلمانوں پر  
لازم ہے کہ جس طرح قادیانی دجال کے  
پیروکاروں نے بہتان باندھنے کا سلسلہ  
شروع کر رکھا ہے اس طرح کی بہتان بازی  
نہ کریں، اس طرح کے دجالوں سے بچ کر  
رہنے کا حکم حضور ﷺ نے فرمایا ہے جو  
دجال آخری زمانہ میں نکلیں گے اور نبوت

(۹) ابو بکر بسکیتی

مدینہ منورہ

(۱۰) یوسف محمد سلفی

استاذ دار الحدیث، مسجد نبوی مدینہ منورہ

(۱۱) محمد بدر عالم میرٹھی

مہاجر مدنی، مدینہ منورہ

(۱۲) عبدالکریم حمود

پروفیسر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

(۱۳) عبدالغفور العباس

مہاجر مدنی، مدینہ منورہ

(۱۴) محمد شریف

استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

واستاز مسجد نبوی شریف

جواب درست ہے

(۱۵) حبیب اللہ

(برائے) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی

کا دعویٰ کریں گے حالانکہ وہ کذاب اور  
بڑے جھوٹے ہونگے۔

و عقیدۃ المسلم الصحیحہ ان سیدنا عیسیٰ علیہ و علی نبینا افضل الصلوٰۃ والسلام لا یزال فی السماء مرفوعاً مکرمات لما ینزل بعد۔ فهذا الذی اقدره و ندین۔ بم واللہ یهدی الی سواء السبیل

اور مسلمان کا اس بارے میں صحیح عقیدہ یہی ہونا چاہیے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ و علی نبینا افضل الصلوٰۃ والسلام انسان ہے زندہ اٹھائے گئے ہیں اور عزت کے ساتھ آپ وہیں موجود ہیں۔ ابھی تک آپ دوبارہ نازل نہیں ہوئے ہیں اسی عقیدہ کا ہم اقرار کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لائے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھا راستہ دکھائے دے گا۔

خادم العلم الشریف

محمد بدر الدین الفلاہینی استاذ قضاء مشق کالج و رکن مجلس

علماء و مشق

۸ / شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ - الموافق ۲۰ تشرين الثاني

۱۹۶۹م

۷۔ فقیر الشیخ عبدالرحمن بن ابی شعیب البرکاتی مراکشی کا

## فتویٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله لقد اطلعت على ما كتبه علماء الاسلام من الرد على الطريفة القاديانية واني لاء ايد جميع ما كتبه العلماء في رد هذه الدعوة المناقضة للكتاب والسنة وكل من كذب بنزول المسيح في آخر الزمان وانه سيحكم بشريعة محمد صلى الله عليه وسلم وكذب في انه ماقتل ولا صلب ولكن رفعه الله اليه فهو مرتد عن الاسلام

الحمد لله کہ قادیانی مذہب کے متعلق جو کچھ علماء اسلام نے لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اور میں علماء کرام کی ان تمام عبارات کی تائید کرتا ہوں جو انہوں نے مرزا قادیانی کی قرآن و سنت سے متصادم دعوت کے رو میں لکھی ہیں اور جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانہ میں نزول اور شریعت محمدی کے مطابق آپ کے فیصلے کرنے کا انکار کرے یا قرآن کریم کی اس آیت پر یقین نہ رکھے جس میں فرمایا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے ہیں نہ سولی پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ نے اپنی طرف انہیں بلا لیا ہے تو وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہو گیا۔

کتبہ

عبدالرحمن بن ابی شیبہ سلم اللہ

۱۲ / ذی القعدہ ۱۳۸۷ھ / ۱۳ / فروری سنہ ۱۹۶۸م



۱۸- فضیلہ الشیخ مصطفیٰ کمال التازری

رکیم الشوون الدینیہ تیونس کا

## فتویٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انی احمد اللہ علیٰ ہذا الجہود الموفقہ التي يقوم بها نخبة من ابناء باكستان لانكار المزاعم الباطلة والا كاذيب التي تقوم بها وتروجها الفرقه القاديانيه بهذه البلاد وبقتہ بلدان العالم الاسلامی اعانهم اللہ علی الاسلام۔

پاکستان کے جید علماء نے قادیانی فرقہ کے کفریہ عقائد کی تردید کیلئے جو کامیاب کوششیں کی ہیں میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں یہ فرقہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں اپنے غلط خیالات اور جھوٹے دعوے پھیلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کی اسلام کی حفاظت کے لئے کی جانے والی کوششوں میں مدد فرمادیں۔

مصطفیٰ کمال التازری  
تیونس

## ۱۹۔ فضیلہ الشیخ یوسف السید ہاشم الرفاعی وزیر دولتہ الکویت کا

### فتویٰ

الجواب هو ما قاله فضيلته الشيخ جو فتویٰ فضیلہ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبداللہ بن باز باز اور ان کے رفقاء مخلص علماء نے دیا ہے  
واخرائه علماء الملہ المخلصون وی صحیح ہے۔

یوسف السید ہاشم الرفاعی  
وزیر دولتہ الکویت

## ۲۰۔ فضیلہ الشیخ حسنین محمد مخلوف مفتی اعظم مصر و ممبر مجلس تاسیسی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کا

### فتویٰ

فضیلہ الشیخ حسنین محمد مخلوف از ہر یونیورسٹی سے فراغت کے بعد اپنے ملک کے  
مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے، جلالت شان کی بناء پر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس  
تاسیسی کے رکن منتخب کئے گئے، آپ مکہ مکرمہ کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھے کہ اس  
دوران مولف کتاب ”فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام“ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے موصوف  
سے مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر کرایا۔ جناب مخلوف نے فتویٰ تحریر کرنے سے پہلے خود اپنا مختصر  
تعارف بھی کرا دیا جو کہ الحمد للہ ان کی تاریخ کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ ذیل میں موصوف کا  
تعارف اور فتویٰ کی عبارت نقل کی جاتی ہے۔ (۲۷)

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة  
والسلام على اشرف الانبياء و  
المرسلين وعلى آله وصحبه  
اجمعين وبعد

مختصر ترجمہ فضیلہ الشیخ  
حسنین محمد مخلوف صاحب

الفتاویٰ الشرعیہ والفتویٰ بکفر  
القادیانیہ مولدہ و حیاتہ العلمیہ

هو الشيخ حسنين محمد حسنين  
مخلوف الحنفى الازهرى المولود  
فى يوم السبت ٦ مايو ١٨٨٠م بالقاهرة  
و والده شيخ من شيوخ الازهر  
فضيله الشيخ محمد حسنين  
مخلوف العدوى المالكى  
الازهرى- تلقى المترجم علومه  
بالازهرى الشريف بعد ان حفظ به  
القرآن الكريم وجوده فى الحادي  
عشر من عمره ونال شهادة العالمية  
الازهرية بشقوق فى ١٩١٦م وعين قاضيا  
بالمحاكم الشرعية فى عام ١٩١٦م

آپ کا نام حسنین بن محمد حسنین مخلوف ہے  
آپ حنفی المسلک اور ازہر کے رہنے والے  
ہیں آپ ۶ / ۵ مئی ۱۸۸۰ء کو قاہرہ میں پیدا  
ہوئے۔ آپ کے والد محمد حسنین مخلوف  
ازہر کے شیوخ میں سے تھے اور فقہ مالکی  
کے پیروکار عدوی قبیلہ سے تعلق رکھتے  
تھے۔ جناب حسنین مخلوف نے ازہر میں  
گیارہ سال کی عمر میں قرآن مجید با تجوید حفظ  
کرنے کے بعد تمام علوم وہیں حاصل کئے  
اور جامعہ ازہر کی شہادۃ العالمیہ ۱۹۱۴م میں  
اعلیٰ نمبروں کے ساتھ حاصل کی۔ اور ۱۹۱۶م  
میں شرعی عدالت کے جج مقرر ہوئے۔

وما زال برقی حتی عین رئیس  
لحکمہ الاسکندریہ الشرعیہ فی  
عم ۱۹۳۱م' ثم رئیساً للتفتیش الشرعی  
فی عام ۱۹۳۲م ثم عین نائباً للحکمتہ  
العلیاء الشرعیۃ فی عام ۱۹۳۳م' ثم  
مفتیاً للدیار المصریہ فی عام ۱۹۳۵م  
وعین عضواً فی جماعتہ کباد  
العلماء عام ۱۹۳۷م' وانتهت مرة خدمتہ  
ببلوعمہ السنین سنتہ فی ۵ مایو سنتہ  
۱۹۵۰م ثم اعيد للافتاء بعد سنہ ونصف  
لمدة سنتین ثم

پھر آپ کی برابر ترقی ہوتی رہی یہاں تک  
۱۹۳۱م میں آپ اسکندریہ کی شرعی عدالت  
کے چیف جسٹس مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۳۲ء  
میں محکمہ سی آئی ڈی شرعی کے ڈائریکٹر  
مقرر ہوئے اس کے بعد پھر آپ ۱۹۳۳ء  
میں سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف  
جسٹس مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۳۵ء میں آپ  
مصر کے مفتی اعظم منتخب ہو گئے۔ پھر  
۱۹۳۸م میں مجلس شیوخ کے ممبر مقرر  
ہوئے اور آپ کی مدت ملازمت ۶۰ سال  
کی عمر میں ۵ مئی ۱۹۵۰ء کو ختم ہو گئی۔

بانہا تھا ترک وظیفہ الافتاء  
واشتغل بالتدریس والتالیف  
ولازال كذلك للان' وکان تعینہ  
بالافتاء فی المرة الاولى والثانیہ  
فی عهد الملک فاروق

پھر ڈیڑھ سال بعد دوبارہ دو سال کے لئے  
دارالافتاء کا محکمہ آپ کے سپرد کر دیا گیا، دو  
سال گزرنے پر آپ نے افتاء کی ملازمت  
چھوڑ دی اور درس و تدریس اور کتب کی  
تالیف میں مشغول ہو گئے، یہ سلسلہ برابر  
اب تک جاری ہے افتاء کے شعبہ میں  
آپ کی تقرری دونوں مرتبہ صدر فاروق  
کے زمانہ میں ہوئی۔

قلوبانی گروہ:

فضیلۃ الشیخ مخلوف مفتی اعظم جمہوریہ مصر  
اور جامعہ ازہر کی مجلس شیوخ کے ممبر رابطہ  
عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیس کے

و آیتہ افی طائفۃ القادیانیہ

کتب سماحہ الاستاذ الشیخ  
حسنین مخلوف مفتی دیار  
المصریہ السابق وعضو جماعہ

و عضو جماعته كبار العلماء  
بالازهر الشريف و عضو المجلس  
التاسيسي لرابطة العالم الاسلامي  
بمكة المكرمة و عضو مجمع  
البحوث الاسلاميه بالا زهر  
الشريف في فتاويه

فتویٰ کی اصل عبارت یہ ہے:-

الطائفه القاديانيه من الفرق  
الزائعه المنشقه عن الاسلام اسمها  
الميرزا غلام احمد في القرن  
التاسع عشر في الهند و قد ذكر  
المترجم تاريخه و مما قاله انه قد ا  
صيب في شبابه بمرض هستيريا و  
نوبات عصبيه عنيفه و كان يتداوى  
من هذا المرض ببعض المشروبات  
المسكره و قد زعم في كتابه  
براهين احمدية انه مكلف من الله  
تعالى باصلاح الخلق على نهج  
المسيح عيسى ابن مريم عليه  
السلام (۲۸) و ان له الهامات و  
مكاشفات وان من يحضر الى قاديان  
يدى الايات السماويه والخورق  
قادياني فتوہ گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ  
ہے جو اسلام سے نکلا ہوا ہے۔ اس کی بنیاد  
مرزا غلام احمد قادیانی نے انیسویں صدی  
عیسوی میں ہندوستان میں رکھی تھی۔ مرزا  
قادیانی کے حالات لکھنے والے نے اس کی  
تاریخ بیان کی ہے اس تفصیل میں یہ بھی  
درج ہے کہ مرزا قادیانی جوانی میں مسیحا  
اور تخت اعصابی درووں کا شکار ہو گیا تھا اور  
اس مرض کے علاج کے لئے بعض نشہ آور  
سیرپ استعمال کرتا تھا اس نے اپنی کتاب  
براہین احمدیہ میں دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا  
تعالیٰ کی طرف سے عیسیٰ بن مریم علیہ  
السلام کے طریقہ کے مطابق مخلوق کی  
اصلاح پر مامور ہے اور یہ دعویٰ بھی کیا ہے  
کہ اس کو بہت سے الہامات اور مکاشفات  
ہوئے ہیں اور جو آدمی قادیان شہر میں حاضر

ہوگا وہ بہت سی آسمانی نشانیاں اور خارق  
عادت چیزیں پائے گا۔

بلکہ ہندوستان کی اسلامی تنظیموں کو دعوت  
دی کہ وہ استعمار کے فضل و کماں کا اعلان  
کریں۔

اور یہ کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام  
ہے اور انگریز سرکار انسانیت کے لئے اللہ  
کی رحمت ہے۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ میں نے انگریز کی  
تقریف میں پچاس ہزار کتابیں اور رسالے  
تحریر کئے ہیں اور انگریز مسلمانوں پر احسان  
بن کر اترے ہیں اور انکی اطاعت گزاری  
واجب ہے، بلکہ یہ اقرار کیا کہ وہ انگریزوں  
کا نوکر ہے۔

اور ان سے درخواست کی کہ ہندوستان میں  
اسکے خاندان کیساتھ نرمی اور مہربانی والا  
معاملہ کیا جائے کیونکہ وہ انکا خود کاشت پودا  
ہے۔ اسی طرح اور کینگی کی عبارتیں  
موجود ہیں، پھر وہ اپنے دعویٰ میں ترقی کرتا  
گیا یہاں تک کہ اس نے دعویٰ کیا کہ مجھ  
میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی  
روح حلول کر گئی ہے اور جو وہ گفتگو کرتا  
ہے وہ اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن کریم

و دعا الجمعيات الاسلاميه بالهند  
الى المتاداة بفضل الانجليز

وان الجهاد ضدھم حرام وانھم نعمہ  
عظیمہ علی البشر من اللہ۔

وقال انه نشر خمسين الف كتاب و  
رساله فى اعلان فضھم وانھم منہ  
على المسلمین وانہ يجب طاعتھم  
بل صرح بانہ من خدا مھم

(۲۹) و طلب منهم ان يعاملوا اسرته  
بالهند بالعطف والرعاية ماداموا من  
غرس الانجليز (۳۰) الى آخر هذه  
العبادات الدنيئة و تدرج فى  
الدعوى الى ان زعم ان روح المسيح  
عليه السلام قد حلت فيه وان ما  
يتحدث به هو كلام الله كالقرآن  
الكریم والتوراة (۳۱)

اور توراۃ ہے‘

وان دمشق التي ينزل فيها المسيح  
عيسى عليه السلام في آخر الزمان  
هي في القاديان الممكنة عنها  
بالمسجد الأقصى (۳۲)

اور یہ کہ وہ دمشق جس میں مسیح موعود  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل  
ہوئے وہ قادیان ہے جسے قادیانیوں کے ہاں  
مسجد اقصیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

وهي الثالثة بعد مكة والمدینہ (۳۳)  
ويسمىها (الرَبْوَة) (۳۴) وان الحج البها  
فريضة

اور مکہ مدینہ کے بعد اس کا تیسرا مرتبہ ہے  
اس بستی کا نام ربوہ رکھا اور کہا کہ اس کا حج  
کرنا فرض کا درجہ رکھتا ہے۔

وانه مما قد اوحى الله اليه بما يربو  
على عشرة الاف آية وان من يكذب  
كافر وقد شهد له القرآن بالنبوة  
(۳۵) وكذلك الرسول صلى الله  
عليه وسلم وقد صرح بموت  
المسيح عيسى عليه السلام ودمنه  
في كشمير وعين قبره فيها تلك  
هي عقيدة و عقيدة اتباعه الضالين  
المنحرفين

اور یہ دعویٰ کیا کہ اللہ نے اسکی طرف وحی  
کی ہے جو دس ہزار آیتوں سے بھی بڑھ  
جاتی ہے اور یہ کہ جو کوئی اسکی تکذیب  
کرے وہ کافر ہے اور قرآن نے اسکی نبوت  
کی گواہی دی ہے ایسے ہی حضور ﷺ  
نے بھی تصدیق کی ہے‘ اور حضرت مسیح  
عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت اور کشمیر  
میں آپ کے دفن ہونے کا بڑے زوردار  
الفاظ میں اظہار کیا ہے اور کشمیر میں آپ  
کی قبر کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ یہ ہے  
مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے گمراہ  
مرتدین پیروکاروں کا عقیدہ۔

ويقولون ان من لا يدخل في بيعته  
فهو كافر (۳۶) وكذلك امتنع ظفر  
الله خان القادياني وزير الخارجية

اور کہتے ہیں جو مرزا قادیانی کی بیعت میں  
شامل نہیں ہوا وہ کافر ہے۔ ایسے ہی پاکستان  
کے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے



جو کہ مرزا قادیانی کا پیروکار تھا اس نے بانی پاکستان مسٹر محمد علی ”جناح کی میت پر جنازہ نہیں پڑھا تھا اسلئے کہ وہ قادیانی فرقہ کی تکفیر کرتا تھا“ مرزا قادیانی نے انہی کفریہ اور گمراہ کن نظریات پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ نے اسکو اپنے ان الفاظ میں وحی کی ہے۔

اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ اللہ تیری تعریف عرش سے کرتے ہیں اور تیری طرف چل کر آتے ہیں۔ اسی طرح اسکے کھلے جھوٹ اور غلیظ ترین گمراہ توہمات ہیں اور شاعر مشرق فلاسفر علامہ محمد اقبالؒ نے مرزا کو خوب رسوا کیا اور ہندوستان کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو کی بھی خوب تردید کی ہے جو کہ قادیانی گروہ کیساتھ اپنے ملک اور پاکستان میں بڑی دلچسپی لیتا تھا اس وجہ سے کہ یہ لوگ اسلام اور حضور ﷺ کی نبوت کیساتھ نکر لیتے تھے اور انکے مقابلے پر اترے ہوئے تھے۔

من اتباعہ عن الصلاة علی عثمان  
محمد علی جناح موسس پاکستان  
لکفرہ بالقادیانیہ و لم یکفہ ذلک  
الکفر والضلال بل زعم انه مقدم  
علی سائر الانبیاء وان الله اوحی  
الیہ بقہ لہ:

یا قمر! یا شمس انت منی و انا منک  
(۳۷)

انت منی و انا منک ظہور کے ظہوری  
(۳۸) بحمد اللہ من عرشہ و بمشی  
الیک (۳۹) الی تم خرا کا ذبیہ  
الصارخہ و ضلالتہ الفاحشہ و قد  
فضحہ شاعر الہند العظیم علامہ  
الدکتور محمد اقبالؒ ورد علی  
جواہر لال نہرو رئیس وزراء الہند  
الذی دکان یعطف عنی القادیانیہ  
فی بلاوہ و فی پاکستان لغلوہم فی  
مناہضہ الاسلام والنبوۃ المحدثہ و  
محاربہا۔

و كذلك صديقنا العلامة السيد ابو الحسن علي الندوي والعلامة السيد ابو الاعلى المودودي والاستاذ الاكبر الشيخ الخضر شيخ الازهر في ثلاث رسائل صدر ناها برساله هامه في تاريخ و تعاليم هذا المارق يمن الاسلام هو و كل من ينعمه في مزاعمه و ضلالاته و قد اطلعنا على كتابه التبليغ و مافيه من كفر و ضلال و كذب على الله والانباء (۳۰)

اسی طرح ہمارے دوست علامہ سید ابو الحسن علی ندوی اور فاضل دوست ذیاب ابو الاعلیٰ مودودی اور امام اکبر شیخ الخضر الازہر نے تین رسائل اس بارے میں تحریر فرمائے ہیں جو ہم نے دائرہ اسلام سے خارج مرزا غلام احمد قادیانی اور اصلی توہمات اور گمراہیوں کی پیروی کرنے والے گروہ کی تاریخ اور تعلیمات پر مبنی کتاب میں درج کر دیئے ہیں۔ میں نے مرزا قادیانی کی کتاب تبلیغ جو کفر و ضلال اور اس کے رسالوں کی تکذیب سے بھری ہوئی ہے کا مطالعہ کیا۔

وقد اطلعنا ايضا على ما في كتابه من تزلف و نفاق للانجليز و حكام الهند آن ذاك الى ابعد حد و لقد عرفنا كل المعرفه احساسه و ردائله في هذا الكتاب و لما هلك الميرزا غلام احمد القادياني في ۲۶ مايو سنة ۱۹۰۸م و خلفه صديقه الحميه في الضلال (حكيم نور الدين) صاحب تصديق برايمين احمد (۳۱)

اور انگریز اور اس زمانہ کے ہندوستان کے حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے جو حیلے اور نفاق کے انتہائی خطرناک راستے اختیار کئے گئے۔ ان کا بھی مطالعہ کیا اس کتاب میں مرزا قادیانی کی کیننگی اور رذیل خصالتیں خوب کھل کر سامنے آئیں پھر جب آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرگیا تو گمراہی میں شریک اس کا دوست کتاب تصدیق براہین احمد کا مصنف حکیم نور الدین، مرزا قادیانی کے دعویٰ اور بہتان تراشیوں میں اس کا خلیفہ بن گیا۔

پھر وہ ۱۳/ مارچ ۱۹۱۳ء میں مر گیا موت سے پہلے اس نے قادیانیت کے شجرہ خبیثہ کی بنیاد رکھنے والے مرزا قادیانی کے پہلو ٹھے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کو خلیفہ چنا۔ قادیانی فرقے کی ایک شاخ لاہوری کہلواتی ہے اسکا خود ساختہ سربراہ محمد علی ہوا جس نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے اور اسکی متعدد تصانیف بھی ہیں۔ یہ مرزا غلام احمد کو صرف مسیح موعود کا لقب دیتا ہے۔ اس نے قرآن کے ترجمہ میں بہت سی لحدانہ رائیں قائم کی ہیں بلکہ یہ غلط اور گمراہ کن ترجمہ ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ (۱) کیونکہ یہ تو تحریف، کذب بیانی اور گمراہی کا مجموعہ ہے اور دین سے منحرف اسلام دشمن لوگوں نے ایسے ہی متشرقین اور مذہب پر حملہ آور ہونیوالے جھوٹے عیسائی مبشرین نے اس پر بھرپور اعتماد کیا ہے، ان مشترکہ خلاف اسلام کوششوں سے قادیانی گروہ اور اسکے گمراہ سردار کا کفر بالکل آشکارہ ہو گیا۔

مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق رائے اور اس کے کفر کے متعلق صحیح اسلامی فتویٰ۔ (۳۲)

(۳۱) فی دعاویہ و مفتریاتہ ثم توفی فی ۱۳ مارس سنہ ۱۹۱۳ء واستخلف قبلہ (وتمہ ابشیر الدین محمود) اکبر ابناء موسس الطائفہ الضالہ وللقدیانیہ فرع اللاہوری یتزعّمہ الضال محمد علی صاحب ترجمہ القرآن باللغہ الانجلیزہ و لہ مولفات کثیرہ و هو بلقب غلام احمد بالمسیح الموعود و لہ الحاد فی ترجمہ القرآن و ہی ترجمہ کاذبہ ضالہ 'نحذر المسلمین منها عامہ' فانہا تحریف والحاد و کذب و تضلیل و قد اعتمد علیہا اعداء الاسلام من الطوائف المنشقہ عن الاسلام و من المستشرقین و بعض المبشرین الکاذبین الجانین علی الاسلام و من هذا یعلم کفر الطائفہ القادیانیہ و کفر زعمیہا الضال

رائی القادیانی فی المسیح والفتویٰ الشرعیہ الاسلامیہ بکفر القادیانی

لقد كتبت جريدة مبنی الشرق بمصر منذ سنين مائتات۔  
 لقد استغلت الجماعة الاحمدية بالهند راء بالاحد الشيوخ الازهریین زعم فيه وفاة المسيح عيسى عليه السلام فاذا عت ان علماء الازهر افتوا بالاجماع بموت المسيح عيسى عليه السلام يريدون بذلك تايد الميرزا غلام احمد القادياني بانم هوا لمسيح المنتظر لان المسيح قد مات وحلت روحه في غلام احمد ولما هال الامر علماء الاسلام طلبوا بياناً من مبعوث المؤتمر الاسلامي والازهر هناك فبادر بارساله اليهم وترجموه الى الاردية و نشر في صحف الهند الاسلاميه وهو بالطبع بخالف راي ذلك الشيخ و جماعة المسلمين بالاجماع واحالت الجريدة علينا هذا السؤال فكتبنا الجواب عليه

مصر کے اخبار مبنی الشرق نے کئی سال قبل ایک خبر شائع کی جس کا متن یہ ہے۔  
 احمدی جماعت جامعہ ازہر کے ایک شیخ کی رائے لینے میں کامیاب ہو گئی جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ کیا، پھر یہ مشہور کر دیا کہ علماء ازہر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا متفقہ فتویٰ دیدیا ہے، مقصد اس فتویٰ کے حصول سے مرزا قادیانی کے مسیح منظر ہونے کے دعویٰ کی تائید کرنا تھا۔ اسلئے کہ انکا دعویٰ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور انکی روح مرزا قادیانی میں حلول کر گئی ہے جب اس معاملہ نے علماء اسلام کو اضطراب میں ڈالا تو انہوں نے مؤتمر عالم اسلامی اور وہاں کے ازہر کے مندوب سے وضاحتی بیان طلب کیا انہوں نے جلد ہی اسکا جواب بھیج دیا پنانچہ علماء نے اسکا اردو ترجمہ کرا کے ہندوستان کے اسلامی رسالوں میں چھپوا دیا، یہ بیان بھی اس شیخ کی رائے اور امت کے اجماعی عقیدہ سے مختلف تھا اسلئے اخبار نے یہ سوال ہم سے کر دیا تو ہم نے اسکا جواب اس طرح لکھا۔

جو حرف بحرف نقل کیا جاتا ہے۔ ہمارے فتاویٰ کی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۰ اور بعد کے صفحات کا مطالعہ کیجئے۔

ولائل عقلی نور لعلی اس پر متفق ہیں اور کتب سماویہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں ہے سارا کمال اور قدرت کاملہ بھی انہیں ہی حاصل ہے۔ اور ہر چیز پر علم محیط اور اس کی تخلیق کی حکمت بالغہ اسے پیدا کرنے سے سرے سے ایجاد کرنے سے اپنی مقررہ مدت تک باقی رکھنے اور وقت ختم ہونے پر اس کو فنا کرنے کی ٹھوس تدبیر کے مالک ہیں۔ ”اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں سب اسی کے تابعدار ہیں۔“

”نیا پیدا کرنے والا ہے آسمان اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو تو یہی فرماتا ہے اس کو ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے“ اللہ نے پہلی مرتبہ مخلوق کو بغیر مادہ کے پیدا فرمایا اور یہی اللہ کی پہلی مخلوق ہے جسے اس نے ایجاد کیا اور بنی نوع انسان کو ایسی صورت میں پیدا کیا کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں تھی اور یہ عجوبہ آدم علیہ السلام کو مٹی کے اجزاء سے پیدا کرنے سے ہوا تو آدم علیہ

بما یتانی بالحرف (راجع فی فتاوانا ج: ۱ ص: ۹۰) و ما بعدھا

ان مما تظاهرت علیہ اولہ العقل والنقل واجمعت علیہ الرسالات السماویہ ان اللہ تعالیٰ واحد لا شریک لہ لہ الکمال والقدرۃ الشاملہ والعلم المحیط والحکمہ البالغہ والتدبیر المحکم لكل شئی خلقاً وایجاداً وبقاءً وافناءً ”لہ ما فی السموات والارض کل لہ قانتون بدیع السموات والارض“

واذا قضی امرنا فانما یقول لہ کن فیکون ابتداء خلقہ الاول من غیر مادۃ وہی منہ خلقہ الذی ابتداء وابتداء النوع الانسانی علی غیر مثال سبق بخلق آدم من المادۃ الطینیہ ثم خلق زوجته منہ فکان خلق آدم من غیر ابوی

السلام کی تخلیق بغیر ماں باپ کے ہوئی۔ پھر ان کی زوجہ حوا کو ان سے پیدا کیا۔

انسانی وجود کی لوح میں پہلی سطریہ درج ہے کہ انسان کو خالق اعظم کی کمال قدرت اور عجائبات تخلیق سے گویائی ملی، اور دوسری سطر میں درج ہے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کو بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو اپنی کمال قدرت سے پیدا فرمایا اور کلمہ کن سے انہیں کر دکھایا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی دسترس سے تو کوئی چیز باہر نہیں ہے اور عالم ارواح کو اچھوتے انداز میں وجود بخشا اور روحوں کو پیدا فرمایا اور انہیں جسموں میں پھونک دیا اور روح تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اسکو ایجاد کرنے، پھر دوبارہ اسے وجود دینے اور اس میں انقلاب پیدا کرنے اور جاری رکھنے کا سارا اختیار اللہ نے اپنے لئے خاص فرما رکھا ہے، خدا کی ذات اور صفات کا سخت ترین منکر بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ روح کے پیدا کرنے اور اسکے جسموں میں پھیلانے اور پھر اس پر زندگی کے آثار مرتب کرنے کا اختیار کسی انسان کیلئے ثابت کر سکے۔

اول سطر فی لوح الوجود الانسانی  
ناطق بکمال قدرۃ الخالق الاعظم  
وبدائع صنعہ وکان فی السطر  
الثانی خلق عیسیٰ ابن مریم من غیر  
اب۔ خلقہما اللہ تعالیٰ بید قدرتہ و  
اوجدہما بکلمہ ولاتبعظم شئی  
علی قدرتہ

و ابدع علی غیر مثال عالم الروح  
فخلق الارواح و نفخھا فی الاجسام  
وہی من امرہ تعالیٰ استاثر  
بایجادھا وبعثھا و تصرفھا ولم  
یستطع اشد الناس جحودا للا  
لہیات ان ینسب لانسان خلق روح و  
بعثھا فی جسد و ترتب اثر الحیاۃ  
علیھا



وانما ذلک للہ وحده وقد خلق اللہ  
 لكل جسد روحاً يتصل به عند  
 تكوينه وینفصل عنه عند موته اذا  
 انقضى اجده المقدر له و تبقى بعد  
 انفصاله طليقة فی عالمها الروحی  
 تسبح حیث یشاء اللہ حتی یامرہا  
 اللہ یوم البعث والنشور! یوم یبعث  
 من فی القبور بالعودة الی جسدہا  
 الذی انشاء اللہ للنشأة الاخری و  
 مما لاخفاء فیہ ان الانبیاء احياء فی  
 قیودہم حیة برزخیہ خاصہ اقوی  
 من حیة الشهداء وان ذلک لاینافی  
 وجود ارواحہم فی السماء اذان  
 الارواح فی عالمہا لا تحدها الابعاد  
 ولا تقیدہا القيود و قد لقی  
 المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم  
 ارواح الانبیاء فی بیت المقدس  
 لیلة الاسراء

بلکہ اس کا تو سارا کا سارا اختیار صرف اللہ  
 تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے  
 ہر جسم کیلئے ایک روح پیدا فرمائی ہے جو  
 جسم کے ساتھ اسکی پیدائش کے وقت سے  
 لگ جاتی ہے اور پھر جب اسکی مقرر شدہ  
 زندگی ختم ہو جاتی ہے تو موت کے وقت وہ  
 اس سے جدا ہو کر عالم ارواح میں آزاد ہو  
 جاتی ہے اور اللہ کی مرضی کے مطابق جہاں  
 چاہے وہ گھومتی رہتی ہے یہاں تک کہ  
 حساب و کتاب کا دن آجائے گا جبکہ تمام  
 مرے ہوئے انسان اپنی قبروں سے اٹھائے  
 جائیں گے تو جن جسموں کو اللہ نے دوبارہ  
 زندہ کرنے کیلئے پیدا فرمایا ہے روح کو انکی  
 طرف لوٹ جانے کا حکم ہو جائے گا۔ اور  
 اس حقیقت میں تو شک کی کوئی گنجائش  
 نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی قبروں میں  
 خاص قسم کی برزخی زندگی حاصل ہے جو کہ  
 شداء کی برزخی زندگی سے بھی زیادہ طاقت  
 والی ہے اور یہ اعتقاد رکھنا روحوں کے  
 آسمانوں میں موجود ہونے کے بالکل منافی  
 نہیں ہے اسلئے کہ عالم ارواح میں روحوں  
 کو نہ تو کسی دوری سے محدود کیا جاسکتا ہے  
 نہ ہی کوئی قید انہیں کسی جگہ بند کر سکتی



ہے یہ امر تو بالکل مسلم ہے کہ حضور ﷺ نے اسراء کی رات بیت المقدس میں انبیاء کی روحوں سے ملاقات کی ہے۔

اور آپ نے سارے انبیاء کا امام بن کر بیت المقدس میں نماز پڑھائی پھر شب معراج میں ہی جب بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ السلام سے وہاں آپ کی ملاقات ہوئی اور نماز کی فرضیت کے متعلق گفتگو بھی ہوئی جس کا ذکر صحیح روایت میں موجود ہے۔ ایسے ہی اور انبیاء علیہم السلام سے بھی ملاقاتیں ہوئیں اور روایات حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر سلام بھیجتا ہے تو آپ ﷺ اسے جواب دیتے ہیں اور امت کے اعمال آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

باقی انبیاء علیہم السلام کی روحوں تو کجا کوئی روح بھی ایک جسم سے منتقل ہو کر دوسرے کے جسم میں نہیں جاتی کہ اس میں حلول کر جائے۔ اور اس میں اپنا تصرف کرنے لگے جیسا کہ روحوں کے تناسخ کے قائل لوگوں کا نظریہ ہے۔ یہ لوگ اسلام بلکہ تمام مذاہب سلویہ سے ہٹ کر بت

وصلی بالانبياء امامافيه' ولقى موسى عليه السلام فى السماء ليلة المعراج بعد الصعود من بيت المقدس و تقاولا بما جاء فى الحديث الصحيح بشأن فريضة الصلاة كما لقي غيره من الانبياء' و ثبت ان المصطفى صلى الله عليه وسلم يرد السلام من يسلم عليه (۴۳) وانه تعرض عليه اعمال امته

ولا يمكن ان تنتقل اى روح فضلا عن ارواح الانبياء الى جسم آخر تحل فيه و تصرف كما يزعم القائلون بتناسخ الارواح وهم اضل الخلق عن الاسلام وغيره من الديانات السماوية وما رقون عن الشرائع'

دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ اسلام چھوڑ تمام مذاہب سے خارج ہو چکے ہیں۔ تو مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح اس میں حلوں کر گئی ہے بالکل باطل کذب بیانی اور واضح کفر ہے۔

باقی مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں کے ہاں تو بالکل اجماع ہے اور قرآن کریم کی آیات اس پر شاہد ہیں کہ آپ مومن تو قتل کیا گیا نہ ہی سولی پر چڑھایا گیا بلکہ انہیں اپنے جسم اور روح دونوں کے ساتھ موت سے پہلے آسمان کی طرف اٹھایا گیا ہے اور آپ زندہ ہیں زندہ رہیں گے یہاں تک کہ آخر زمانہ میں ان کیلئے اللہ نے جو ان مقدر فرمایا ہے وہ ہو جائیگا اور اللہ نے بنی اسرائیل کے شر کو آپ سے روکے رکھا بہک وہ آپ کے قتل کا پروگرام بنا چکے تھے اور بنی اسرائیل کی تو یہ پرانی عادت تھی کہ وہ انبیاء کو قتل کر دیتے تھے اللہ نے انکی اس عادت قبیحہ کے متعلق خبر بھی دی ہے تو جس منافق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مغبری کی تھی اللہ نے آپکی شبیہ اس پر ڈال دی تھی اسکی سزا قتل

فَقُولِ الْقَادِيَانِي اِنْ رُوحَ الْمَسِيحِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَلَّتْ فِيهِ بَاطِلٌ وَ زُورٌ فِي الْقَوْلِ وَ كُفْرٌ صَرِيحٌ

اما المسيح عيسى عليه السلام فالجميع عليه عند المسلمين في شأنه ما دل عليه القرآن الكريم انه لم يقتل و لم يصلب و انه دفع الى السماء بجسمه و روحه دون موت و انه لا يزال حيا في السماء حتى ياذن الله سبحانه و تعالى مما ياذن به و ان اخر الزمان و ان الله كف عنهم بنى اسرائيل حين دبروا قتله و من عادتهم قتل انبيائهم كما اخبر الله عنهم بذلك فالقى شبهه على ذلك المنافق الذي دلهم عليه فكان جزاؤه القتل و جزاء عيسى عليه السلام الاكرام بالرفع الى السماء

تھی وہ تو سولی چڑھ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پورا پورا احترام و اکرام کیا گیا اس طرح کہ آپ کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:- ”اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا و لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔“

”اسکو قتل نہیں کیا بیشک“ بلکہ اسکو اٹھایا اللہ نے اپنی طرف“

”میں نے لوٹا تمھکو (یعنی پورا پورا لے لوٹا اور اپنی طرف لوٹا آپکو جسم اور روح دونوں کیساتھ اور اٹھا لوٹا اپنی طرف اور پاک کر دوں گا تمھکو کافروں سے۔“

اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا ایسے ہی ممکن ہے جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات جسم اور روح دونوں کے ساتھ حالت بیداری میں آسمان پر بلایا گیا تھا نہ کہ نیند میں اور یہ کوئی انسانی چیز نہیں ہے کیونکہ معجزات خارق عادت چیز ہوتے ہیں انکا موازنہ نہ تو مادی پیمانوں سے کیا جاسکتا ہے نہ ہی مادی قوانین سے انہیں پرکھا جاسکتا ہے‘ یہ تو کار ساز جہاں کی اپنی کمال قدرت ہے کہ جسم میں آسمانی سفر کی صلاحیت پیدا کر دے۔

قال اللہ تعالیٰ: وما قتلوه وما صلبوه  
ونکن شبہ لہم (۳۵)

وما قتلوه یقینا بل رفعہ اللہ الیہ  
(۳۶)

انی متوفیک اہی مستوفیک و  
قابضک الی بحسمک و روحک و  
رافعک الی و مطہرک من الذین  
کفروا (۳۷)

و رفع عیسی علیہ السلام الی  
السماء کرفع محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم الی السماء لینہ المعراج  
بروحہ و جسدہ یقظہ لامناما  
ولاغرایہ فی ذلک فانہا معجزات  
خارقہ لاتوزن بموازين العادات  
ولاتقاس بمقاييسها وہی شان  
الخالق جل و علا بقدرتہ الباہرۃ  
علی ان یحدث فی الجسم البشری  
ما بعدہ و یہیئہ لہذہ الرحلہ  
السمایۃ

وَيَحُولُ مَا يُحِيطُ بِهِ إِلَى مَا يَنْصِبُ فِي هَذِهِ الْحَالِ كَمَا حَوْلَ النَّارِ الْمُحَرَّقَةَ بِرَدِّهِ وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَوْلَ جِبْرِيلَ مِنَ الصُّورَةِ الْمُنَكِّمَةِ إِلَى الصُّورَةِ الْبَشَرِيَّةِ فِي لَمْعِ الْبَصَرِ حَتَّى كَانَ يَلْقَى الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فِي صُورَةِ دَحِيَّةِ الْكَلْبِيِّ وَحِينَ التَّقَى بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَيْتِهِ ضَيْفًا مَعَ الْمَلَائِكَةِ فَبِيلَ أَنْزَالِ الْعَذَابِ بِقَوْمِ لُوطَ۔

پھر اللہ تعالیٰ اسکے ارد گرد کے ماحول کو اس ضرورت کے موافق بھی بنا دیتے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کیلئے جلا دینے والی آگ کو ٹھنڈک اور آرام دہ چیز بنا دیا تھا اور جیسے ایک ہی لمحہ میں جبریل علیہ السلام کے ملکی چہرے پر بشری لباس پہنا دیا کرتے ہیں چنانچہ حضورؐ کے پاس پیغام وحی لانے کیلئے آپ حضرت وحید کلبیؑ کی صورت میں تشریف لاتے تھے، ایسے ہی جبریل امین قوم لوط پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لانے سے تھوڑی دیر پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انسانی شکل میں مسمان بن کر آئے تھے۔

وَمَادَامَ ذَلِكَ فِي نِطاقِ الْقَدَرِ الْإِلَهِيِّ وَقَدْ وَقَعَ فَعَلًا وَجَاءَ بِهِ الْمُنْخَبِرُ الصَّادِقُ كَمَا جَاءَ بِسَائِرِ مُعْجَزَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَخَوَارِقِهِمُ الَّتِي لَا تُحِيطُ بِهِ الْعُقُولُ قَائِي غَرَابِهِ فِي ذَلِكَ لَا جَرَمَ أَنْ اسْتَغْرَابَهُ أَوْ اسْتَبَعْدَاهُ أَنْمَا يَنْشَأُ عَنْ دُخُلِ فِي الصَّدُورِ وَشُكِّهِ

اور جب یہ سارے امور قدرت الہیہ کے دائرہ اختیار میں ہیں اور عملی طور پر یہ چیزیں واقع بھی ہو چکی ہیں اور ان کی خبر صادق و امین رسول نے دی ہے جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام سے ایسے معجزات رونما ہوئے ہیں جن کا عقل انسانی احاطہ نہیں کر سکتی تو پھر ان کے ماننے میں کون سی مشکل چیز مانع ہے۔ حقیقت بات یہ ہے کہ ان معجزات کو مشکل تصور کرنا یا انکا بعید از عقل ہونا صرف اس وجہ سے معلوم ہوتا

ہے کہ یا تو دل میں کچھ کبھی ہوتی ہے۔

یا حضور ﷺ کی دی ہوئی خبروں میں شک کرنے سے اور اللہ کی طاقت کو عاجز انسانوں کی طاقت پر قیاس کرنے سے ہوتا ہے، ورنہ جو شخص ہر ممکن چیز پر اللہ کی قدرت کا قائل ہو اور سلسلہ نبوت پر یقین رکھتا ہو اور انبیاء سے معجزات کے صادر ہونے اور فی الحقیقت انکا ممکن ہونا تسلیم کرتا ہو تو وہ مان جائیگا کہ یہ چیزیں اللہ کے سامنے بالکل آسان ہیں اگر یہ خارق عادت ہیں تو صرف انسانی ذہن کیلئے ہیں اور یہ بھی مان جائے گا کہ یہ سب کام پروردگار عالم کے آگے نہایت معمولی ہیں۔

اور اس کا تو قصہ ہی نہ چھیڑیئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عجیب و غریب پیدائش پھر آپ کا جوان ہونا پھر بنی اسرائیل میں پیغام رسالت لے کر پہنچنا پھر ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت پر اتر آنا یہیں پر بس نہیں بلکہ خفیہ طریقہ سے آپ کے قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنانا (مگر خدا کا آپ کو ان تمام تدبیروں کے باوجود محفوظ رکھنا) واقعی عجیب امر ہے یہ تو بنی اسرائیل کا امتحان لینا تھا، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام

فی الاخبار و تحديد القدرة اللہ بقدرۃ البشر العاجزین والا فمن آمن بقدرۃ اللہ عنی کل ممکن و آمن بالرسالات وان للرسول معجزات و ان المعجزات امور ممکنہ فی ذاتہا ہینہ جدا علی خالقہا خارقہ لعادات البشر معجزۃ لهم و حدہم ایقن بان ذلک کل ہین یسیر علی الخالق جل و علا

و غنی عن البیان ان شان عیسی علیہ السلام من مبداء خلقہ الی طور شبابہ الی طور قیامہ بالدعوۃ فی بنی اسرائیل الی طور عداوتہم لہ الی طور تدبیرہم اغتبالہ کان شانا عجیبا و کل ذلک کان ابتلاء لبنی اسرائیل و کان اللافتراء و الکذب علیہ و کسب الیم مالہ یقلہ شان اعجب

پر انہونی بات کہہ دینا اور جھوٹ کا ان کی طرف منسوب کرنا اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔

کیا آپ کی شان عجیب کے لئے وہ کافی نہیں ہے جو خود اللہ نے آپ کی زبانی نقل فرمایا ہے، ترجمہ: وہ بولا میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو اس نے نبی کیا اور بتایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں (یعنی یہ ہونے والی چیزیں اللہ نے اپنے علم میں میرے لئے مقدر کر دی تھیں) اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں رہوں زندہ اور سلوک کرے والا اپنی ماں سے اور تمہیں بتایا مجھ کو زبردست بد بخت اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں (یعنی آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے کے بعد اور شریعت اسلام کے مطابق فیصلہ کرنے صلیب توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کے بعد) اور جس دن اللہ کھڑا ہوں زندہ ہو کر (قیامت کے دن) اللہ کی کرداروں رحمتیں نازل ہوں۔ حضرت عیسیٰ اور ہمارے نبی علیہما الصلوٰۃ والسلام

پر۔

و حسینا ما حکاہ اللہ عنہ و ہو فی المہد قال انی عبد اللہ اتنی الکتب و جعلنی نبیہ و جعلنی مبارکاً این ما کنت ای قدر لی ذلک فی علمہ و اوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا ○ وبرا بو الذنی ولم یجعلنی جباراً شقیہ ○ (۳۸) والسلم علی یوم ولدت و یوم اموت ای بعد النزول من السماء آخر الزمان والحکم بشریعه الاسلام و کسر الصلیب و قتل الخنزیر و یوم ابعث حیا ○ فی الیوم الآخر علیہ و علی نبینا افضل الصلوٰۃ والسلام۔

هذا ما كتبناه اذ ذاك و نشر في  
 الصحف والكتب تكذيبا للقاديانية  
 الضالة المارقة الكافرة و بياننا  
 لخطأ ذلك الشيخ الازهرى الذى  
 ضل السبيل و نشر ما نشره عن جهل  
 او عناد والله ولى الصالحين۔

یہ وہ ساری تفصیل ہے جو ہم نے اس  
 وقت سلسلہ گمراہ مرتد کافر گروہ قادیانی کی  
 تکذیب اور ازہری شیخ کی غلطی کی وضاحت  
 کرنے کے لئے لکھا تھا جو اخباروں اور  
 کتابوں میں شائع بھی ہوا تھا۔ اس گمراہ  
 ازہری شیخ نے جو کچھ اپنی جماعت یا عناد کی  
 وجہ سے لکھا سو لکھا لیکن ہم نے تو حقیقت  
 حال بالکل واضح کر کے لکھ دی ہے۔

### مکتبہ

حسنین محمد مخلوف

سابق مفتی اعظم مصر

و ممبر جماعت کبار علماء

مکہ المکرمہ - مورخہ ۵ / ربیع الاول ۱۴۰۳ھ



۲۱۔ جواب درست ہے  
اسرار بن عبدالمولیٰ تاشقندی

۲۲۔ حضرت مولانا مفتی دین محمد خان  
ڈھاکہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب صحیح بلا ارتباب قال  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عیسیٰ  
لم یمت و انت راجع الیکم قبل یوم  
القیامہ ۱۴۹  
جواب بلاشبہ درست ہے۔ حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ”تحقیق عیسیٰ علیہ  
السلام فوت نہیں ہوئے اور یہ شک  
قیامت سے پہلے تمہاری طرف ہو کر  
آئیں گے۔“

واعلم ان اصحاب عیسیٰ علیہ  
السلام هم تفرقوا ثلاث فرق فقال  
فرقة كان الله تعالى فينا فصعد الى  
السماء و قال فرقة اخرى كان  
فيها ابن الله عز وجل ثم رفع الله  
سيحانه اليه  
جن لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے  
معلق تین گروہ بن گئے ہیں۔ پہلا گروہ تو  
یہ کہتا ہے کہ خدا ہم میں رہتا تھا چروہ  
آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ دوسرے فرقہ  
نے کہا کہ ہم میں اللہ رب العزت نما ہوا  
رہتا تھا پھر اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا  
لیا۔

و قالت فرقة اخرى منهم كان فينا  
عبد الله  
تیسرے گروہ نے کہا کہ ہم میں تو اللہ کا بندہ  
اور رسول رہتا تھا۔

ورسوله ماشاء ثم رفعه اليه وهو لاء  
هم المسلمون فتظاهرت الكافران  
على المسلم فقتلوه فلم يزل  
الاسلام طامسا حتى ان بعث الله  
محمدًا صلى الله عليه وسلم (۱۵)

اور رسول رہتا تھا جتنا اللہ کو منظور تھا رہا  
پھر اللہ نے اپنی طرف اوپر اٹھا لیا یہی  
مسلمان فرقہ ہے پھر پہلے دونوں کافر  
گروہوں نے مسلمان فرقہ پر چڑھائی کر دی  
اور انہیں قتل کر دیا سو اسلام محو رہا یہاں  
تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو  
مبعوث فرمایا۔

فالمسلمون يعتقدون ان عيسى  
عليه السلام هو روح حيا في السماء  
ثم اجمع اليها قبل يوم القيامة هذا  
عقيدة الاسلام المتأخر بها  
المسلمون مؤراول الاسلام هي ان  
تقوم القيامة انما في قواہ تعالیٰ

تو مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ  
السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور  
پھر ہماری طرف قیامت سے پہلے نوٹ کر  
آئیں گے۔ یہی اسلامی عقیدہ ہے جس پر  
مسلمانوں نے اول دن سے آج تک ایمان  
تائیم رکھا ہوا ہے اور قیامت قائم ہونے  
تک یہی عقیدہ رہے گا بعینہ کہ اللہ کا ارشاد  
ہے:

يا عيسى ابني متوفيك ولا تحزن  
الي ۱۶ ابني رافعك الي و متوفيك  
كنا نخرج ابن ابی حاتم عز قندة  
روح المعاني (۱۷)

”اے عیسیٰ میں نے لوٹکا تجھ کو اور اٹھا  
لوں گا اپنی طرف۔“ آیت میں تقدیم تاخیر  
ہے یعنی رافعک الی و متوفیک الی و  
متوفیک کہ تجھ کو اٹھا لوں گا اور لے  
لوں گا، بعینہ کہ ابن ابی حاتم نے فتاویٰ سے  
اقل کیا ہے۔ (بحوالہ روح المعانی)

وما ما جاء فى سورة النساء "وما قتلوه وما صلبوه الى آخر الاية" انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔" (۵۴)

الضمير لعيسى عليه السلام كما هو الظاهر  
تو اس آیت میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوتی ہے جیسا کہ آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے۔

ای ما قتلوه قتلا یقینا بل رفعہ  
سبحانہ الہم یقیناً "ہذا ہورد و انکار لقتلہ و اثبات لرفعہ علیہ السلام۔ ہذا ما ظہر لی  
معنی یہ ہے کہ انہوں نے بالکل قتل نہیں کیا بلکہ اللہ سبحانہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ہے، تو یہ آیت جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل ہو جانے کے قول کی تردید کرتی ہے وہاں ان کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کو بھی ثابت کرتی ہے یہی کچھ مجھے اس بارے میں علم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی دین محمد خان ڈھاکہ مشرقی پاکستان (بگلمہ دیش)

الجواب صحیح (۲۲)  
ولا شک ان نزول عیسیٰ بن مریم حق کائن و ثابت بالکتاب والسنة المتواترة واجماع الامم  
جواب درست ہے  
اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کا نزول بالکل حق ہے اور قرآن مجید احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

عبداللہ تعالیٰ

محمود احمد ظفر سیالکوٹی کان اللہ

(۲۴) سیکرٹری اسلامک سنٹر چٹاگانگ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

ما کتبہ العلماء من اولہ کلمہ حق اول سے علماء نے جو اس سلسلہ میں لکھا  
لاشکے فیہ کما ثبت بالاحادیث ہے وہ بالکل حق ہے اور اس میں کوئی شبہ  
الصحیح فماذا بعد الحق الا الضلال نہیں ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت  
ہے اور حق کے درے تو گمراہی ہی ہے۔

عبدہ محمد اسماعیل عنفا اللہ عنہ  
مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چرچلتائی چاننام  
۲۷ / شوال المکرم ۱۴۸۵ھ

## ۲۵۔ مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) مولانا فیض اللہ صاحب مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاری چنگام کا

### فتویٰ

اقول بتوفیق اللہ تعالیٰ و تائید ان  
المیرزا غلام احمد القادیانی و  
معتقدہ کافرون مرتدون  
خارجون عن الاسلام یقیناً وہم  
منکرون لکثیر من ضروریات الدین  
کمسئلہ ختم النبوة و حیاة عیسیٰ  
بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی  
السماء و نزولہ فی آخر الزمان و  
ظاہران منکر ضروریات الدین ولو  
کان بتاویل کافر مرتد یقیناً فان  
ضروریات الدین لا تقلل التاویل کما  
هو مجمع علیہ عند جمیع اهل  
الحق و ایضاً قد صدرت منه اھانہ  
عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ و  
السلام المفضیہ الی الکفر و الکبر  
منہ انه ادعی النبوة بل ادی انتفوق  
علی سائر الانبیاء الکرام

تحقیق مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے ماننے  
والے سب کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے  
خارج ہیں۔ یہ لوگ بہت سی ضروریات  
دین کے منکر ہیں جیسا کہ عقیدہ ختم نبوت  
حیاة عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام اور آسمان  
کی طرف آپ کے رفع اور پھر آخر زمانہ میں  
آپ کے نزول کا مسئلہ ہے اور یہ تو بالکل ظاہر  
بات ہے کہ ضروریات دین کا منکر پکا کافر  
اور مرتد ہوتا ہے۔ چاہے اسکا انکار کسی  
تاویل کیوجہ سے ہی ہو اسلئے کہ ضروریات  
دین میں تاویل قبول نہیں کی جاسکتی جیسا  
کہ اہل حق کا اس پر اہتمام ہے۔ اور مرزا  
قادیانی سے تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ  
و السلام کی توہین بھی صادر ہوتی ہے جو کہ  
انسان کو کفر تک پہنچانے والی ہے اور اس  
سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس نے نبوت کا  
دعویٰ کیا ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام۔

حتیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ و حتیٰ کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ سے  
السلام کما لا یخفی علی من طالع بھی بلند مرتبہ ہونے کا دعویٰ کیا اور جس  
کتبہ واللہ اعلم فقط نے مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا اس پر  
یہ امر بالکل یقینی نہیں ہے۔

کتبہ فیض اللہ عفا اللہ عنہ  
مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بگلدیش)  
۲۵ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ

۲۶۔ مولانا محمد حامد نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام چٹگرام

کا

فتویٰ

قد تبیین الرشید من الغی من هذه ان تصدیقات سے حق گمراہی سے بالکل  
التصدیقات كالشمس فی کبد کھل کر علیحدہ ہو چکا ہے۔ جیسا کہ آسمان  
السماء فمن شک او تردد فقد ضل کی سینے پر سورج روشن ہوتا ہے پس جس  
دغوی واتبع هوا نے شک یا تردد کیا وہ گمراہ ہو گیا اور راستے  
سے بھٹک گیا اور اس نے اپنی خواہشات  
کی تابعداری کی۔

فقط محمد حامد غفرلہ  
نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام  
آٹھ ہزاری چٹگرام۔ ۲۶ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ

۲۷۔ میں اس فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔

احقر الانام تاج الاسلام  
مہتمم جامعہ اسلامیہ برہن بازیہ بنگلہ دیش  
۲۹ شوال ۱۳۸۵ھ

۲۸۔ مولانا محمد الطاف الرحمن خطیب جامع مسجد تین پل

چٹگام کا

فتویٰ

الحمد لله والصلوة والسلام على حمد وثناء کے بعد! تمام جوابات درست ہیں  
نبیہ الذی لا نبی بعده، اما بعد، فالأولیٰ اور قادیانی فرقہ باطل فرقہ ہے یہ اہل سنت  
جوہر کلہا صحیحہ والفرقہ والجماعت اور دائرہ اسلام سے بھی خارج  
القادیانیہ فرقہ باطلہ خارجہ عن ہے۔  
اہل السنہ والجماعہ وعن دائرة  
الاسلام

حررہ احقر الاناس

محمد الطاف الرحمن عفی عنہ

امام تین پل مسجد، ریاض الدین بازار چٹگام

۲۹۔ الجواب حق والحق احق ان يتبع جواب بالکل درست اور حق ہے اور حق  
وماذا بعد الحق الا الضلال بات اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی  
تاہداری کی جائے اور حق کی بعد نہ پھر



گمراہی ہی ہے۔

محمد عبد المعز

دارالافتاء جامعہ فرقانیہ لال باغ، ڈھاکہ

۳۰۔ جواب صحیح ہے

افقر الخلق شمس الحق عفا اللہ عنہ

خادم جامعہ قرآنیہ عربیہ

لال باغ، ڈھاکہ

۳۱۔ جواب درست ہے

احقر محمد ریاست علی غفرلہ ولوالدیہ

مدرس رانا پنک مدرسہ ضلع ساہیوال مشرقی پاکستان بنگلہ دیش

۳۲۔ جواب صحیح ہے۔

محمد عبد الحکیم سلوٹی

مدرس جامعہ قرآنیہ لال باغ، ڈھاکہ

۳۳۔ جواب حق ہے۔

احقر محمد

مدرس مدرسہ ڈھاکہ دکھن

۳۴۔ جواب صحیح ہے

مہتمم مدرسہ امداد العلوم فرید آباد

ڈھاکہ

## ۳۵۔ مولانا محی الدین صاحب

مفتی مدرسہ اشرف العلوم بڑا کٹرہ ڈھاکہ کا

### فتویٰ

اقول وباللہ التوفیق:-

من انکر حیاة عیسیٰ علیہ السلام و رفعہ الی السماء ثم نزولہ قرب قیام الساعۃ ادعی انہ افضل من عیسیٰ علیہ السلام و انکر ختم النبوة و ادعی انہ نبی بعد نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مستقلا کان او ظلیا او بروزیا «او انکر ما کان من ضروریات الدین فہو کافر و مرتد خارج عن الاسلام بنص الكتاب و تواتر السند و اجماع الامم

جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے آسمان پر تشریف لے جانے پھر قیامت کے قریب ان کے دوبارہ تشریف لانے کا انکار کرے یا وہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے یا وہ جو ختم نبوت کا انکار کرے یا حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے چاہے اس کا دعویٰ مستقل نبی ہونے کا ہو یا نعلی یا بروزی نبی ہونے کا یا وہ ضروریات دین کا انکار کر دے پس وہ بنص قرآن احادیث متواترہ اور اجماع امت کی رو سے کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

والمیرزا غلام احمد القادیانی متصف بتلک الاوصاف فہو کافر و مرتد و خارج عن دین الاسلام و المتددون فی کفرہ و متبعوہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی چونکہ ان سب چیزوں کا ارتکاب کیا ہے لہذا وہ بھی کافر مرتد اور دین اسلام سے خارج ہے اور اسکے کفر میں شک کرنے والے اور اسکی اتباع

ایضاً فی حکمہ، فلعنہ اللہ علیہ کریوالے بھی اسی کے حکم میں ہیں اللہ  
والملئکہ والناس اجمعین تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت  
ہو۔ مرزا قادیانی پر۔

واللہ تعالیٰ اعلم  
کتبہ عبدہ محی الدین غفر اللہ لہ  
مدرس مدرسہ اشرف العلوم بڑا کنڈہ۔ ڈھاکہ

۳۶۔ جواب صحیح ہے  
احقر محمد صفی اللہ عفی عنہ  
صدر المدرسین مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ ۴  
جامع مسجد بہادر شاہ پارک۔ ڈھاکہ ۱

جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

۳۷۔ عبد الکرم غفرلہ  
خلیفہ خاص شیخ الاسلام حضرت مدنی  
امیر جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۳۸۔ مفتی صاحب نے درست فتویٰ دیا ہے  
احقر شمس الدین غفرلہ

ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام، مشرقی پاکستان، بنگلہ دیش

۳۹۔ فتویٰ دینے والے نے درست جواب دیا ہے  
احقر ابو محمود ہدایت حسین غفرلہ  
مدرس مدرسہ امداد العلوم، ڈھاکہ ۴

۳۰۔ جواب صحیح ہے  
 محی الدین خان عفی عنہ  
 ممتاز الحدیث، ممتاز الفقہاء مدرسہ عالمیہ  
 مدیر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ، سیکرٹری سیرت کمیٹی ڈھاکہ  
 جوائنٹ سیکرٹری موتمر عالم اسلامی مشرق پاکستان (بنگلہ دیش)

۳۱۔ مولانا محمد ہارون ناظم ادارۃ المعارف ڈھاکہ کا

## فتویٰ

قد تواترت عقیدۃ حیاہ عیسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام و رفعہ الیٰ کیطرف آپکے رفع پھر قیامت کے قریب  
 السماء، ثم نزولہ قرب الساعۃ فمن آپکے نزول کا عقیدہ بالکل متواتر ہے جس  
 انکرہا فقد انکر الامر المتواتر و نے اسکا انکار کیا پس اس نے امر متواتر  
 قد کفر من غیر ریب و شک کا انکار کیا تو وہ بلا شک و شبہ کافر ہو گیا۔

محمد ہارون

فاضل مدرسہ ضمیریہ چانگام  
 و جامعہ اشرفیہ۔ لاہور

۳۲۔ جواب صحیح ہے

محمد عبد الجبار  
 ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام  
 ڈھاکہ شہر

۳۳۔ جواب صحیح ہے اور اس کا انکار کرنا بہت بڑا قبیح فعل ہے۔

محمد عبید الحق

پرنسپل عالیہ مدرسہ نواکھالی

و ناظم جمعیت المدرسین، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۲۳ فروری ۱۹۶۸ م

۳۴۔ جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا اپنی محنت میں کامیاب ہے۔

الاحقر ظفر الدین

ناظم الجامعہ الاسلامیہ، کانپور انڈیا۔

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ بمطابق ۸ مارچ ۱۹۶۸ م

جواب صحیح ہے

عبدالرزاق

۳۵۔ نائب قاضی دارالقضاء ریاست بھوپال انڈیا

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

۳۶۔ جواب صحیح ہے

اسعد المدنی

۱۷ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

## بلوچستان کے علماء کے فتوے

۴۷۔ جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا کامیاب ہے

احقر غلام حیدر

مہتمم مدرسہ عربیہ ناصر العلوم اور الائی

نائب امیر جمعیت علمائے اسلام اور الائی

بلوچستان۔ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

۴۸۔ جواب درست ہے

احقر قاضی عبدالعزیز باری

قلاں بلوچستان

۴۹۔ جواب درست ہے

بندہ عرفی محمد

مہتمم مطلع العلوم

کوسہ بلوچستان

۵۰۔ جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

بندہ عبدالشکور

خطیب جامع مسجد کوسہ، بلوچستان



## علمائے پنجاب کے فتوے

۱۵۔ شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صدر المدرسین  
جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کاحیات عیسیٰ علیہ السلام پر مدلل

### فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ خاتم الانبیاء والمرسلین و علی آلہ  
و اصحابہ اجمعین  
اما بعد!

راقم نے حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی، پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ  
مرکزہ دعوت و ارشاد چنیوٹ (ضلع جھنگ) کے مرتب کردہ رسالہ وائس چانسلر مدینہ  
یونیورسٹی کا اہم ترین فتویٰ ”حیات عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے“ کا مطالعہ کیا جس میں  
مرزا قادیانی اور مصر کے ایک ملحد شکتوت کا باطل نظریہ دلائل کے ساتھ رد کیا گیا ہے کہ  
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام جسد غصری کے ساتھ آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے  
اور یہ کہ اب وہ نازل نہ ہونگے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

قرآن کریم کی نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ اور امت مسلمہ کے قطعی اجماع سے  
یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور  
تاہنوز وہ زندہ ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہونگے اور نزول کے بعد دجال لعین کو قتل  
کریں گے اور چالیس سال تک حکومت کر کے پھر وفات پائیں گے اور مدینہ طیبہ میں



مسلمان ان کی تجہیز و تکفین کریں گے اور انکو دفن کریں گے (۵۵) اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔

”بل رفعہ اللہ الیہ“ (۵۶)  
 ”بلکہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔“

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

”وانہ لعلم للساعة فلا تمترن بها“ (۵۷)  
 ”اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی نشانی اور علم ہیں سو ہرگز اس کے بارے میں شک نہ کرنا۔“

اور حضرت نو اس ”بن معان کلابی کی طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اذ بعث اللہ المسیح بن مریم علیہ السلام“ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم فیئزل عند المنارة البیضاء مشرقی علیہا السلام کو بھیجیں گے تو وہ جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینار پر اتریں گے۔“ (۵۸)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے جس کی سند بالکل صحیح ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم امامکم منکم“ (۵۹)  
 ”تمہاری کیا ہی بھلی حالت ہوگی جبکہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تم میں آسمان سے نازل ہونگے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔“

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت تمہارا امام مدی تم میں سے ہی ہوگا، اور پہلی نماز فجر کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے ہی میں پڑھیں گے، جیسا کہ روایات سے ثابت ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثم ينزل عيسى بن مريم من السماء - "پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام  
آسمان سے نازل ہونگے" (۶۱)

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
"تذ ذلک ینزل اخی عیسیٰ بن مریم" "پس اس موقع پر میرے بھائی عیسیٰ بن  
مریم علیہما السلام آسمان سے افق کی پہاڑی  
پر نازل ہونگے"

ان تمام صحیح (۶۲) روایات سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل  
ہونگے۔

پہلے تو مرزا قادیانی کو بھی اس کا اقرار تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل  
ہونگے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آسمان  
سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (۶۳)  
اور دوسرے مقام پر لکھتا ہے:

الا یعلمون ان بالمسیح ینزل من السماء بجمیع علومہ لا یأخذ شیئاً من الارض مالہم لایشعرون (۶۴)  
"کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ مسیح بن مریم  
علیہما السلام اپنے تمام علوم کے ساتھ آسمان  
سے نازل ہونگے، اور زمین پر کوئی علم  
حاصل نہیں کریں گے، ان لوگوں کو کیا  
ہو گیا کہ نہیں سمجھتے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:  
"یمکت عیسیٰ علیہ السلام فی الارض بعد ما ینزل اربعین سنہ ثم یموت صلی علیہ المسلمون و یدفنونہ" (۶۵)  
"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے  
بعد زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر ان  
کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ  
پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے، اور

ان کی ایک روایت میں آتا ہے۔

”ثم يتوفى فيصل على المسلمون“ ”بجہ ان کی وفات ہوگی پس مسلمان انکی نماز جنازہ پڑھیں گے“ (۶۶)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

”ثم يموت فيدفن معي في قبرى“ (۶۷) ”پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی سو وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہونگے۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ارفع الی السماء پر متواتر حدیثیں (۶۸) دلائل کرتی ہیں، علامہ ابن عطیہ فرماتے ہیں:

”واجمعت الامم على ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى عليه السلام فى السماء حى وانه ينزل فى آخر الزمان“ (۶۹) ”حدیث متواتر ہے پیش نظر ساری امت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخر زمان میں اتریں گے۔ ان کے رفع الی السماء پر تمام امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے، چنانچہ امام البیہقی و الجماعت ابو الحسن الاشعری“ متوفی ۴۳۰ھ فرماتے ہیں:-

”واجمعت الامم على ان الله عز وجل رفع عيسى عليه السلام الى السماء“ (۷۰) ”امت کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا ہے۔“

اور خود مرزا قادیانی اس پیشگوئی کو متواتر اور درجہ اول کی پیشگوئی تسلیم کرتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

..... یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیشگوئی اول درجہ کی پیشگوئی ہے

جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے تو اتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ (۱۷)  
چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع الی السماء اور پھر آسمان سے نزول  
تواتر سے ثابت ہے لہذا اس کا انکار کرنا کفر ہے، چنانچہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ متوفی  
۴۵۶ھ لکھتے ہیں:

واما من قال ان الله عز وجل هو فلان  
لانسان بعينه او ان الله يحل في جسم  
من اجسام خلقه او ان بعد محمد  
صلى الله عليه وسلم نبيا غير  
عيسى بن مريم فانه لا يختلف اثنان  
في تكفيره لصحة قيام الحجة بكل  
هذا على كل احد ۱۷۱  
”بہر حال جو شخص یہ کہے کہ اللہ  
تعالیٰ فلاں شخص (کے روپ میں) ہے یا اللہ  
تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے جسم میں  
حلول کرتا ہے، یا یہ کہ حضرت محمد ﷺ  
کے بعد بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے  
کوئی اور نبی آئیگا تو مسلمانوں میں سے کوئی  
دو شخص بھی اس کے کفر میں اختلاف نہیں  
رکھتے کیونکہ ان جملہ امور میں سے ہر ایک  
پر ہر کسی کے لئے حجت قائم ہو چکی ہے“

اس عبارت سے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ معلوم ہوا اسی  
طرح ختم نبوت کا مسئلہ بھی واضح ہو چکا ہے۔  
اور امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

”امام نفی نزول عیسیٰ علیہ السلام  
او نفی النبوة عنه فكلهما كفر ۱۷۲ اور ان کی نبوت دونوں کا انکار کفر ہے۔“  
ان صریح اور صحیح اور ٹھوس حوالوں کے پیش نظریہ بات بالکل قطعی اور حتمی ہے کہ  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا انکار خالص کفر ہے، اس فتویٰ کی رو سے مرزا  
قادیانی ہو یا مصر کا شیخ شلتوت ہو یا خطہ ارضی کا کوئی ملحد جو بھی اس عقیدہ کا منکر ہو وہ پکا کافر  
اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اتمام حجت کے بعد ایسے شخص کو مسلمان سمجھنے والا بھی  
کافر ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن یازدائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی اور دیگر علمائے مصر کا یہ فتویٰ بر موقع بالکل سو فیصدی درست اور صحیح ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس صحیح عقیدہ پر قائم و دائم رکھے، اور اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، غرض ربوہ حضرت مولانا منظور احمد چشتی صاحب کو جنہوں نے اس فتویٰ کی نشر و اشاعت کی سعی فرمائی اور مسلمانوں کو ایک عظیم فتنہ سے بچانے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اور تمام مسلمانوں کو جملہ مصائب سے محفوظ رکھے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے  
خصوصاً آپ کے انبیاء سے  
و صلی اللہ تعالیٰ علی خاتم الانبیاء والمرسلین  
و علی آلہ واصحابہ اجمعین وحشرنا معهم

یوم الدین - ثین

حضرت انس رضی اللہ عنہما و صدر المدرسین مدرسۃ فسرۃ العلوم  
خطیب جامع مسجد ککمرہ

گوچرانوائے ۲۵ رجب ۱۲۸۶ھ

۱۳۷۱ / نومبر ۱۹۶۶ء

۵۲۔ جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والے حق کو پہنچے ہیں۔

عبد شمس الدین

رستخوار اعلیٰ مدرسہ جامعہ صدر نظیر گوہر رنور لہر

۵۳۔ جواب درست ہے

مولوی عبد القادر امام مسجد گوجرانوالہ

۵۴۔ جواب درست ہے

مفتی بشیر حسین قادری نوشاہی فاضل دیوبند

خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

۵۵۔ جواب درست ہے۔

بشیر احمد

مستتم مدرسہ مظہر العلوم سلطانپور (رجسٹرڈ)

نائبہ سلطان عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ

۵۶۔ جواب صحیح ہے۔

انقر عبد الرحیم

مستتم مدرسہ عربیہ اسلامیہ

پوریوالہ

## ۵۷۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی کا

### فتویٰ

الجواب صواب بلا ارتياب ولا شك ان مسلمة الفجاءة حكمه حكم مسلمة الكذاب لا فرق بينهما اصلا عند اولي الاباب و ان حياة سيدنا عيسى عليه السلام و رفعه الى السماء ثم نزوله من السماء الى الارض عند قرب الساعة مسئلة منصوصه بالكتاب والسنة المتواترة و اجماع الامم من انكرها فقد كفر و ارتد عن الاسلام و حكمه حكم المرتد

جواب بلاشبہ درست ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ میلہ کا حکم بھی وہی ہے جو میلہ کذاب کا ہے اور اہل عقل کے نزدیک تو ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ باقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے پھر قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر تشریف لانے کا مسئلہ تو کتاب اللہ متواتر احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے جو بھی اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور اس کا حکم مرتد والا حکم ہوگا۔

واللہ اعلم

محمد ادریس کاندھلوی

جامعہ اشرفیہ لاہور

جواب صحیح ہے

بیل احمد تھانوی

رئیس دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور



(۵۹) جس نے فتویٰ دیا وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔

محمد عبید اللہ

مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔

(۶۰) جواب درست ہے۔

عبدالرحمن

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

(۶۱) جواب درست ہے

حامد میاں

مہتمم جامعہ مدینہ کریم پارک لاہور

(۶۲) جس نے فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق کو پہنچا ہے

ظہور الحق

استاد جامعہ مدینہ لاہور۔

(۶۳) جواب درست ہے

عبدالحمید

استاد جامعہ مدینہ - لاہور

(۶۳) جواب درست ہے

نذیر احمد

استاد جامعہ مدینہ لاہور

(۶۵) جواب صحیح ہے

احقر محمد کریم اللہ

استاد جامعہ مدینہ لاہور

(۶۶) جواب بالکل حق ہے

احقر عبید اللہ انور

انجمن خدام الدین لاہور

(۶۷) جواب درست ہے

محمد اجمل خان

خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجرانگہ

و صدر تنظیم اہلسنت لاہور

(۶۸) جواب درست ہے

گلزار احمد مظاہری

جامعہ علوم اسلامیہ لاہور

۱۳۸۵ / ۱۲ / ۲۹ھ

(۶۹) جواب بالکل حق ہے۔

سید احمد شاہ بخاری

صدر المدر سین مدرسہ دارالہدیٰ چوکیہ سرگودھا

(۷۰) جواب بالکل صحیح ہے ار حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

(علامہ) خالد محمود

ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر انگلینڈ

سالو ارد چنیوٹ

۲۵ / شعبان

(۷۱) جواب بالکل درست ہے

محمود عفا اللہ عنہ

مفتی و صدر المدر سین مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ممبر قومی اسمبلی آف پاکستان و سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد

(۷۲) جواب درست ہے

احقر مفتی محمد شفیع

مہتمم مدرسہ سراج العلوم بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا

(۷۳) جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔

محمد امیر کان اللہ لہ

مہتمم جامعہ ضیاء العلوم بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا

(۷۴) جواب بلاشبک و شبہ درست ہے۔

احقر الثقلین محمد حسین صین عن اشین

سابق مدرس مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

نزہل مدرسہ دارالہدیٰ چوکیہ من مضافات سرگودھا

(۷۵) بلاشبہ جواب درست ہے

محمد امین

صدر المد ر سین دار العلوم تعلیم الاسلام

اتراند قائد آباد

(۷۶) جواب بالکل حق ہے

احقر الانام حمید اللہ

۷۷۔ جواب درست ہے اور ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم اس کی پیروی کریں۔

امین الحق

خطیب جامع مسجد شیخوپورہ

---

## (۷۸) مفتی سید سیاح الدین کا کاخیل کی تصدیق اور

### فتویٰ

اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسمانی رافع الی السماء بحمدہ اور پھر قرب قیامت میں نزول من السماء الی الارض نصوص قرآن مجید احادیث متواترہ اور اجماع امت مسلمہ ثابت ہے اسلئے اس اجماعی مسئلے کا منکر اور خود حضرت مسیح (علیہ السلام) کی بجائے مسیح موعود بننے والا اترہ اسلام سے خارج ہے۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز زید مجدہم نے اس مسئلہ کے بارے میں جو مفصل فتویٰ دیا ہے میں اس کی تائید و تصدیق کرتا ہوں۔

احقر سید سیاح الدین

کا کاخیل ۱۸ شوال ۱۳۸۳ھ

(۷۹) جواب درست ہے۔

خان محمد عفی اللہ

نائبہ سربراہ کنڈیاں شریف۔ میانوالی

(۸۰) جواب صحیح ہے

نعم امیر الدین

بلغ اسلام حویلی لکھنؤ ضلع منٹگمری (سایہ وال)

(۸۱) جواب درست ہے۔

عبدالحمید لدھیانوی

نوبہ نیک سنگھ ۵ / ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۸۲) جواب درست ہے۔

عبدالرحمن جامی

خطیب محمدی جامع مسجد

گوجرانوالہ ۵ / ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۸۳) جواب درست ہے

قاری نذیر احمد

مستتم مدرسہ عربیہ اشرف المدارس

رحیم یار خان

(۸۴) جواب درست ہے

احقر عبدالقدیر

خطیب جامع مسجد زراعتی فارم سنگری

(۸۵) جواب درست ہے

احقر (قاری) محمد یوسف

شورکوٹ شہر ضلع جھنگ

(۸۶) جواب درست ہے

عبدالواسع لدھیانوی  
فاضل جامعہ اسلامیہ ذابھیل، ضلع سورت انڈیا  
ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم نعمانیہ رجسٹرڈ  
گوجرانوالہ، ۵ / ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۸۷) جواب درست ہے

عبدالصمد  
شورکوٹ، ضلع جھنگ

(۸۸) تحقیق جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

محمد چراغ  
مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

(۸۹) جواب بالکل حق ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔

مجاہد الحسنی  
سابق مدیر روزنامہ آزاد نوائے پاکستان لاہور

(۹۰) فتویٰ درست ہے اور جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

انا عبدہ الضعیف غلام یاسین  
شاہ پوری - سرگودھا - ۳ شوال ۱۳۸۵ھ



(۹۱) مولانا محمد عبد اللہ صاحب مفتی اعظم جامعہ خیر المدارس ملتان کا

## فتویٰ

نحمدہ و نصلى على رسولہ الكريم و بعد۔

فان مسئلہ حیاة سيدنا عيسى على حیات عیسیٰ علیٰ فیئنا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و رفعہ بجسدہ الشریف الی السماء من ضروریات الدین اجمعت علیہا الامم المحمدیہ و انکرہا الملاحدة و افانثو من بہا و تبدل من منکرہا و نحکم بان المنکر ملحد خارج عن دین الاسلام

اور آپ کے اپنے جسد غصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لیجانے کا مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے اور اس پر تمام امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے۔ مگر ملحدوں نے اس عقیدہ کا انکار کر دیا، ہم امت محمدیہ اس متفق علیہ مسئلہ پر ایمان لاتے ہیں اس کے انکار کرنے والے سے اپنی برائت ظاہر کرتے ہیں، اور یہ فیصلہ دیتے ہیں کہ اس عقیدہ کا منکر ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جزی اللہ مولانا منظور احمد جنیوتی و شکر مساعیہ فی اشاعہ ہذہ المسئلہ و تقبل عملہ فی رد الملاحدة القادیانین۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمادیں مولانا منظور احمد چنیوتی کو اس فتویٰ کے نشر کرنے پر اور ملحد قادیانیوں کی تردید کیلئے انکی مساعی جہیلہ کو شرف قبولیت بخشیں۔ (آمین)

فالمجیب مصیب والجواب صحیح جواب دیئے والا حق کو پہنچا ہے اور فتویٰ درست ہے۔

واللہ اعلم و علمہ اتم

فتاح بندہ (مفتی) عبد اللہ

(۹۲) جواب درست ہے

بندہ عبد الستار

مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

(۹۳) جواب درست ہے

محمد علی جالندھری

امیر مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان

(۹۴) مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب فیصل آباد کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ فتویٰ بالکل سچ اور حقیقت کے مطابق ہے، حیات مسیح علیہ السلام اور آپؐ رفع جسمانی اور نزول کا عقیدہ جزو ایمان ہے اس کا انکار صریح آیات اور احادیث متواترہ انکار ہے اور یہ انکار موجب کفر ہے۔ اس میں شک کرنا بھی کفر ہے میرے نزدیک تو بہ تحقیق ہے۔

وانا العبد الفقیر

عبد اللہ

(۹۵) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

محمد امین خطیب شہری مسجد

ماڈل ٹاؤن بی۔ لائیپور (فیصل آباد) ۳۰ رجب ۱۴۸۶ھ

(۹۵) جواب بالکل صحیح ہے اور حق کے بعد تو بھٹکانا ہی رہ جاتا ہے۔

فاکسار اسلاف

عبدالرحیم جالندھری

ماظم تعلیمات مدرسہ اشرف المدارس  
و صدر مجلس تحفظ ختم نبوت، فیصل آباد

(۹۶) جواب درست ہے۔

غلام محمد

صدر المدرسین مدرسہ اشرف المدارس  
ملتان

(۹۷) جواب صحیح ہے۔

فضل محمد

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر  
۳۰ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ

(۹۸) جواب درست ہے۔

احقر لال حسین اختر

صدر المبلغین مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت  
ملتان

(۹۹) شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب

مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی کا

## فتویٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع الی السماء مع الجسد نفوس کتاب اللہ احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفہ جسمانی کا منکر۔ کتاب اللہ احادیث متواترہ اور اجماع امت کا منکر ہے، اس لئے وہ کافرا و دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

لاشئ

غلام اللہ

خطیب جامع مسجد راجہ بازار راولپنڈی

(۱۰۰) جواب صحیح ہے۔

عبد الشکور

مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

(۱۰۱) جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

عبد المنان

خطیب جامع مسجد صدر

و مہتمم دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ

محلہ ورکشاپی، راولپنڈی

## (۱۰۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی کا

### فتویٰ

بسم الله الرحمن الرحيم

ان مسئلہ حیا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے  
 آسمان کی طرف اٹھائے جانے پھر دوبارہ ان  
 کے دنیا میں نزول فرمانے کا مسئلہ اجتماعی ہے  
 اور اسلام کا ضروری عقیدہ ہے، کسی کیلئے  
 ممکن ہی نہیں کہ وہ حیات عیسیٰ علیہ السلام  
 اور آپ کے زندہ آسمان پر تشریف لے  
 جانے کا عقیدہ رکھے بغیر مسلمان کہلا سکے۔  
 پس جس نے اس اجتماعی مسئلہ کا انکار کیا جو  
 کہ ضروریات دین میں سے ہے تو اس نے  
 اپنی گردن سے اسلام کی پابندی کا طوق اتار  
 دیا اور وہ بلاشک و سبہ کافر اور مرتد ہو گیا  
 اور صاحب فتویٰ کا یہ جواب بالکل صحیح اور  
 درست ہے۔

وانا العبد الحقیر

محمد مالک کاندھلوی

خادم الحدیث بدار العلوم الجامعہ الاشرفیہ لاہور۔

(۱۰۳) جواب درست ہے۔

محمد رسول خان  
جامعہ اشرفیہ، مسلم ٹاؤن۔ فیصل آباد

(۱۰۴) جواب درست ہے۔

خطیب، تمل مسجد  
مصری شاہ لاہور۔ ۲۹ ذی قعدہ ۱۴۸۳ھ

(۱۰۵) جواب درست ہے، اس لئے کہ آیت مابلوہ الخ سالبہ کلیہ ہے۔ (۷۵) اور نص  
قرآنیہ کا ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر ہی دلالت کرتا ہے۔

محمد  
صدر المدرسین جامعہ عربیہ رحیمیہ  
نیلا گنبد، لاہور

(۱۰۶) حضرت مولانا محمد الیاس خطیب جامع مسجد پٹولیاں لاہور کا

## فتویٰ

بعد الحمد والصلوة علماء اسلام نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کو کافر و مرتد اور  
واجب القتل قرار دیا ہے، بیشک عیسیٰ علیہ السلام کی حیات آیات (قرآنیہ) احادیث اور اجتماع  
امت سے ثابت ہے۔ اس کے منکر کا حکم مرتد کا حکم ہے۔

محمد الیاس

(۱۰۷) جواب دینے والی ہستی نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت

باکرامت رکھے۔ (آمین)

حررہ محمد عبدالعلیم قاسمی ۲۰ رجب ۱۴۳۵ھ

(۱۰۸) حضرت مولانا حبیب الرحمن

مہتمم جامعہ فتنیہ اچھرہ لاہور کا

فتویٰ

اقول بتوفیق اللہ و حسن توفیقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور  
عقیدہ حیاۃ المسیح علیہ السلام قیامت کے قریب ان کے نزول کے عقیدہ  
نزولہ قرب القیامہ مجمع علیہا پر جمہور مسلمانوں کا اجتماع ہو چکا ہے اور یہ  
عند جمہود المسلمین و ثابتہ عقیدہ قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ اس کا  
بالنصوص القطعیہ و منکر ہا انکار باطلک و شبہ کافر اور مرتد ہے، اگر  
کافر و مرتد بلا شبہ والد لائل عقیدہ پر دلائل کتابوں میں تفصیل  
مبسوطہ فی الکتب۔ ساتھ بیان کر دیئے گئے۔

کتبہ

حبیب الرحمن

۵ صفر ۱۴۳۵ھ



(۱۰۹) جواب درست ہے۔

نذیر احمد

خطیب جامع مسجد بازار۔ لاہور

(۱۱۰) جواب درست ہے۔

غلام غوث ہزاروی

ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان، لاہور۔

(۱۱۱) جواب درست ہے۔

عبد العلی دیوبندی

(۱۱۲) جواب درست ہے۔

قاضی احسان احمد (شجاع آبادی)

امام شاہی مسجد شجاع آباد، ۲۰ ذی القعدہ ۱۴۲۸ھ

(۱۱۳) حضرت مولانا عبد الرشید صاحب اسلام پوری

مدرس دارالعلوم تقویہ الاسلام لاہور کا

فتویٰ

قرآن مجید کی آیات اور احادیث مرئوسہ صحیحہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔  
اس میں کسی قسم کا کوئی خفا نہیں ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمہ اللہ کا جسمانی و

روحانی ہر دو اعتبار سے آسمان کی طرف رفع ثابت ہے اور پھر ان کا دوبارہ زمین کی طرف نزول یقیناً ثابت ہے جو شخص حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل نہیں وہ یقیناً گمراہ، ملحد، کافر بلکہ مرتد ہے اور اس بات کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر اس کو واجب القتل کہا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جو جوابات ذکر کئے گئے ہیں وہ سب صحیح ہیں اور ان میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

حافظ عبدالرشید

شیش محل روڈ۔ لاہور، ۸/۲۸/۱۹۶۵م

(۱۱۳) جواب صحیح ہے اور جواب دینے والا بالکل کامیاب ہے۔

محمد اسحاق

مدرس دارالعلوم تقویہ الاسلام، لاہور۔ ۸/۲۸/۱۹۶۵م

(۱۱۵) حضرت مولانا قاری سعید الرحمن صاحب

مہتمم جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کا

فتویٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور انکار رفع جسمانی اور قرب قیامت میں انکا آسمان سے نزول یہ سب متفق علیہ امور ہیں۔ جمہور امت اس کی قائل ہے اسلام میں کسی سے اس کا خلاف مذکور نہیں، جن صریح و متواتر دلائل و شواہد سے یہ عقیدہ ثابت ہے انکی بنیاد پر اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سعید الرحمن

کشمیر روڈ، راولپنڈی

(۱۱۶) تمام جوابات درست ہیں

ابو احمد عبد اللہ لدھیانوی

۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۱۱۷) مفتیان کرام نے جو فتویٰ دیا ہے وہ درست ہے۔

احقر عبد اللہ

مہتمم دارالعلوم فیض محمدی، فیصل آباد

(۱۱۸) مولانا فاروق احمد صاحب سابق شیخ الحدیث جامعہ

عباسیہ بہاولپور و سابق مفتی دارالعلوم دیوبند انڈیا کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من نظر بامعان فی کتب القادیان: جس شخص نے بھی مرزا قادیانی کی کتابوں کا  
علم بلاریب و شک ان اکثر عقائدہ گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اسے بلاشک و  
مخالفہ لعقائد الاسلام موجب شبہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مرزا کے اکثر  
لکفرہ منها عقیدہ وفاة عیسیٰ علیہ عقائد اسلام کے خلاف ہیں جو کہ اس کے  
السلام و اصاب من افتی بکفرہ کفر کے موجب ہیں، اس کے کفریہ عقائد  
میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ بھی ہے جس نے بھی مرزا کے کفر  
کا فتویٰ دیا ہے اس نے درست کیا ہے۔

فاروق احمد

(۱۱۹) جواب درست ہے۔  
 انقرالی اللہ۔ محمد عبدالقادر آزاد  
 جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان، بہاولپور

(۱۲۰) جواب صحیح ہے۔  
 غلام مصطفیٰ  
 بہاولپور، ۲ ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ

(۱۲۱) مولانا مقبول احمد

شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ، ساہیوال کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیاء عیسیٰ بن مریم علیہما السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان  
 و رفعہ الی السماء و نزولہ الی کی طرف رفع پھر قیامت سے پہلے زمین کی  
 الارض قبل قیام القیامہ ثابت طرف آپ کے نزول کا عقیدہ قرآن و سنت  
 بالکتاب والسنہ و علیہ اجماع سے ثابت ہے اور اس پر امت کا اجماع ہو  
 الامہ فمن انکر بعد ذلک فهو کافر چکا ہے پس اسکے بعد بھی جو انکار کریگا وہ کافر  
 خارج عن الاسلام اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مقبول احمد

(۱۲۲) جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے، واللہ اعلم بالصواب  
 فقیر محسن الدین۔ بہاولپور، نمبر قومی اسمبلی ۲۲/۲/۱۹۶۶م

(۱۲۳) جواب درست ہے۔

محمد عبد اللہ کلن اللہ لہ  
مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر

(۱۲۴) جواب درست ہے

محمد عبد العظیم  
مسجد شیخ ناہری، جھنگ صدر

(۱۲۵) جواب درست دیا گیا ہے۔

محمد عبد الجلیل انصاری  
خادم العلوم مظاہر العلوم، کوٹ ادو۔

(۱۲۶) مولانا حافظ غلام رسول صاحب

صدر المدرسین دارالعلوم نعیمیہ سرگودھا

## فتویٰ

جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے، حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ و ضروریات  
دین میں سے ہے۔ جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔

کتبہ العبد الضعیف

حافظ غلام رسول۔ سرگودھا

(۱۲۷) جواب بالکل حق ہے اور حق کی تابعداری لازمی ہے۔

عمیدہ محمد یوسف الحسینی  
امیر جمعیت علماء اسلام و خطیب جامع مسجد فیصل آباد

(۱۲۸) جواب درست ہے۔

محمد رمضان علوی  
خطیب مرکزی جامع مسجد محلہ گلشن آباد، راولپنڈی

(۱۲۹) جواب درست ہے۔

عبدالواحد  
خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ  
ناظم جمعیت علماء اسلام، مغربی پاکستان

(۱۳۰) جواب درست ہے۔

مطیع الرسول  
خطیب مدنی مسجد نئی۔ ضلع لائل پور

(۱۳۱) جواب درست ہے۔

محمد رمضان  
امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان ضلع میانوالی

(۱۳۲) یہی فتویٰ حق ہے اور حق زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔

افتقر الی اللہ رشید احمد  
ناظم مدرسہ فاروقیہ شجاع آباد

(۱۳۳) جواب دینے والا حق کو پہنچتا ہے۔

حرره ناچیز عبداللطیف غفرلہ جملی  
ناظم جمعیت علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب  
۱۱ / ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۱۳۴) جواب بالکل حق ہے اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے

احقر فضل احمد  
مہتمم مدرسہ عثمانیہ تلہ گنگ، ۱۳ اگست

(۱۳۵) مولانا مولانا بخش صاحب خطیب جامع مسجد

جھادریاں کا

فتویٰ

جواب بالکل صحیح ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت  
میں نزول متواترات میں سے ہے، بلاشبہ اس کا منکر ملحد و زندیق ہے۔

فقط حرره العبد الضعیف  
مولیٰ بخش، جھادریاں۔ سرگودھا۔

(۱۳۶) نائب رئیس الجامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ کے جواب سے مجھے اتفاق ہے۔

بندہ محمد یحییٰ عفی عنہ لدھیانوی  
خطیب جامع مسجد کالونی، فیصل آباد  
۲۰ / ۳ / ۱۳۸۵ھ



(۱۳۷) مولانا محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ بدیع العلوم کبیر والا کا

## فتویٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ کا منکر تین وجہ سے کافر ہے (کیونکہ) وہ تین (چیزوں) قرآن، احادیث اور اجماع امت کا منکر ہے، چودہ سو سال کے تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانے میں تشریف لائیں گے۔<sup>۱</sup>

فقط

محمد شفیع

مہتمم مدرسہ بدیع العلوم - کبیر والا

(۱۳۸) جواب بالکل حق ہے۔

سید حبیب اللہ شاہ بنوری

معلم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ بہاولپور

یکم اپریل ۱۹۶۵م

(۱۳۹) جواب صحیح ہے۔

سید عنایت اللہ شاہ بخاری

صدر جمعیت اشاعت التوحید والسنہ پاکستان

گجرات ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ مطابق ۴ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

(۱۴۰) جواب صحیح ہے۔

محمد حیات عفا اللہ عنہ - فاتح قادیان

(۱۳۱) یہی فتویٰ حق ہے اور حق تابعداری کے زیادہ لائق ہے اور کیا رہ گیا ج کے پیچھے مگر

بھٹکانا۔

انا الاقرالی اللہ

محمد عبداللہ در خواستی غفرلہ

۵ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

(۱۳۲) جواب صحیح ہے۔

ابو الزاہد محمد اشرف ہمدانی

مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فیصل آباد ۲ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ

(۱۳۳) جواب درست ہے۔

عبدالحمید سواتی

خادم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۱۸ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

(۱۳۴) جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

محمد امیر

مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی

یکم شعبان ۱۳۸۶ھ

(۱۳۵) جواب بالکل درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

حبیب اللہ الفاروقی

سیالکوٹ ۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

(۱۳۶) جواب صحیح ہے۔  
 محمد علی الصدیقی کان اللہ لہ  
 صدر المدرسین دارالعلوم الشاہیہ، سیالکوٹ

(۱۳۷) مذکورہ بالا علماء نے جو فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق ہے  
 اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔  
 احقر سلیمان احمد  
 مہتمم مدرسہ اظہار الحق ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

(۱۳۸) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔  
 قاضی عصمت اللہ  
 جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ

(۱۳۹) جواب صحیح ہے۔  
 ولی اللہ  
 انی شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات  
 ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ

(۱۵۰) جواب صحیح ہے۔  
 سید نور الحسن شاہ بخاری  
 خادم تنظیم اہل سنت پاکستان  
 ملتان ۸ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ

(۱۵۱) جواب صحیح ہے۔

محمد عبدالحق

سابق مدرس دارالعلوم دیوبند

شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم عید گاہ کبیر والہ۔ ملتان

(۱۵۲) جواب صحیح ہے۔

عبد المجید

مدرس دارالعلوم عید گاہ کبیر والہ

(۱۵۳) جواب بالکل صحیح ہے۔

نظام الدین شاہ

نائب مہتمم دارالعلوم عید گاہ کبیر والہ

(۱۵۴) جواب درست ہے۔

ظہور الحق

دارالعلوم عید گاہ کبیر والہ

(۱۵۵) مولانا گل محمد توحیدی

ناظم تعلیمات دارالعلوم رحمانیہ گوجرانوالہ کا

## فتویٰ

حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کا رفع قرآن و حدیث کے دلائل سے اظہر من الشمس ہے اس لئے اس کا انکار کرنے والا قرآن و سنت کا انکار کرنے والا ہے اس لئے وہ کافر اور منکر قرآن و سنت ہے۔

احقر گل محمد توحیدی  
گوجرانوالہ، یکم جون ۱۹۶۷ء

(۱۵۶) جواب صحیح ہے۔

محمد شریف بہاولپوری  
مرکزی مبلغ ختم نبوت، ملتان

(۱۵۷) جواب صحیح ہے۔

محمد فیروز خان  
مہتمم دارالعلوم المدنیہ، ڈسکہ۔ سیالکوٹ

(۱۵۸) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

فاضل حبیب اللہ رشیدی  
مدیر جامعہ رشیدیہ۔ ساہیوال

(۱۵۹) جواب صحیح ہے۔

فقیر محمد عبدالملک

(۱۶۰) تمام جوابات صحیح ہیں۔

عبداللہ رائے پوری

مدرس جامعہ رشیدیہ ساہیوال

(۱۶۱) جواب صحیح ہے۔

محمد عبدالستار تونسوی

صدر تنظیم اہل سنت والجماعت، ملتان

(۱۶۲) مولانا بشیر احمد نقشبندی خطیب جامع مسجد پسرور کا

فتویٰ

هذا حق والحق احق ان يفندی به حق یہی ہے اور اس کے لائق ہے کہ اس  
والمنکر کافر لا شک فی ارتداده کی اقتداء کی جائے اور اس عقیدہ کا منکر  
والمرتد اشد مقتا من الکافر کافر ہے اس کے مرتد ہونے میں کوئی شبہ  
نہیں ہے، اور مرتد کافر سے زیادہ سخت سزا  
کا مستحق ہے۔

بشیر احمد نقشبندی قادری

امیر جمعیت علماء اسلام پسرور

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ

(۱۶۳) جواب صحیح ہے۔

محمد امین

مدرس دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

(۱۶۴) مولانا محمد ابراہیم کیمبل پوری کا

## فتویٰ

حیات عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ نصوص قرآنیہ احادیث صحیحہ صریحہ اور اجماع امت سے (ماسوا چند فلاسفہ و ملاحدہ کے) ثابت ہے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے الفاظ سے ظاہر ہے:

نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء ”کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے بالکل برحق ہے پس منکر اس عقیدہ اجماعیہ..... حق (۷۶)“

کا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

فقط محمد ابراہیم کیمبل پوری

(۱۶۵) علمائے کرام کے جو اہل کی میں تصدیق و تائید کرتا ہوں

محمد ضیاء القاسمی

ناظم اعلیٰ تنظیم اہلسنت پاکستان

درمستم جامعہ قاسمیہ فیصل آباد

(۱۶۶) جواب صحیح ہے۔

میاں نذیر احمد ایم۔ اے

صدر آل پاکستان سٹوڈنٹس فیڈریشن (رجسٹرڈ)



نائب صدر پاک بوائے آر فرینڈ شپ ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ)  
کنوینر نیشنل ایجوکیشن ٹرسٹ  
مکان نمبر ۵ خضر سٹریٹ، چراندین روڈ مزنگ لاہور۔

(۱۶۷) فتویٰ دینے والے کا جواب قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق درست ہے  
مقدمین اور جمہور علماء کے نزدیک یہی فتویٰ درست ہے۔  
پیر محمد عبدالمجید۔ لال شریف  
حالیوارڈ انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی  
۱۸ فروری ۱۹۶۸ م

(۱۶۸) مولانا مفتی نذیر حسین صاحب

قاضی ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر کا

فتویٰ

ذَلِكْ صَوَابٌ بَلَا اَرْتَابَ مِنْ شَكٍّ      بلاشبہ یہ فتویٰ صحیح ہے اور جو اس میں شک  
اَوَانْكَرْ فِي نَزْوِلِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ      کرے یا عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے  
عَنْدَ قَرَبِ السَّاعَةِ فَقَدْ كَفَرَ وَارْتَدَّ      قریب نازل ہونے کا انکار کرے وہ کافر اور  
عَنِ الْاِسْلَامِ      دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو گیا۔

واللہ اعلم و علمداتہم و احکم  
حرر مفتی نذیر حسین

(۱۶۹) جواب صحیح ہے۔

احقر محمد عبداللہ لدھیانوی

خادم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی۔ ۵  
وسابق ناظم نشر و اشاعت مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت

۱۳۸۹/۱/۳۰ھ

(۱۷۰) جواب صحیح ہے۔

نور الحق قریشی

ایم۔ اے۔ ایل، ایل، بی ایڈوکیٹ

ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ملتان

۱۵ / رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

(۱۷۱) جواب صحیح ہے۔

عبدالرحیم

ناظم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ

شکر گڑھ۔ ضلع سیالکوٹ

(۱۷۲) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

ابوالکیم محمد خادم حسین شاہ

چورہ شریف ضلع کیمبل پور (انک)

(۱۷۳) جواب بالکل درست ہے۔

فقیر لاشی محمد جان عثمانی

آستانہ سراج الاولیاء دریا خاں ۲ اگست ۱۹۶۹م

(۱۷۳) جواب صحیح ہے۔

احقر خدا بخش غفرلہ نگ آستانہ حضرت مدنی رحمہ اللہ

(۱۷۵) جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا عند اللہ مایور ہے

احقر العباد فقیر خورشید ام

خلیفہ اکبر حضرت مدنی، مہتمم مدرسہ حمود العلوم

عبدالحکیم ۱۹۷۱/۶/۳ م

جواب صحیح ہے۔

(۱۷۶) محمد عبد ... غفرلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام

جواب دینے والے نے صحیح فتویٰ دیا ہے۔

ناچیز غلام حیدر

خطیب جامع مسجد بلال اسلام آباد۔ ۲۸ شوال المکرم ۱۳۸۹ھ

(۱۷۸) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

محمد امین، خطیب جامع مسجد جزائوالہ

(۱۷۹) جواب صحیح ہے۔

محمد صدیق ولی اللہی

خادم حکمت امام ولی اللہ، ۱۳ / ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ - ۱۳ فروری ۱۴۰۰ھ

(۱۸۰) جواب بالکل حق ہے۔

قاری محمد امین

خطیب جامع مسجد عید گاہ و امیر جمعیت علماء اسلام شیخوپورہ

(۱۸۱) جواب صحیح ہے۔

عبدالعزیز

خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

سرگودھا ۲ جون ۱۹۷۰ء

(۱۸۲) محقق زماں حضرت مولانا محمد نافع فاضل دارالعلوم

دیوبند جامعہ محمدی جھنگ روڈ چنیوٹ کا

فتویٰ

لہ الحمد و علیہ الصلوٰۃ والسلام

استفتاء ہذا میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا آسمان پر جسد غصری کے ساتھ رفع اور پھر ان کا قیامت کے قریب نزول وغیرہ کے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ اسلام میں ان نظریات و عقائد کا کیا حکم ہے؟ اور جو شخص مذکورہ چیزوں کا انکار کرے اس کا اعتقاد حق ہے یا باطل؟؟

جواب تحریر ہے کہ:-

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلقہ ان امور کے متعلق کتاب و سنت میں ہر حکم ہے اس کو سلفا و خلفا۔

جمہور علماء کرام نے نصوص شرعیہ کی روشنی میں واضح کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے دور کے برحق پیغمبر تھے۔ اس دور میں آنحضرت کے مخالفین نے آپ کو اذیت پہنچانے اور ہاک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کو اسی جسد غصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھالیا۔ اب وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت کے

قریب آسمان سے نازل ہونگے اور دجال سے قتال کریں گے۔ آنحضرت کا نزول اشراط الساعہ اور علامات قیامت میں سے ہے اور پھر اس کے بعد آپؐ اپنی طبعی موت کے ساتھ وفات پا کر جناب نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن ہونگے۔

اس اعتقاد پر کتاب و سنت سے علماء کرام نے دلائل مرتب کر دیئے ہیں۔ اس مسئلہ کے اثبات میں یرصغیر ہند میں خاص طور پر دو اہم کتابیں مدون ہوئی ہیں جو محدث کبیر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تلامذہ سے مرتب کرائی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام ”التصريح بما تواتر في نزول المسيح“ اور دوسری کا نام ”عقيدة الاسلام في حياة عيسى عليه السلام“ ہے۔ یہ کتابیں اس مسئلہ پر بہترین دلائل و براہین کا مجموعہ ہیں اور سلف صالحین کے اعتقاد کی بہترین ترجمان ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں مزید دلائل کی حاجت نہیں چھوڑی گئی وہ نہایت عمدہ اور مستند مواد پر مشتمل ہیں۔

اور عرب ممالک مصر وغیرہ میں جب بعض جدت پسند لوگوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی حیات اور ان کے قبل القیامہ نزول کے انکار کا قول کیا تو ان کے جواب میں علامہ محمد زاہد بن حسن الکوثریؒ نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ ”نظرة عابرة“ کے نام سے مرتب کر کے کتاب و سنت سے عمدہ دلائل مدون کر دیئے اور جمہور اہل اسلام کے عقیدہ ہذا کو آشکارا کر دیا۔

مختصر یہ ہے کہ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک نصوص قطعیہ کی روشنی میں نہایت ضروری ہے اور اس کا انکار کرنا گمراہی، ضلال اور زیغ عن الحق ہے۔

ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ

محمدی شریف۔ ضلع جہنگ۔ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

(۱۸۳۳) مولانا غلام رسول صاحب

خطیب جامع مسجد لالیان ضلع جھنگ کا

## فتویٰ

حدیث شریف . سند صحیح مجدد نویس صدی امام جلال الدین السيوطی در منشور میں  
بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں :-

آگاہ رہو اے علمائے کرام انس بن مالک دس سالہ محمد عربی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ  
وسلم کے شاگرد ہیں روایت کرتے ہیں :

ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم "کہ عیسیٰ (علیہ السلام) بالکل فوت نہیں  
ہوئے بلکہ قیامت سے قبل وہ تمہاری  
طرف لوٹ لائیں گے۔"

قاضی ابوبکر حصاص نے جو ہذیبوں کے امام ہیں اپنی تفسیر پارہ نمبر ۲۲ میں بھی یہ  
روایت آنے والی آیت کے تحت نقل فرمائی ہے :

ان الله و ملائکته یصلون علی النبی  
بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم  
(الخ) (۷۸)

بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔

بندہ زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، مسئلہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام برحق اور غیر  
حیات مسیح (موعود) دائرہ اسلام سے خارج ہے جو دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے وہ اعتقاد  
اور علماء عند الشرع بقول علامہ شہامہ کافر ہے، بندہ کا یہی عقیدہ ہے، سادب جرح علماء کرام  
نے حدیث بالا کو مرفوع قرار دیا ہے، دیکھو علامہ ابن حجر مستطانی رحمۃ اللہ علیہ (۷۹) اور اس  
علامہ فتاویٰ قاضیخان

## (۱۸۵) مولانا محمد ابراہیم صاحب متخصص شعبہ ردِ قادیانیت

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ کا

### فتویٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن و حدیث اور اجتماع سے ثابت ہے۔

--- قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا قُتِلُوا بِقَتْلِهِ (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هٰذَا الْوَعْدَ الَّذِیْ فُتِنَ بِهٖ ۚ فَمَنْ کَانَ مِنْكُمْ عَاقِبًا فَلْيُحْيِیْہِمْ ۚ اِنَّہُمْ فَاٰیٰتُہٗ لَکُمْ لَعَلَّہُمْ یَرْجِعُوْنَ) ”اس کو قتل نہیں کیا بیشک“ بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔“

اس آیت میں ”قتلوا“ اور ”رفعه“ کی دونوں مفعول کی ضمیریں عیسیٰ علیہ السلام (جن کا لقب مسیح ہے) کی طرف لونی ہیں تو ظاہر ہوا کہ عیسیٰ بن مریم سے مراد جسم اور روح کا مجموعہ ہے اور یہ پورا کا پورا مجموعہ ہی زندہ ہے تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زندہ ہیں، نیز اگر آپ وفات پا چکے ہوتے تو اللہ تعالیٰ پھر یوں فرماتے: ”بل اماتہ اللہ کہ اللہ نے اسے موت دے دی ہے۔“ کیونکہ یہ عبارت مختصر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی فرمایا:

مَا قُلْتُ لَهُمَ اَلَا مَا اَمَرْتَنِيْ بِہٖ... مَا دَمْتُ ”میں نے کچھ نہیں کہا انکو مگر جو تو نے حکم

فیہم (۱۸۱) کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور

تمہارا اور میں ان سے خبردار تھا جب تک

ان میں رہا۔“

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب میں ان میں ٹھہرا رہا، پس اگر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

فوت ہو چکے ہوتے تو ضروری تھا کہ اس کا جواب اس طرح ہوتا۔

مَا قُلْتُ لَهُمَ اَلَا مَا اَمَرْتَنِيْ بِہٖ مَا دَمْتُ کہ میں نے کچھ نہیں کہا انکو مگر جو تو نے

حیات۔ حکم دیا جب تک میں ان میں زندہ رہا۔



اور متقدمین میں سے محمد بن اسعد (رحمۃ اللہ علیہ) فتویٰ ۱۵۰ھ معلوم رہے کہ حدیث مرفوعہ ہے روایت کے اعتبار سے اور صحیح ہے کہ امام سیوطیؒ نے در مشور کے مقدمہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں در مشور میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کروں گا جو مرفوعہ اور صحیح نہ ہو۔

لہذا غلام احمد قادیانی نے حضرت پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے خلاف آغاز ہی انکار حیات مسیحؑ سے کیا اور یہ آغاز بھی کفر کی بناء پر کیا گیا۔ اس لئے بندہ کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال، کذاب اور معنوی اعتقادی ہر قسم کا کافر کہا جاسکتا ہے۔ پس علمائے کرام مدینہ منورہ مکہ معظمہ تا پاکستان سب کے فتاویٰ جات شرع محمدی کے مطابق ہیں۔ ناچیز یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ حیات مسیح علیہ السلام کا جو بھی منکر ہو کافر ہے۔ لہذا غلام احمد (قادیانی) مع جماعت کافر مطلق ہے۔

العبد الفقیر

غلام رسول

لالیاں ۳ فروری ۱۹۷۲ء

(۱۸۳) جواب صحیح ہے۔

محمد ایوب نجدی

کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکے درمیان نہ رہنا آپ کی موت کو مستلزم نہیں ہے۔ تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ آپ زندہ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا (۸۲) ”کہ عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تم میں عادل حاکم بن کر نازل ہونگے۔“

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ مردہ کا نزول اوپر سے نیچے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ عادل اور فیصلہ کرنیوالا ہو سکتا ہے، تو مسیح علیہ السلام کی وفات کا قول باطل ہو گیا اور آپ کی حیات ثابت ہو گئی۔

ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ان المسيح بن مريم يمكث في الارض بعد نزوله من السماء نزول کے بعد زمین میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر شادی کریں اور انکے بچے بھی ہونگے۔“ (۸۳)

یہ دو بہت بڑی قطعی دلیلیں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر اور آپ کی وفات کے قول کے باطل ہونے پر۔

نیز امت محمدیہ نے اس پر اجماع کیا ہے کہ روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان کی طرف زندہ اٹھائے گئے ہیں اور مہدی معبود کے زمانہ میں نازل ہونگے، اس اجماع کا انکار سوائے جھوٹے نبیوں اور مالی مغزیلوں کے کسی نے نہیں کیا۔

احقر العباد

محمد ابراہیم

خادم اداره مرکزیہ دعوت و ارشاد۔ چنیوٹ

"ينزل عيسى ابن مريم الى الارض  
فيتزوج ويولد له ديمكثخمساد  
اربعين سنة ثم يموت فيدفن هي في  
قبري فاقوم اناز عيسى ابن مريم في  
قبر واحد بين ابى بكر وعمر" (نكوة  
ص ۳۸۰)

کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دنیا میں  
تشریف لائیں گے پھر آپ شادی کریں گے  
اور آپ کے بچے بھی پیدا ہونگے اور آپ  
پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر وفات  
پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں ہی  
دفن ہونگے۔ میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہما  
السلام دونوں ایک قبر سے ابو بکرؓ و عمرؓ کے  
درمیان میں سے انھیں گے۔ بروایت مشکا  
۴ بحوالہ التصريح بما تواتر فی نزول المسیح  
ص: ۲۴۰ (مترجم)

(۱۸۶) مولانا حافظ عبد القادر روپڑی

مہتمم جامعہ اہلحدیث لاہور کا

فتویٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب۔  
الاجوبہ کلہا صحیحہ۔  
الجواب بعون الوهاب۔  
تمام جوابات صحیح ہیں۔  
ولاشک فی ان حیاة مسیح ابن مریم  
علیہما السلام ثابتہ بالکتاب  
والسنہ کما قال اللہ تعالیٰ:  
اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت  
عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی حیات قرآن  
مجید اور حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ  
اللہ کا ارشاد ہے:

”وان من اهل الكتاب الا ليثو منن به قبل موته و يوم القيامة يكون عليهم شهيدا“ (۸۴)

”اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سو عیسیٰ علیہ السلام پر یقین لائیں گے اس کی موت سے قبل اور وہ قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔“

و قال صادق المصدوق صلى الله عليه وسلم في تفسير هذه الآية: والذى نفسى بيده ليو شكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا (۸۵)

اور صادق و مصدوق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: ”کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بہت قریب ہے کہ نازل ہونگے تم میں ابن مریم (علیہما السلام) عادل حاکم بن کر۔“

وقال صلى الله عليه وسلم: ايے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ليهلن عيسى ابن مريم بفتح الروحاء بالحج او العمرة او يثنيهما جميعا- (۸۶)

”ضرور ضرور عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) فحج روحا سے حج یا عمر یا دونوں کا ملا کر احرام باندھیں گے۔“

فمن انكر من هذه العقيدة الثابتة بالكتاب والسنة واجماع الامم فهو كافر بلاريب ومرتد كائنا من كان-

پس جس نے بھی کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ اور اجماع امت کے اس مسلمہ عقیدہ کا انکار کیا تو وہ بلاشک و شبہ کافر و مرتد ہے چاہے وہ کوئی ہو۔

ومن شك في كفر القادياني و كفر اتباعه فهو ايضا كافر

اور جو مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

حررہ

حافظ عبدالقادر روپڑی

(۱۸۷) جواب درست ہے اور حق بات قبول کرنے کے زیادہ لائق ہوتی ہے۔

العبد المفتقر الى الله محمد شريف الله  
صدر المدرسين جامعہ سلفیہ فیصل آباد

(۱۸۸) یہ فتویٰ اسی طرح ہے جیسے دیا گیا ہے۔

محمد یعقوب قریشی  
جامعہ سلفیہ فیصل آباد

(۱۸۹) جواب درست ہے

بنیامین  
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

(۲۰۰) جواب درست ہے۔

ابو حفص العثماني  
ناظم جامعہ سلفیہ فیصل آباد

(۲۰۱) جواب درست ہے

عبد الرحمن بلتستانی  
استاذ جامعہ سلفیہ - فیصل آباد

(۲۰۲) مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف

مہتمم جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد کا

## فتویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی متعدد وجوہ ہیں۔ دعویٰ نبوت کرنا بجائے خود کفر صریح ہے، ٹھیک اس طرح جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت سے پہلے مدعی نبوت کو کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج تصور کرتا تھا۔

اس کے علاوہ توہین انبیاء کرام علیہم السلام اور دوسرے متعدد وجوہ ان کے کافر ہونے کے لئے کافی ہیں، انہی وجوہ کفر میں سے مرزا غلام احمد کا حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انکار اور نزول مسیح علیہ السلام کے عقیدہ میں تحریف بھی شامل ہے۔

اعاذنا اللہ من شر هذه الطائفة اللہ تعالیٰ ہمیں اس مرتد خارج از اسلام المارقمہ عن الاسلام ودمرہا تدمیرا فرقہ کے شر سے بچائے اس کا ملیا میٹ کر دے۔

انا عبدہ عبد الرحیم اشرف کان اللہ لد



(۲۰۳) مولانا عبدالحق صدیقی خطیب جامع مسجد الہمدیث ساہیوال کا

## فتویٰ

• لکھتے ہیں: 'ہیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے'۔  
 کتاب: سنت میں یہ مسائل مرویہ شرح و وسط سے موجود ہیں، ایسے مسائل میں شک  
 کرنے والا کافر ہے، چہ جائیکہ منکر ہو، بلکہ خود مدعی ہو۔ ایسے آدمی کے کفر میں شک  
 کرنے والا بھی کافر ہے۔

لہذا مدعی نبوت مرزا قادیانی کے کفر میں ذرہ برابر بھی شک باقی نہیں ہے۔  
 عبدالحق صدیقی۔ ساہیوال

(۲۰۴) مولانا محمد اسماعیل خطیب آف گوجرانوالہ کا

## فتویٰ

لکھتے ہیں: 'قادیانیوں کے کفر کی بہت ساری وجوہ ہیں۔  
 الانبیاء و سب السلف و منها انکار انہی میں سے انبیاء کی توہین کرنا اور سلف  
 هذه العقیدۃ التي اجمعت علیہا صالحین کو گالیاں دینا ہے۔ ان میں سے اس  
 الامۃ المحمدیہ اعنی عقیدۃ نزول عقیدہ کا انکار کرنا بھی ہے جس پر امت  
 المسیح علیہ السلام محمدیہ نے اجماع کیا ہے یعنی نزول مسیح علیہ  
 السلام کا عقیدہ۔'

حررہ محمد اسماعیل کان اللہ لہ

گوجرانوالہ



(۲۰۵) مولانا محمد حسین شیخوپوری کا

## فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا زندہ رہ کر فوت ہونگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور میں بقایا جگہ میں دفن ہونگے۔ یہی عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔

تحریر کنندہ  
محمد حسین - شیخوپورہ

(۲۰۶) مولانا محمد صدیق صاحب

خطیب جامع مسجد اہلحدیث فیصل آباد کا

## فتویٰ

الذین ینکرون الاحادیث الصحیحہ جو لوگ احادیث صحیحہ اور آیات صریحہ کا و الایات الصریحہ فانہم کافرون انکار کرتے ہیں وہ بالاتفاق کافر ہیں اور تمام بالاتفاق والاجوبہ کلہا صحیحہ کے تمام جوابات درست اور صحیح ہیں۔

محمد صدیق

(۲۰۷) مولانا محمد عطاء اللہ حنیف صاحب

مدیر المکتبہ السلفیہ لاہور کا

## فتویٰ

علامہ شیخ عبدالعزیز بن باز نے جو فرمایا ہے احقر راقم کو اس سے حرف اتفاق ہے۔ شیخ ثلثت وغیرہ حضرات کی شاید اس اہم امر کی طرف توجہ نہیں گئی کہ قرب قیامت کے وقت نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمگوئیوں میں سے ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ساتھ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اخبار مانیہ میں آپ کی تصدیق ایمان بالنبوۃ کا ایک ضروری جزو ہے ایسے ہی اخبار آیتہ (پیش گوئیوں) کے اوپر ایمان بھی ایمان بالرسالت کا ایک جزو ہے، جب تک ان کو مانا نہیں جائے گا، ایمان بالرسالت صحیح اور معتبر نہیں ہوگا اس اعتبار سے یہ مسئلہ ہرگز فرعی نہیں ہے (بلکہ یہ تو) اصول دین میں سے ہے۔

رہا اس کا ثبوت تو بقول علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس میں انتیس احادیث وارد ہیں انکو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فہذہ تسع و عشرون حدیثاً تنضم الیہا احادیث اخر ذکر فیہا نزول عیسی علیہ السلام منہا ماہو مذکور فی احادیث الدجال و منہا ماہو مذکور فی المنتظر و تنضم الیہا ایضاً الاثار الواردۃ عن الصحابہ فلہا حکم الرفع اذ لا مجال

یہ انتیس حدیثیں ہیں، ان میں وہ احادیث بھی شامل کی جائیں گی جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے، ان میں سے بعض وہ حدیثیں ہیں جو دجال کے متعلق وارد ہوئی ہیں اور بعض وہ ہیں حضرت مہدیؑ کے بارے میں آئی ہیں، ان کے ساتھ صحابہ کرام کے وہ اقوال بھی شامل

للاجتهاد في ذلك' و جميع ما كئے جائیں گے جو اس سلسلہ میں منقول ذکرناہ بالغ حد التواتر ہیں انکا حکم بھی مرفوع کا حکم ہوگا اس لئے والاحادیث الواردة في نزول عیسیٰ کہ اس میں تو اجتہاد کی گنجائش ہی نہیں علیہ السلام متواترة 'نقلہ نواب ہے اور جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہ تواتر کی حد کو پہنچا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ صديق حسن خان (۸۷) السلام کے نزول کے متعلق وارد حدیثیں بھی متواتر ہیں۔

ایسے (قادیانی) حضرات علم کے مسکین تو خیر ہیں ہی، ادعائے عقل کے باوجود عقل کی مسکنت کا یہ حال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کو کشمیر میں قرار دیتے ہیں اور ثبوت میں مرزا قادیانی کی دجل آمیز تحریر پیش کرتے ہیں یعنی اس کذاب کو دلیلیں پیش کرتے ہیں جس نے سارا چکر ہی اسی لئے چلایا، ان کی فکری لغزش کا یہ حال ہے کہ محدثین کی احادیث میں تو ٹھنڈ نکالتے ہیں اور مرزا قادیانی کی روایات کو برقرار رکھتے ہیں۔ انا للہ، بہر صورت شیخ کی تحقیق صحیح ہے۔

والله الموفق للصدق والصواب  
محمد عطاء اللہ حنیف۔ لاہور یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ

(۲۰۸) مولانا خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب، سیال۔ سرگودھا کا

فتویٰ

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على خاتم الانبياء محمد  
المصطفى وعلى آله المجتبي واصحابه الكرماء:  
اما بعد

فان الفرقه الطاغية اللائغيه اللمعه  
 اللاهيه الواهيه بل المرتدۃ  
 المرزائيه التي تنكر الشعائر  
 الاسلاميه والشرائع الدينيه من  
 الجهاد في سبيل الله و ختم النبوة  
 على خاتم النبيين صلى الله عليه  
 وآله واصحابه وسلم و حياة عيسى  
 بن مريم عى نبينا وعليهما الصلوة  
 والسلام و تصغير الانبياء عليهم  
 الصلوة والسلام و تفوقه على نبينا  
 لما قصدته حسب تقوله على جميع  
 الانبياء عليهم الصلوة والسلام  
 و اتفقت الامم قاطبه عى تكفير من  
 تقول مثل كلمات الواهيه الكفريه  
 الخبيثه بل اتفقت الامم المرحومه  
 على تكفير من لم يكفر هذه الفتنة  
 الشيعيه - والله تعالى هو الهادي  
 الى الصراط المستقيم -

سرکش مرزائی یہودہ سیاہ کارناموں والی ہے  
 کار بلکہ مرتد جماعت جس نے اسلامی شعائر  
 اور جہاد فی سبیل اللہ اور حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی ختم نبوت حضرت عیسیٰ بن  
 مریم علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کی  
 حیات کا انکار کیا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام  
 کی تحقیر کی بلکہ اپنے مذموم مقاصد کو  
 حاصل کرنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر برتری کا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ اس نے دیگر  
 تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ  
 باندھے، پوری امت نے اس جماعت جیسے  
 کفریہ عقائد رکھنے والے اور اس جیسے  
 جھوٹ اور کفریہ کلمات انبیاء علیہم السلام  
 کی شان میں بکھنے والے گروہ کے کفر پر  
 اتفاق کیا ہے بلکہ امت مرحومہ نے اس  
 جیسے شنیع کفریہ عقائد رکھنے والے ٹولہ کو  
 کافر نہ کہنے والے لوگوں کے کفر پر بھی  
 اتفاق کیا ہے۔

وانا عیدہ

قراندین سیاوی

یوم العرفہ ۱۲۸۹ھ

(۲۰۹) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی حیات اور قیامت کے قریب آپ کے نزول میں

کوئی شک نہیں ہے۔

احقر مفتی غلام رسول نفرنہ

دارالعلوم نعیمیہ کمپنی یاغ سرگودھا

(۲۱۰) مولانا محمد عمر اچھروی صاحب لاہور کا

فتویٰ

فتیر کی تحقیق میں قرآن و حدیث کے موافق حیات حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام صحیح و ثابت و بین ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسدی و سماوی اور ان کے آسمان سے قرب قیامت تشریف لانے کا منکر قرآن و حدیث کا مکذب ہے۔ مسلمانوں کا اس سے تعلق حرام ہے۔ واللہ اعلم

محمد عمر اچھروی۔ ۲۰ رجب المرجب ۱۴۸۵ھ

(۲۱۱) مولانا محمد کرم شاہ الازہری بھیرہ سرگودھا کا

فتویٰ

الحمد للہ الذی وفق عباء العلماء لحفظ دینہ و الصلوٰۃ و السلام  
علی حبیبہ المصطفیٰ خاتم الانبیاء الذی امر امتہ و اکدهم ان  
یبدلوا کل ما یحبونہ فی سبیل اقامہ دینہ و علی آلہ و اصحابہ  
و علماء ملتہ الی یوم الدین۔

اما بعد!

فقد اطلعت على ما كتب افضل العلماء في تكفير غلام احمد القادياني وابطال هفواته الشنيعة واشنعها انكار عقيدة حياة المسيح عليه السلام واتفق مع هؤلاء الابرار اتفقا كاملا وهذا هو الحق الابلج الصريح وخلافه خدراج من العلم الاسلامي وفانا الله نفعالي من شرور اعداء الدين ورزقنا اتباع الحق وهو الموفق - وهو الهادي الى سواء السبيل

میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کے متعلق علمائے کرام کے فتویٰ اور اس کے بے ہودہ گندے عقائد کے تردیدی دلائل کا مطالعہ کیا، اس کا نتیجہ ترین عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے انکار کا عقیدہ ہے، میں ان علماء کرام کے فتویٰ کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں اور یہی صاف واضح روشن حق ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنے سے اساسیہ ست اٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے شتمندوں کے شر سے محفوظ فرماویں۔ دینی برائیت کی توفیق دینے والے ہیں۔ اور سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔

حررہ

محمد کرم شاہ

نیر زمین بلان کمیٹی۔ بھیرہ۔ سرکودہ



(۲۱۲) مولانا سید احمد سعید کاظمی امرہوی

سابق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ بہاولپور کا

## فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

من انکر حیاة سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وانکر رفعہ الی السماء مع جسدہ و روحہ علیہ الصلوٰۃ و السلام فقد ضلّ ضلالاً بعیداً و خسر خسراناً مبیناً فلا شک فی ان حیاتہ و رفعہ الی السماء ثم نزولہ الی الارض قبل یوم القیامہ مع اثبت بالکتاب والسنة و اتفق علیہ جماہیر الامم من السلف والخلف فماذا بعد الحق الا الضلال۔ نسأل اللہ تعالیٰ السلام من فتنہ المسیح الدجال۔

جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے اپنے جسد غصری اور روح کیساتھ آسمان کیطرف رفع کا انکار کرے وہ ہمک کر دور جا پڑا اور وہ بڑے صریح نقصان میں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کیطرف آپ کا رفع پھر قیامت کے قریب آپ کا نزول قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور متقدمین و متاخرین سب علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ پس حق کے بعد تو گمراہی ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسیح دجال کے فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

وانا الفقیر

السید احمد سعید کاظمی الامرہوی غفرلہ۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ



(۲۱۳) یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے اور میں اسکی تصدیق کرتا ہوں

العبد محمد حسین نعیمی  
ناظم الجامعہ النعمیہ لاہور

(۲۱۴) جواب صحیح ہے

العبد المفتقر الی اللہ الصمد

فیض احمد عفی عنہ

خادم دارالافتاء والتدریس

جامعہ غوثیہ - گولڑہ شریف

۳-۷-۱۹۶۵م

(۲۱۵) جواب درست ہے۔

احقر محمد خلیل

صدر المدرسین جامعہ قادریہ رحیم یار خان

واختراءات المسيح الدجال  
القادياني زعيم الكفر والالحاد في  
ذلك الباب مما يمجده السمع و  
يستقيحه العقل - ويستنكره النقل  
ولا يعاب به فواته في الاخبار وهذيانه  
في الدين و تخليطه في العقائد  
القاطعه كان راجا مستمرا له  
جزى الله المجيب لقد اصاب  
واجاد في الجواب و شكر الله  
مساعي ناشره الاستاذ الفاضل مولانا  
منظور احمد جنيوتي و سائر من  
قاموا بنصرة الدين القويم والذب  
عن حوزة الاسلام و حفظ بيضه  
الاسلام عن شرور هولاء الزنادقه  
والملاحدة

یہ تو اجماع کو پارہ پارہ کر کے مترادف ہے۔  
کافروں اور ملحدوں کے سردار کانے دجال  
مرزا قادیانی کی بہتان تراشیاں تو ایسی لچر ہیں  
کہ کان انہیں سننے سے گھبرائیں اور عقل  
اسکی یہودیوں سے نفرت کرے اور نقل  
ان سے کراہت کرے اسکے بکواسات کی  
روایت تو پرے کاہ کی حیثیت نہیں رکھتی  
اور اسکی یا وہ گویوں کیلئے دین میں کوئی  
گنجائش نہیں ہے، قطعی دلائل میں گڑبڑ  
کرنا اسکی مستقل عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ  
فتویٰ دینے والے کو جزائے خیر عطاء فرمائیں  
انہوں نے فتویٰ تحریر کرنے میں کمال ہی کر  
دیا ہے، اور اس فتویٰ کے نشر کرنیوالے  
استاد محترم مولانا منظور احمد چنیوٹی اور  
جنہوں نے بھی اس سچے دین کی مدد کی ہے  
اور اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کی ہے  
ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمادیں  
اور اسلام کے قیمتی جوہر کو ان زندیقیوں اور  
ملحدوں کے فتنوں سے محفوظ فرمائیں۔

واللہ اعلم  
عبدالحق غفرلہ  
اکوڑہ خٹک۔ مغربی پاکستان

## علماء اسلام کے فتوے

(۲۱۶) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و

ممبر نیشنل اسمبلی آف پاکستان کا

### فتویٰ

الحمد لحضرۃ الجلالہ والصلوۃ  
 علی خاتم الرسالہ  
 ان عقیدۃ حیاۃ سیدنا المسیح  
 عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوۃ  
 والسلام و نزولہ قبل لساعہ مما  
 اجمعت علیہا الامم الاسلامیہ  
 اجماعاً قاطعاً من عہد الصحابہ الی  
 یومنا ہذا جیلا بعد جیل و خلفاء عن  
 سلف لقد تواتر الاثار والنصوص  
 فی نزول عیسیٰ علیہ السلام والقول  
 بوفاتہ علیہ السلام تلخیص فی  
 القرآن و تحریف فی الاحادیث و  
 خرق للاجماع۔

تمام تعریفیں رب ذوالجلال کیلئے ہیں اور  
 درود و سلام ہوں نبی خاتم الرسالت پر۔  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور  
 قیامت سے پہلے آپ کے نزول کا عقیدہ ان  
 مسائل میں سے ہے جن پر صحابہ کرام کے  
 دور کے پہلے دن سے لے کر آج تک قطعی  
 اجماع چلا آ رہا ہے اور سلف صالحین سے  
 لے کر آج کے دور تک نسل بہ نسل یہی  
 عقیدہ چلا آیا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ  
 السلام کے نزول پر احادیث اور دلائل قطعیہ  
 تواتر کے ساتھ موجود ہیں، اور آپ کی  
 وفات کا قول گھڑنا تو قرآن مجید کی حقیقت کو  
 چھپانا اور احادیث میں تحریف کرنا ہے بلکہ

(۲۲۱) جواب بالکل حق ہے اور حق بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

اضی انوار الدین غفرلہ  
رکھیں دارالافتاء دارالعلوم اکوڑہ خٹک

(۲۲۲) مولانا عبدالغنی صاحب

فاضل دارالعلوم دیوبند استاذ دارالعلوم حقانیہ کا

فتویٰ

الجواب مما نطق به الكتاب و بلغ  
الاحادیث فی بابہ تواترا معنویا“  
فہو من الاعتقادات الاسلامیہ  
جواب بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید  
نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ کی احادیث  
تواتر معنوی کے درجے کو پہنچی ہوئی ہیں اور  
حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اسلام کے  
بنیادی عقائد میں سے ہے۔

احقر الانام  
عبدالغنی عفا اللہ عنہ

(۲۲۳) جواب درست ہے

احقر عبدالحلیم  
استاذ دارالعلوم حقانیہ

(۲۲۴) جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔

محمد شفیع اللہ

استاذ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

(۲۲۵) جواب درست ہے۔

محمد اسحاق

ڈسٹرکٹ خطیب ایبٹ آباد

۳۰ اپریل ۱۹۶۵ م

(۲۲۶) مولانا سمیع الحق صاحب

استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من عقائدنا القاطعہ عقیدۃ حیاۃ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت  
سیدنا المسیح بن مریم کلمہ اللہ و سے قبل اس کے نزول کا عقیدہ ہمارے بنیادی  
روح و نزولہ قبل یوم القیامہ ٹھوس عقائد میں سے ہے۔  
واقوال الشقی غلام احمد القادیانی مرزا قادیانی (کہ اس جیسا منحوس بیٹا کسی  
(ماولدت الام الہندیہ اشتم منه) و ہندوستانی عورت نے نہ چنا ہوگا) کے اقوال  
تلبیسات بعض المستغربہ و اور مغربی تہذیب کے بعض دلدادوں اور  
المتنورین فی رفع المسیح علیہ روشن خیال لوگوں کی حضرت عیسیٰ علیہ



الصلوة والسلام و نزوله و حياته  
مما لا توافق الدين ولا يتحملة  
الاسلام۔

السلام کی حیات رفع، پھر آپ کے نزول کے  
متعلق جو جعلسازیاں ہیں وہ دین کیساتھ  
بالکل مطابقت نہیں کھاتیں اور نہ ہی اسلام  
اس طرح کی تحریفوں کو برداشت کر سکتا ہے۔

جزی اللہ ناشر الكتاب و مولفها  
اوید الجواب منشدا بابیات الامام  
محمد انور الشاہ کشمیری علیہ  
رحمہ اللہ فی (کتابہ) عقیدۃ  
الاسلام (۸۸)۔

اللہ تعالیٰ اس فتویٰ کے مولف اور ناشر کو  
جزائے خیر عطا فرمائیں، میں اس جواب کی  
تائید امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری  
رحمہ اللہ کی کتاب عقیدۃ الاسلام کے ان  
اشعار سے کرتا ہوں۔

(۱) صدع الصديع وصيحه بالوادي  
اعلان کرنوالے نے زوردار آواز دی جو  
گونج رہی ہے وادی میں۔

لن اهتدي من حاضر او بادي  
ہر شہری اور دیہاتی کو جو ہدایت حاصل کرنا  
چاہتا ہے۔

(۲) بالكادياني ذلك الاخر الذي  
خبردي کہ مرزا قادیانی یہ وہی آخری جھوٹا  
ہے۔

امسى زعيم الكفر والا الحاد  
جو کفر اور بے دینی کا لیڈر بن چکا ہے۔

(۳) ابان عن كفرينوء بعصبه (۸۹)  
اور اس نے ایسا کفر بولا ہے کہ جو ایک  
مضبوط جماعت

و يوء بالاغلل والا صفاد  
پر بھاری ہے اور لوٹتا ہے ہتھکڑیوں اور  
طوقوں کے ساتھ

والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم  
اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راستے کی ہدایت دیتے ہیں جسے چاہیں۔

سمیع الحق

چیف ایڈیٹر ماہنامہ ”الحق“

۱۳ / ذیقعدہ ۱۴۳۵ھ

(۲۲۷) جواب صحیح ہے اس کی مخالفت کرنے والا رسوا ہوگا۔

احقر خلیل الرحمن

مدرسہ سکندر پور ہری پور ہزارہ ڈویژن

(۲۲۸) جواب بالکل ٹھیک ہے اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بالکل مطابق ہے۔

سراج الدین

خطیب جامع مسجد مولانا صالح محمد صاحب مرحوم  
ونائب مستم دارالعلوم عربیہ نعمانیہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

(۲۲۹) جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

غلام حسین

صدر المد ر سین دارالعلوم نعمانیہ۔

(۲۳۰) جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔

قاضی محمد اسرائیل

صدر المد ر سین مدرسہ دارالعلوم محمدیہ بالا کوٹ ہزارہ

(۲۳۱) جواب درست ہے۔

محمد عبداللہ خالد

خطیب جامع مسجد مانسہرہ۔ ہزارہ



(۲۳۲) جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔

عبدالحی

امام مسجد محلہ ناٹری مانسہرہ۔ ہزارہ

(۲۳۳) جواب بالکل حق ہے۔

محمد نعمان

مانسہرہ۔ ہزارہ

۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۲۳۴) حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی کا

فتویٰ

حياة عيسى بن مريم عليهما السلام  
و رفعه الى السماء و نزوله الى  
الارض عند قرب الساعة ثابت  
بالكتاب والسنة واجماع الامة كما  
في شرح العقيدة و روح المعاني  
فمن انكر فهو مكذب لله والرسوله  
و مرتد خارج عن الاسلام. هذا  
هو الصواب الذي لم يخالفه احد من  
المسلمين من عهد النبوة الى يومنا  
هذا

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام  
کی حیات اور آپکا رفع قیامت کے قریب  
آپکا نزول کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع  
امت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ شرح  
العقیدہ اور روح المعانی میں موجود ہے، تو جو  
اس عقیدہ کا انکار کریگا وہ اللہ اور اس کے  
رسول کی تکذیب کرنے والا ہوگا بلکہ وہ مرتد  
اور اسلام سے خارج ہوگا۔ یہی صحیح قول  
ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ  
سے لے کر آج تک کسی مسلمان نے اس

عقیدہ کی مخالفت نہیں کی۔

عبد الصمد  
شمس الحق افغانی

(۲۳۵) جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

مفتی محمد عبدالقیوم - پشاور

(۲۳۶) جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

فضل الرحمن

سابق پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور - فاضل دیوبند - ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

(۲۳۷) جواب بالکل حق ہے۔

عبد اللطیف

مفتی دارالعلوم - سرحد

(۲۳۸) جواب بالکل حق ہے۔

عزیز الرحمن کان اللہ لہ

امیر جمعیت علمائے اسلام ضلع پشاور

(۲۳۹) جواب صحیح ہے۔

پیر مبارک شاہ

فاضل دیوبند - ناظم جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد

(۲۴۰) یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے

زین العابدین

سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ پشاور

(۲۴۱) جواب قرآن مجید احادیث نبویہ اجماع امت اور ائمہ مجتہدین کے قول کے بالکل

مطابق ہے جو اس میں شک کرے گا وہ کافر ہوگا۔

فضل اللہ

صدر المدرسین و شیخ الحدیث مدرسہ ربانیہ

۴ / ذی الحجہ ۱۴۸۵ھ

(۲۴۲) مولانا محمد یوسف صاحب

مفتی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کا

فتویٰ

ما اجاب به المجيب فهو حق و  
صواب و ما خالف منه فهو باطل  
صريح والنصوص في هذه  
المسئلة المذكورة في القرآن و  
السنة و فصلها علماء الشريعة في  
كتبهم و دواوينهم  
مفتی صاحب کا فتویٰ بالکل درست ہے اور  
جس نے اس کی مخالفت کی ہے وہ بالکل  
جھوٹا ہے، باقی اس مسئلہ کے دلائل قرآن و  
سنت میں موجود ہیں۔ اور اہل شریعت نے  
اپنی کتابوں اور تصانیف میں ان کی خوب  
وضاحت کی ہے۔

و مسئلہ حیاة سیدنا عیسیٰ علیہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور

السلام و رفعه الى السماء بجسده اپنے جسد غصری کے ساتھ آسمان پر  
العنصری من المسائل المتواترة فی تشریف لیجانا شریعت کے متواتر مسائل میں  
الشریعہ فما کان حکمها فی سے ہے، پس جو حکم شریعت میں دیگر  
الشریعہ فهو حکم هذه المسئلہ مسائل متواترہ کا ہے وہی حکم اس مسئلہ کا  
بھی ہے۔

واللہ اعلم

محمد یوسف کان اللہ لہ ۹ / ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

(۲۳۳) جو جواب مفتی صاحب نے دیا ہے وہی حق ہے اور حق کی ہی تابعداری کرنی

چاہیے۔

ننگ اسلام بادشاہ گل بخاری  
مہتمم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ ننگ  
۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

(۲۳۵) جواب درست ہے۔

عبدالکریم غفرلہ  
مدرسہ نجم المدارس ذریہ اسماعیل خان

(۲۳۶) جواب صحیح ہے۔

غلام رسول عفا اللہ عنہ  
خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہور۔ ذریہ اسماعیل خان

(۲۴۷) جواب صحیح ہے۔  
محمد عبداللہ۔ خادم عظیم ذریہ قبرستانی مسجد

(۲۴۸) جواب صحیح ہے۔  
عبدالرؤف  
خادم الحدیث النبوی دارالعلوم چارسدہ

(۲۴۹) جواب صحیح ہے۔  
محمد لطف اللہ  
سابق استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی  
و خطیب جامع مسجد جمالتیر، ضلع مردان۔

(۲۵۰) جواب صحیح ہے۔  
سید گل بادشاہ۔ امیر جمعیت علماء اسلام۔ طور و ضلع مردان

(۲۵۱) جواب صحیح ہے۔  
محمد ایوب جان بنوری  
پشاور

(۲۵۲) جواب صحیح ہے۔  
احقر۔ اسلام الدین  
ناظم دارالعلوم تور و میر صوابی۔ ضلع مردان

(۲۵۳) شیخ التفسیر مولانا محمد طاہر صاحب

مہتمم دار القرآن پنج پیر ضلع مردان کا

## فتویٰ

سئلت عن نزول عیسیٰ علیہ السلام قرب القیامہ  
مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے  
قیامت کے قریب نزول کے بارے میں  
پوچھا گیا۔

فأقول! نزول عیسیٰ علیہ السلام  
من موجبات الدین و من الامور التي  
دل علیها القرآن والاحادیث  
الصحیحة و علی هذه العقیدة كان  
مشائخنا الذین كانوا من اعلام  
الدین مثل شیخ المشائخ مولانا  
حسین علی والعلامہ مولانا  
عبید اللہ السندھی و ما ینکر نزولہ  
علیہ السلام قرب القیامہ و اتیانہ  
من السماء الا الجاهلون بالکتاب  
والسنہ عصمنا اللہ سبحانہ من هذه  
العقیدہ

تو میں نے جواب دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا  
نزول ضروریات دین میں سے ہے اور یہ  
ان امور میں سے ہے جن پر قرآن مجید اور  
احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں۔ ہمارے  
مشائخ کرام جو علم دین کے پہاڑ تھے جیسے  
حضرت مولانا حسین علی، مولانا عبید اللہ  
سندھی ہیں ان سب کا بھی یہی عقیدہ تھا  
اور عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب  
نزول کا انکار سوائے جاہلوں کے اور کوئی  
نہیں کرتا جو قرآن مجید اور علوم نبویہ کی  
نعمت سے محروم ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
ہمیں آپ کے نزول کے انکار والے عقیدہ  
سے محفوظ فرمائیں۔

نوٹ: اس ضمن میں امام انقلاب حضرت مولانا عبد اللہ سندھی کی رائے پر بعض لوگوں کو



شبہ ہوا تو ان کے شاگرد رشید شیخ التفسیر مولانا محمد طاہر نے ان الفاظ کے ساتھ تردید فرمائی۔  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور وفات کے بارے میں ”الہام الرحمن“ میں جو  
 قول مولانا عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ کاتب اور الماء والے کا  
 خود ساختہ قول ہے، بندہ نے جو کافی عرصہ تک مولانا کے پاس مکہ معظمہ میں رہ کر تلمذ کیا ہے  
 مولانا مرحوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل تھے، البتہ وہ مسلمانوں پر افسوس  
 اور حسرت کرتے تھے کہ مسلمانوں نے اس کو تکلیف بنا کر جدوجہد اور جہاد چھوڑ دیا ہے، اور  
 مولانا کا خود نوشتہ رسالہ ”عبیدیہ“ بھی الہام الرحمن کی روایت کا رد کرتا ہے۔ بندہ نے کئی  
 مجالس میں اور بارہا مولانا مرحوم سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا امور دین سے ہونا سنا ہے۔

احقر محمد طاہر

دار القرآن پش پیر تحصیل صوابی ضلع مردان

۲۲ / ربیع الاول



## علماء اسناد کے فتوے

(۲۵۳) محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری صاحب

مدیر المدرستہ العربیہ الاسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی کا

### فتویٰ

بسم الله الرحمن الرحيم

اصبح امر نزول سیدنا عیسیٰ ابن مریم من السماء عقیدہ مفطوعہ بین بالامہ المحمدیہ بنص التنزیل العزیز ثم بضم الاحادیث المتواترۃ و اجماع الامہ اصحبت دلالہ القرآن قطعہ عنی النزول فالانکار و لثرد و التاویل علی ذلک موجب للکفر والا لحاد فکما ان قیام الساعہ امر مقطوع فکذلک الاشرط المقطوعہ قبہا الایمان بها واجب و بالجملہ قد اتفقت الامہ المحمدیہ سلفا و خلفا علی عقیدۃ النزول والایمان

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ امت محمدیہ کے نزدیک نص قرآنی قطعی اور یقینی عقیدہ بن چکا ہے۔ پھر احادیث متواترہ اور اجماع امت کے اس کے ساتھ مل جانے سے تو قرآن کی دلیل مسئلہ نزول پر اور بھی قطعی بن گئی ہے۔ پس اس کا انکار کرنا اور اس میں شک اور تردد کرنا یہ سب موجب کفر اور الحاد ہیں، جس طرح قیامت کا قائم ہونا یقینی امر ہے تو اس سے قبل اس کی کئی نشانیوں پر ایمان لانا بھی واجب ہے۔ بالجملہ امت محمدیہ کا سلف صالحین سے لے کر آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اتفاق

بہا واجب والانکار عنہا کفر چلا آیا ہے۔ اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے  
 والتاویل فی ضروریات الدین غیر اور اس سے انکار کرنا کفر ہے اور  
 مسموح بل یرادف الکفر کما ضروریات دین کے انکار کرنے کی اجازت  
 صرح بہ علماء الامہ المحققون فی بالکل نہیں دی جاسکتی، بلکہ یہ تو کفر کے  
 مترادف ہے جیسا کہ امت کے محققین علماء  
 کل عصر  
 نے ہر دور میں اسکی وضاحت کی ہے۔

واللہ محدی الی الحق

کتبہ

محمد یوسف البنوری

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵

(۲۵۴) جواب درست ہے

ولی حسن ٹونکی

رئیس دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

(۲۵۵) جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

فضل محمد

مدرسہ عربیہ اسلامیہ - کراچی ۵

(۲۵۶) جواب درست ہے۔

محمد ادریس

استاذ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

و صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

(۲۵۷) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

عبد الجلیل

مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

(۲۵۸) جواب درست ہے۔

محمد بدیع الزمان

استاد مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی۔

(۲۵۹) جواب درست ہے۔

مصلح اللہ شاہ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی۔

(۲۶۰) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

مہتمم دارالعلوم کراچی کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصاب المجیب العلم فله درہ      جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا  
 حیث اوضح الحق ولم يتوک      ہے اللہ انکی اس قابل قدر محنت کو قبول  
 للمنکرین والمثوولین حجه کیف      فرمادیں انہوں نے تو حق بالکل واضح کر دیا  
 وان حیاة عیسیٰ بن مریم علیہما      ہے اور اس عقیدہ کا انکار کرنے والے اور  
 السلام ونزولہ فی آخر الزمان من      اس میں تاویلوں کا دروازہ کھولنے والوں

ضروریات الدین الثابتہ بنص  
الكتاب والسنة المتواتره كما  
اوضحته في كتابي التصريح بما  
تواتر في نزول المسيح- (۱)  
کیلئے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑی۔ اس  
عقیدہ سے انکار کیسے ہو سکتا ہے جبکہ حیات  
عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور آپکا آخر زمانہ  
میں نازل ہونا ضروریات دین میں سے  
ہے۔

و معلوم عنه الكل ان انكار شئ من  
ضروریات الدین او تاویلہ خلاف  
ما ثبت بالتواتر کفر بواح۔ واللہ  
سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔  
جیسا کہ میں نے اسے اپنی کتاب التصريح بما  
تواتر فی نزول المسیح میں وضاحت سے بیان  
کر دیا ہے اور یہ مسئلہ تو سب کو معلوم ہے  
کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا  
انکار کرنا یا جو چیز تواتر سے ثابت ہو چکی  
اس میں تاویل کرنا تو بالکل کھلم کھلا کفر  
ہے۔ باقی اللہ رب العزت بہتر جانتے ہے۔

محمد شفیع

دارالعلوم۔ کراچی

۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۲۶۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمن کیمبل پوری

استاذ دارالعلوم ٹنڈوالہ یار۔ حیدر آباد (سندھ) کا

## فتویٰ

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت (میں) انکا نزول قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے جو اس اجماعی عقیدہ ثابت بالکتاب والسنہ کا انکار کرے یا اس میں کسی قسم کی تاویل کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

العبد الاحقر عبدالرحمن

(۲۶۲) مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی کراچی کا

## فتویٰ

بعد الحمد والصلوة ان کفر مسیلمہ  
البنجاب متفق علیہ بین العلماء  
واولی الالباب و حیاة سیدنا عیسی  
بن مریم علیہما السلام فی السماء  
مجمع علیہا بین الامم لا خلاف فیہ  
لاحد من الائمہ و کذا نزولہ علیہ  
السلام فی آخر الزمان ثابت  
حمد و صلوة کے بعد بنجاب کے مسیلمہ  
کذاب (مرزا قادیانی) کا کفر علماء اور اہل  
عقل کے نزدیک بالکل متفق علیہ ہے اور  
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے  
آسمان میں زندہ موجود ہونے پر امت کا  
اجماع ہے اس میں امت کے کسی فرد نے  
اختلاف نہیں کیا، ایسے ہی آخر زمانہ میں



بالكتاب والسنة واجماع الامم من  
انكره فقد كفر و يعذب به الله  
العذاب الاكبر- وانا العبد المفتقر  
الى رحمته رب الصمد

آپکا نازل ہونا کتاب اللہ سنت رسول اور  
اجمع سے ثابت ہے، جو بھی اس عقیدہ کا  
انکار کریگا وہ کافر ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ اسے  
بہت بڑا عذاب دیگے۔ میں تو ہوں بے نیاز۔

رب کا محتاج بندہ

ظفر احمد عثمانی تھانوی

۲۷ / ذی القعدہ ۱۴۹۵ھ

(۲۶۳) جواب درست ہے۔

نور محمد غفرلہ

مہتمم مدرسہ شمیمہ - سببؤل - ضلع ٹھٹھہ (سندھ)

(۲۶۳) مولانا مفتی وجیہ صاحب رئیس دارالافتاء

دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈوالہہ یا رحیدر آباد کا

فتویٰ

الجواب موافق لاجماع الامم  
والسنة والكتاب ان مسلم  
الفنجان ملحد کافر بلا رتیب انہ  
قد اختلق فی الدین فریہ وانکر ما  
اخبر به خیر البریہ فحکمہ حکم  
المرتدین بلا خلاف بین

جو جواب دیا گیا ہے وہ اجماع امت سنت  
مطہرہ اور کتاب اللہ کے بالکل موافق ہے  
اور مسلمہ پنجاب دجال بلا شک و شبہ ملحد اور  
کافر ہے اسلئے کہ اس نے دین میں نئی  
چیزیں کھڑ کر داخل کر دی ہیں اور جس چیز  
کی خبر افضل البشر نے دی ہے اسکا انکار

المسلمین

کر دیا ہے تو مسلمانوں کے نزدیک ا۔ کا حکم  
مرتدین کا سا حکم ہے۔

العبد الاحقر  
محمد وجیہ غفرلہ

(۲۶۵) جواب دیئے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔

احتشام الحق تھانوی  
مستتم دارالعلوم الاسلامیہ، شڈوالہ یار

(۲۶۶) مولانا محمد عبدالرشید نعمانی رفیق مجلس علمی کراچی کا

فتویٰ

محمد و درود کے بعد

حامدا و مصلیا و بعد

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیان کا جھوٹا  
نبی مرزا غلام احمد اور جو اسکے اوپر ایمان  
لائے ہیں وہ سب کے سب اسلام سے  
خارج ہیں وہ کافر اور مرتد ہیں۔ انکا حکم  
مسلمہ کذاب اور اسکے متبعین جیسا ہے۔

فلا شک فی ان متنبی قادیان  
المیرزا غلام احمد و من آمن به  
کلهم خارجون عن الاسلام کفار  
مرتدون حکمهم کحکم مسیلمہ  
الکذاب و من تبعه

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات  
اور آخر زمانہ میں آپکے نزول پر امت نے  
اتفاق کیا ہے اور اللہ کی کتاب اس پر شاہد  
ہے اور اسکے ثبوت میں بہت سی امانیت

و حیاة عیسی علیہ السلام و  
نزوله فی آخر الزمان مما اتفق  
علیه الامم و شهد علیہ التنزیل و جاء  
ت به الاحادیث فمن انکر فقد کفر



موجود ہیں پس جو اس عقیدہ کا انکار کریگا وہ

کافر ہے۔

کتبہ الفقیر الیہ تعالیٰ

محمد عبدالرشید نعمانی

کراچی۔ ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۸۳ھ

(۲۶۷) جواب صحیح ہے۔

تاج الدین بک نقشبندی

مہتمم جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن احرار نگریہ عیدن

۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

(۲۶۸) مولانا امداد اللہ صاحب مفتی

جامعہ دارالہدیٰ ٹھیری خیرپور کا

فتویٰ

صحیح قول یہ ہے کہ مرزائی فرقہ قرآن مجید

اور حدیث کے دو اجماعی مسئلوں کا منکر

ہے۔ پہلا مسئلہ نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و

السلام کا۔ دوسرا مسئلہ نبیوں کے سردار

سید البشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ختم نبوت کا۔

والحق ان الفرقہ المعروفہ

بمرزائی منکرون للاجماع الثابت

بالقرآن والحديث علی المسئلتین

احداهما نزول عیسی علیہ الصلوٰۃ

و السلام واخریہما العقیدۃ بختم

النبوة علی سیدنا خیر الرسل

والبشر محمد صلى الله عليه وسلم  
 فلهذا هم كافرون بالمداهم لا خفاء      فلماذا۔ یہ لوگ چونکہ دونوں عقیدوں کے  
 منکر ہیں اس لئے یہ کھلے کافر ہیں انکے کفر  
 میں کوئی شک نہیں ہے۔

احقر العباد

امداد اللہ مفتی دارالحدیث ٹھیرہ

۲ / ربیع الثانی ۱۴۸۹ھ

(۲۶۹) اس فتویٰ میں کوئی شک نہیں ہے۔

العبد الفقیر الی اللہ

ابو اسد اللہ محمد امین

مدرس جامعہ عربیہ دارالحدیث ٹھیرہ

حبیب آباد

(۲۷۰) جواب درست ہے۔

ابو محمد سلطان احمد میانوالی

مدرس شعبہ تعلیم القرآن۔ مدرسہ دارالسلام کراچی نمبر۔

۲۴ / ۳ / ۱۹۶۵م

(۲۷۱) جواب صحیح ہے۔

عزیز احمد مدرس دارالحدیث ٹھیرہ

(۲۷۲) جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

فضل اللہ

مہتمم جامعہ دارالحدیث ٹھیرہ

(۲۷۳) جواب بالکل حق ہے۔

احقر عبد الکرم

مدرسہ اشرفیہ سکھر ۱۲/۵/۱۳۸۹ھ

(۲۷۴) مولانا نور محمد

مہتمم مدرسہ دار الفیوض الباشمیہ سجاول کا

فتویٰ

عقیدۃ حیاۃ عیسیٰ علیہ و علی حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ افضل الصلوٰۃ و نبینا (افضل) الصلوٰۃ و السلام ثابتہ اسلام کی حیات کا عقیدہ صریح نصوص اور بالنصوص الصریحہ وبالاجماع اجماع سے ثابت ہے پس اس کا انکار کرنے فالمنکر کافر خارج عن الاسلام ولا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

نور محمد

مہتمم مدرسہ دار الفیوض الباشمیہ ٹھٹھہ

۱۱ / رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

(۲۷۵) جواب بلاشبہ درست ہے۔

کرم الدین کان اللہ

استاذ الحدیث دار الحدیث رحمانیہ کراچی

(۲۷۶) جواب درست ہے۔  
 ابو الفضل عبدالمنان عفی عنہ  
 شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالحدیث رحمانیہ۔ کراچی۔

(۲۷۷) جواب درست ہے۔  
 (مولانا) ثناء اللہ  
 مدرس دارالحدیث رحمانیہ کراچی۔

(۲۷۸) جواب درست ہے  
 عبدالرشید ندوی  
 مدرس دارالحدیث رحمانیہ۔ کراچی

(۲۷۹) جواب درست ہے۔  
 عبدالرشید عبید الرحمن فاروقی  
 استاذ التجوید والقراءات دارالحدیث رحمانیہ۔

(۲۸۰) جواب درست ہے  
 محمد عقیل۔ استاد کتب دارالحدیث رحمانیہ کراچی۔

(۲۸۱) جواب درست ہے۔  
 حاکم علی کلان اللہ لہ  
 سابق شیخ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ کراچی۔

(۲۸۲) جواب بلائنگ و شبہ درست ہے۔

احقر آفتاب احمد

(۲۸۳) جواب درست ہے۔

محمد جمشید عالم

(۲۸۵) مولانا محمد عبدالحامد البدایونی صدر مرکزی جمعیت

علماء پاکستان کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ والسلام پوری دنیائے اسلامی کے علمائے کرام اور مفتیان دین متین سب کا اتفاق ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی ہے اور آپ خاتم الانبیاء بنائے گئے ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قرآن پاک کا صاف ارشاد ہے۔

لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (۱) ”لیکن (محمد ﷺ) اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں“

پس جو شخص آپ کی خاتمت کے بعد کسی کو نبی مانتا ہے خواہ بروزی نبی مانتا ہو یا کسی اور قسم کا نبی وہ قطعاً کافر ہے اسی طرح یہ مسند بنی تین یہ ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر خدا کے حکم سے زندہ ہیں، قرآن کریم خود شہادت دیتا ہے۔

وما قتلوه یقیناً ○ بل رفعہ اللہ ”اس کو قتل نہیں کیا بیشک بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف“

الیہ۔ (۲)

پس جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتقال فرما گئے ہیں وہ گمراہ اور کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

فقیر۔ محمد عبدالحامد قادری البدایونی  
۲۱۴۔ پیر الہی بخش کالونی کراچی۔ ۵

(۲۸۶) جواب درست ہے۔

مفتی غلام صابری  
خطیب مدینہ جامع مسجد ماڈل ٹاؤن کراچی۔ ۲۷

(۲۸۷) جواب درست ہے۔

فقیر۔ سید محمد عبد اللہ قادری  
صدر انجمن امانت الاسلام۔ ورکن جمعیت علماء پاکستان  
کراچی۔ ۳ شوال المعظم ۱۴۲۳ھ

(۲۸۹) جواب درست ہے۔

(مولانا) سیف الرحمن قادری  
پیش امام و صدر المدرسین جامع مسجد آرام باغ کراچی

(۲۹۰) جواب صحیح ہے۔

محمد انور۔ مسجد باب السلام آرام باغ کراچی۔

(۲۹۱) علماء کرام نے سابقہ مذکورہ بالا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح ہے۔

مولوی سیف الرحمن قادری  
امام جامع مسجد آرام باغ و صدر مدرس دارالعلوم مظہریہ آرام باغ کراچی۔

## حواشی

ہوں۔

۱۔ سنن وہ کتاب ہے جس میں احکام کی احادیث  
اجواب فقہ کی ترتیب کے موافق بیان کی گئی ہوں۔

۲۔ ”مسند“ ”مسند کی جمع ہے۔“ ”مسند“ وہ کتاب  
ہے جس میں صحابہ کرامؓ کی ترتیب رتبی یا ترتیب  
حروف ہجاء یا تقدم و تاخر اسلامی کے لحاظ سے احادیث  
مذکور ہوں۔ نیز الاصول فی حدیث الرسول ص: ۷۷  
(مترجم)

۳۔ ”تواتر“ مصدر ہے اس کے معنی ہیں: بجز دس کا  
وقتہ کے ساتھ ایک دوسرے کے پیچھے آنا بغیر انقطاع  
کے (المعجم الوسيط والمجد ماہ: ۱۵۸) اس سے متواتر اسم  
فاعل کا سینہ ہے متواتر وہ حدیث ہے جس کے  
روایت کرنے والے ہر زمانہ میں اس قدر کثیر ہوں  
کہ ان سب کے جھوٹ پر اتفاق کر لینے کو قتل سلیم  
محال سمجھے، نیز الاصول ص: ۳۰ (مترجم)

۴۔ عرض ہے کہ بنیاب ابن عباسؓ مالکی صاحب کا  
اصل جاری کردہ فتویٰ عربی میں تھا اشیعت کی غرض  
سے فتویٰ کی کاپی مختلف اداروں کو بھیجی باقی رہی  
دریں اثنا ریکارڈ سے دو دن کی مسلسل تلاش کے  
باوجود اصل عبارت نہ مل سکی۔ لہذا رسالہ المنیر  
شمارہ نمبر ۲۵ جلد ۱۲۔ ۷ نومبر ۱۹۹۷ء میں چھپنے والے  
اس فتویٰ کے اردو ترجمہ کو کچھ تھکیل کے ساتھ بعد  
شکریہ شامل اشاعت لایا جا رہا ہے۔ (مترجم)

۵۔ سورة النساء: ۱۵۷، ۱۵۸

۶۔ بخاری کتاب البیوع باب قتل  
الخنزیر و کتاب المظالم باب  
کسر الصلیب و قتل الخنزیر

۷۔ سورة آل عمران: ۵۵

۸۔ سورة آل عمران: ۵۵

۹۔ سورة النحل: ۴۳

۱۰۔ سورة آل عمران: ۴۳

۱۔ سورة قل عمران: ۵۵

۲۔ سورة المجدہ: ۱۱

۳۔ سورة الماعن: ۵۰

۴۔ تفسیر اندر المشورج: ۲ ص: ۳۶

۵۔ سورة النعام: ۶۰

۶۔ سورة الزمر: ۴۲

۷۔ سورة النساء: ۵۷، ۱۵۸

۸۔ بخاری کتاب البیوع (باب قتل الخنزیر) و کتاب  
المظالم (باب کسر الصلیب و قتل الخنزیر) ایضاً سنن ابن  
ماہ کتاب الفتن، باب فتنة الدجال، خروج عیسیٰ بن  
مریم، اتفاق کے کچھ فرق کے ساتھ۔ اس ضمن میں  
بہت سی احادیث مختلف الفاظ کے ساتھ موجد ہیں۔  
(نوٹ) لا یقبل الا الاسلام کا اضافہ  
صحاح ستہ کی روایات میں نہیں البتہ تفسیر ابن کثیر ج:  
۱ ص: ۷۷ پر اللہ کے قول و ان من اهل  
الکتاب کی تفسیر میں بطور تشریح ابن کثیر نے یہ  
اضافہ کیا ہے۔

۹۔ خبر واحد کا فتویٰ معنی وہ روایت ہے ایک راوی  
نے نقل کیا ہو اور محدثین کی اصطلاح میں اس  
حدیث کو کہتے ہیں جس میں تواتر کی ملاری شرطیں جمع  
نہ ہوتی ہوں، نزهة النظر: شرح نخبہ  
الفکر ص: ۲۱ ”خبر“ کی جمع ”اخبار“ اور  
”راہ“ کی جمع ”اھاد“ آتی ہے۔ (مترجم)

۱۰۔ صحاح ستہ حدیث کی چھ کتابیں ہیں (۱) صحیح  
بخاری، (۲) صحیح مسلم، (۳) جامع ترمذی، (۴) سنن  
نسائی، (۵) سنن ابی داؤد، (۶) سنن ابن ماجہ اور  
”صحیح“ محدثین کی اصطلاح میں وہ کتاب ہے جس  
میں تمام امور سے متعلقہ احادیث جمع کر دی گئی



- ۱۱۹۔ سورۃ المائدہ: ۱۱۶-۱۱۹
- ۱۲۰۔ سورۃ آل عمران: ۱۸۵
- ۱۲۱۔ سورۃ المائدہ: ۱۱۹
- ۱۲۲۔ سورۃ النساء: ۱۵
- ۱۲۳۔ محترم ابن عباس مالکی کا قول سچا ثابت ہوا۔ آج قادیانی فتنہ کے متعلق پاکستان، عرب امارات، افغانستان اور سعودی عرب کی حکومتیں کفر کا فیصلہ صادر کر چکی ہیں ایسے ہی پاکستان کی تمام عدالتوں نے ان پر ہر طرح کی پابندی لگا دی ہے اور مرزائی قانونی موت مرچکے ہیں اب جو زندہ ہیں استعماری طاقتوں کے پس خردہ مواد کا سارا لٹے ہوئے ہیں۔ سوائے ان کے دارلوش کے انہیں کوئی پناہ دینے والا نہیں۔ (مترجم)
- ۱۲۴۔ سورۃ النساء: ۱۵
- ۱۲۵۔ سورۃ الاحزاب: ۳۹
- ۱۲۶۔ اصل فتویٰ رابطہ عالم اسلامی کے پیڑ پر جناب حسین محمد مخلوف نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا ہے جو ۱۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ (مترجم)
- ۱۲۷۔ برائین احمدیہ
- ۱۲۸۔ ستارہ قیصرہ ص: ۳۰۳
- ۱۲۹۔ تبلیغ رسالت ج: ۷ ص: ۱۹
- ۱۳۰۔ حقیقتہ الہی صفحہ ۲۱
- ۱۳۱۔ خطبہ الحامیہ ص: ۲۵ (حاشیہ)
- ۱۳۲۔ جریۃ "الفضل" ۳ ستمبر ۱۹۳۵م
- ۱۳۳۔ شیخ مخلوف سے تسامح ہو گیا۔ ربوہ نام تو پاکستان بننے کے بعد رکھا گیا جبکہ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸م بروز منگل ۱۰ بجے ۱۱:۴۰ میں مرگیا تھا۔ مرزا قادیانی نے قادیان کا دو سرا نام دارالامن رکھا۔ بحوالہ تبلیغ رسالت ج: ۶ ص: ۱۵۲ (مترجم)
- ۱۳۴۔ اعجاز احمدی ص: ۷
- ۱۳۵۔ آئینہ صداقت ص: ۳۵۰ مؤلفہ مرزا بشیر الدین محمود
- ۱۳۶۔ حقیقتہ الہی ص: ۲۰
- ۱۳۷۔ عبارت میں انت منی وانا منک یا قمر یا شمس درج ہے: بد حقیقتہ الہی میں اس کے برعکس ہے۔ (مترجم)
- ۱۳۸۔ تذکرہ ص: ۷۰۰
- ۱۳۹۔ انجام آتھم ص: ۵۵
- ۱۴۰۔ تبلیغ رسالت۔
- ۱۴۱۔ برائین احمدیہ کی وضاحت
- ۱۴۲۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے محمد علی ۱۱۱۱ھ برائین محمد بن محمود اور قادیانی لوگوں کے تراجم ۲۱/۲۲ اگست ۱۹۸۰م کو مؤلفہ علماء کونشن میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی خدمت میں پیش کئے اور مطالبہ کیا کہ ان تراجم کے ذریعہ قادیانی، اندرون اور بیرون ملک سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لہذا انہیں فی الفور ضبط کیا جائے پھر ۱۱ اپریل ۱۹۸۱م کو صدر موصوف سے ہالفاذ اس سلسلہ میں ملاقات کی۔ تو انہوں نے مطالبہ منظور کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ اس کے متعلق عملی کارروائی کی جائیگی۔ بحوالہ علماء کونشن شائع کردہ وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان پانچ سو نمبر ۲۷ / رجب ۱۴۰۱ھ مطابق یکم جون ۱۹۸۱م روزنامہ نوائے وقت میں مرزا بشیر الدین محمود کے ترجمہ کی مضبوطی کی خبر شائع ہوئی۔ ایسے ہی ملک غلام فرید، مولوی شیر علی، محمد ظفر اللہ خان اور محمد علی ۱۱۱۱ھ کے تراجم کے ضبط کرنے کے احکامات بھی صادر ہو گئے۔ فلذا الحمد (مترجم)
- ۱۴۳۔ حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: "ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحہ حتی ارد علیہ السلام"
- ترجمہ فرمایا کہ جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ میری روح میری طرف لوٹا دیتے ہیں اور میں

- اس اسلام بھیجنے والے کو جواب دیتا ہوں۔ مسن ابی داؤد کتاب المناک باب نمبر ۹۶ (مترجم)
- ۵۴۔ جس پر شبیہ ڈالی گئی یہ منافق تھا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھی تفصیل کیلئے دیکھئے حاشیہ ۲ صفحہ ۵۰
- ۵۵۔ سورة النساء: ۱۵۷
- ۵۶۔ سورة النساء: ۱۵۸، ۱۵۷
- ۵۷۔ سورة آل عمران: ۵۵
- ۵۸۔ سورة مریم: ۳۰-۳۳
- ۵۹۔ تفسیر ابن کثیر ج: ۱ ص: ۳۶۶
- ۵۰۔ تفسیر ابن جریر طبری میں علامہ طبری نے روایت کی ہے۔ حدثنا ابن حمید قال حدثنا مسلم عن ابن اسحاق ابن اسحاق فرماتے ہیں مجھ سے ایک نصرانی نے بیان کیا جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اللہ کا پیغام انبی رافعک الی آیا تو آپ نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو جنت میں میرا ساتھی بننا چاہتا ہے تاکہ میری شبیہ اس پر ڈال دی جائے اور دشمن اسے میری جگہ قتل کر لیں۔ تو سب جس نے کہا کہ میں تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم میری جگہ بیٹھ جاؤ اور حضرت عیسیٰ کو اٹھالیا گیا۔ تفسیر طبری ج: ۶ ص: ۱۱۔ طبع مصر سنہ ۱۳۲۶ھ از کتب خانہ خاتہ سراپہ اور ابن جریر طبری نے حضرت وحب ابن منہ سے نقل کیا ہے۔۔۔۔۔ کہ ایک حواری یہودیوں کے پاس آیا اور کہا کہ اگر میں عیسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق بخبری کر دوں تو مجھے کیا دو گے انہوں نے اس کے لئے تمیں درہم مقرر کئے۔ اس نے وہ درہم لے لئے اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بخبری کر دی۔ پھر یہود نے اس مخبر کو سولی پر چڑھا دیا۔ بحوالہ تفسیر الدر المنثور ج: ۲ ص: ۲۳۹ بہر حال اس میں مختلف اقوال ہیں۔
- ۵۱۔ تفسیر الدر المنثور ج: ۲ ص: ۲۳۸
- ۵۲۔ سورة آل عمران: ۵۵
- ۵۳۔ روح المعانی ج: ۳ ص: ۱۵۸۔ طبع مصر
- ۵۴۔ سورة النساء: ۱۵۷
- ۵۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعین کے سلسلہ میں واضح حدیث مشکوٰۃ المصابیح میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہو گئے پھر آپ شادی کریں گے آپ کے بچے بھی ہو گئے اور آپ زمین پر پینتالیس سال زندہ رہیں گے۔ پھر آپ وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہو گئے۔ پھر میں اور عیسیٰ بن مریم دونوں ایک قبر میں سے اُبھر کر عمر کے درمیان میں سے اٹھیں گے۔ مشکوٰۃ ج: ۲ ص: ۴۸۰ بحوالہ حاشیہ تفسیر جلالین متعلقہ آیت اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک سورۃ آل عمران: ۵۵ (مترجم)
- ۵۶۔ سورة النساء: ۱۵۸
- ۵۷۔ سورة الزخرف: ۶۱
- ۵۸۔ مسلم ج: ۲ ص: ۴۰۱ و ترمذی ج: ۲ ص: ۴۷ و ابن ماجہ ص: ۳۰۶ و مستدرک حاکم ج: ۴ ص: ۴۹۳
- ۵۹۔ کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی ص: ۳۰۱ (طبع آلہ آباد انڈیا)
- ۶۰۔ مجمع الزوائد ج: ۷ ص: ۳۴۹
- ۶۱۔ کنز العمال ج: ۷ ص: ۲۶۸
- ۶۲۔ حدیث صحیح وہ ہوتی ہے کہ جس کے کل راوی عادل کامل مضبوط ہوں اور اس کی سند متصل ہو مطلق اور شاذ ہونے سے محفوظ ہو خیر الاصول ص: ۴۔ نحو الفکر ص: ۳۰-۳۱ (مترجم)



کے متعلق علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ اپنی کتاب "الفوائد التفسیریہ علی التزیل المزج" میں فرماتے ہیں کہ کتاب "عقیدۃ الاسلام" اپنے موضوع پر ایسی کتاب ہے کہ جس کی کوئی نظیر نہیں ہے بلکہ میں نے ایسی کوئی کتاب نہیں دیکھی کہ اس کا مقابلہ کرتی ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس کتاب کی تصنیف میں ساری عمر صرف کر دی ہو کہ اس کے لئے چاروں انجیلوں 'عہد قدیم' 'عہد جدید' اور ان کی شروحات کا بھی مطالعہ کیا۔ از مقدمہ عقیدۃ الاسلام (مترجم)

۸۹. عقیدۃ الاسلام ص: ۱۱

۹۰. اس کتاب کے متعلق مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اصل میں اس کتاب کو ہمارے شیخ محترم حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند نے تالیف فرمایا تھا پھر مجھے اسکی ترتیب اور اردو میں ترجمہ کا حکم دیا۔ کتاب التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص: ۳۷

اس کتاب میں قیامت کی علامات کبریٰ کثرت سے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول، دجال اور یاجوج ماجوج، دابۃ الارض اور قیامت کے قریب دھوکے کے اٹھنے والے واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ ہر مومن مرد و عورت کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے اس سے بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ از مخطی کتاب: التصریح بما تواتر فی نزول مسیح عبدالفتاح ابو ندۃ (مترجم)

۹۱. سورۃ الاحزاب: ۴۰

۹۲. سورۃ النساء: ۱۵۷، ۱۵۸

ثم يموت فيدفن معي في قبری  
فاقوم انا و عیسی ابن مریم فی  
قبر واحد بین ابی بکر و عمر  
(مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۰)

کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دنیا میں تشریف لائیں گے پھر آپ شادی کریں گے اور آپ کے بچے بھی پیدا ہونگے اور آپ پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں ہی دفن ہونگے۔ میں اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دونوں ایک قبر سے ابو بکر و عمر کے درمیان میں سے اٹھیں گے۔ بروایت مشکاة بحوالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص: ۲۴۰ (مترجم)

۸۳. سورۃ النساء: ۱۵۹

۸۵. صحیح بخاری کتاب الیسوع باب ۱۰۲ ایضاً صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب ۳۹۔ ایضاً صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث ۲۳۲ ایضاً صحیح ترمذی، کتاب الفتن باب: ۵۳، ایضاً مسند احمد بن حنبل جلد ۲: صفحہ ۲۴، ۲۳۸، ۲۳۹ (طبع بیروت)

۸۶. صحیح مسلم کتاب الحج حدیث ۲۱۶ ایضاً مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص: ۲۴۰، ۲۴۱، ۵۱۳، ۵۴۰

۸۷. حجج الکرامہ فی آثار القیامہ ص: ۲۲۲

۸۸. "عقیدۃ الاسلام" یہ کتاب امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی وہ مایہ ناز تصنیف ہے جو آپ نے عین سو کتب اور رساں کے مطالعہ کی مدد سے لکھی۔ جس کے لئے آپ نے دائرۃ المعارف واجدی اور دائرۃ المعارف بستانی کی ضخیم جلدوں کو کھنگایا، جس میں قرآنی دلائل سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کو ثابت کیا گیا ہے اور لفظ "توفی" کی پوری تحقیق کی گئی ہے۔ اس کتاب



## مراجع

- ۱- تفسیر ابن جریر
- ۲- تفسیر ابن کثیر
- ۳- تفسیر البحر المحیط
- ۴- تفسیر جماع
- ۵- تفسیر جلالین
- ۶- تفسیر امدار المشرور
- ۷- تفسیر عثمان
- ۸- بخاری شریف
- ۹- مسلم شریف
- ۱۰- سنن ابن ماجہ
- ۱۱- سنن ابی داؤد
- ۱۲- مسرک طحاکم
- ۱۳- کنز العمال
- ۱۴- الفتح الربانی فی ترتیب احادیث احمد بن حنبل
- اشیائی
- ۱۵- خیر الاصول
- ۱۶- شرح تجرید الفقہ
- ۱۷- المعجم المفہرس للحدیث النبوی الشریف
- ۱۸- الملل والنحل
- ۱۹- حیات المسیح
- ۲۰- التصریح بما تواتر فی نزول المسیح
- ۲۱- فتاوی قاضی خان
- ۲۲- الحاوی للفتاوی
- ۲۳- شرح الفقہ الاکبر
- ۲۴- المنجد
- ۲۵- المعجم الوسیط
- ۲۶- القاموس الاصطلاحی الجدید
- ۲۷- فیروز اللغات